

صحیح ابن سنی بخاری و مسلم کی احادیث

حضرت ابو ہریرہؓ اسخفرت صلی اللہ علیہ و سلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ میری مثال مجھ سے پہلے انبیاء کے ساتھ ایسی ہے جیسے کسی شخص نے گھر بنایا اور اس کو بہت عمدہ اور آراستہ و پیراستہ بنایا، مگر اس کے ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ تعمیر سے چھوڑ دی، پس لوگ اُس کے دیکھنے کو جوق درجوق آتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں اور کہتے جاتے ہیں کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ رکھ دی گئی (تاکہ مکان

حدیث نمبر ۱ | عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلِ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبَنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيُعْجِبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبَنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي كِتَابِ الْأَنْبِيَاءِ وَمُسْلِمٌ م ۲۳۸ ج ۲ فِي

الفضائل واحمد في مسنده
 ٣٩٥ ج ٢، والنسائي والترمذي
 وَفِي بَعْضِ الْفَاظِهِ فَكُنْتُ أَنَا
 سَدُّ ذُرِّيَّةٍ مَوْضِعِ الْكَلْبَةِ وَخَيْمِ
 فِي الْبُنْيَانِ وَخَيْمِ فِي الرَّسْلِ
 هَكَذَا إِلَى الْكَذْبِ عَنْ أَبِي عَسَاكَرٍ

کی تعمیر مکمل ہو جاتی، چنانچہ میں نے اس
 جگہ کو پڑ کیا اور مجھ سے ہی قصر نبوت مکمل ہوا
 اور میں ہی خاتم النبیین ہوں، (یا، مجھ
 پر تمام رسول ختم کر دیئے گئے)۔

جو لوگ کیمادوی تحلیلالات کے ذریعہ ختم نبوت کے عموم میں سے مختصر نبوت
 برودیت و ظلیت کی آٹے کرتا دیلات باطلہ سے مسئلہ ختم نبوت کو صرف نبوت تشریعیہ
 کے ساتھ مخصوص کر دینا چاہتے ہیں وہ ذرا اس صحیح حدیث کے مفہوم پر غور و نظر کریں کہ
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس بلیغ تمثیل کے ساتھ اُن کے ادہام کا استیصال فرما دیا
 ہے۔ کیونکہ اس تمثیل کا حاصل یہ ہے کہ نبوت ایک عالی شان محل کی طرح پہلے جس
 کے ارکان انبیاء علیہم السلام ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عالم میں تشریف
 لانے سے پہلے یہ محل بالکل تیار ہو چکا تھا، اور اس میں ایک اینٹ کے سوا اور کسی قسم
 کی گنجائش تعمیر میں باقی نہیں تھی، جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا فرما کر
 قصر نبوت کی تکمیل فرمادی، اب اُس میں نہ نبوت تشریعیہ کی گنجائش ہے، اور
 نہ غیر تشریعی وغیرہ کی۔

علاوہ بریں حدیث میں مثل الا نبیاء من قبلی کے الفاظ خصوصیت پہلے
 قابل غور ہیں جن سے انبیاء کا عموم بتلایا گیا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے
 جتنے انبیاء گزر چکے ہیں جن میں اصحاب شریعت جدیدہ بھی تھے، اور پہلی شرائع کے قیام
 بھی۔ الغرض ان سب کے مجمع سے قصر نبوت کی تکمیل میں صرف ایک ہی اینٹ
 کی کمی واقع تھی جس کو آپ نے پورا فرمایا، آپ کے بعد کسی قسم کے نبی کی گنجائش
 نہیں رہی۔

ایک شبہ اور اس کا ازالہ | مرزائی امت نے اس حدیث کی تحریف کے لئے کہا ہے کہ
 جب نبوت کے محل میں کسی نبی کی گنجائش نہیں رہی تو پھر آخر زمانہ میں عیسیٰ کا تشریف
 لانا کس طرح ہو سکتا ہے، نیز ان کا اپنی جگہ سے نکل کر دوسری جگہ میں جانا قصر نبوت

کے زلزل کا باعث ہوگا۔

لیکن جس شخص کو عقل و انصاف کا کوئی حصہ ملا ہے وہ بلا تکلف سمجھ سکتا ہے کہ مکان کی کسی اینٹ کے تعمیر میں آخری ہونے سے یہ کسی طرح لازم نہیں آتا کہ پہلی تمام اینٹیں فنا ہو چکی ہوں۔

ٹھیک اسی طرح سمجھو کہ کسی نبی کا آخری ہونا بھی اس کو مستلزم نہیں کہ اس سے پہلے سارے انبیاء وفات پا چکے ہوں، اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تمثیل بلیغ سے جو آپ کا قصر نبوت کے لئے آخری رکن ہونا سمجھ میں آتا ہے وہ کسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا منافی نہیں۔

اسی طرح یہ کہنا بھی انتہائی جہالت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے آخر زمانہ میں آنے سے قصر نبوت میں حرکت اور زلزل لازم آتا ہے، کیونکہ اس کا مطلب تو یہ ہے کہ مشبہ بہ کے تمام احکام مشبہ پر جاری کئے جائیں، یعنی اگر کوئی شخص یہ کہے کہ فلاں شخص شیر ہے یا شیر کے مانند ہے تو اس کا یہ مطلب سمجھا جائے کہ وہ درندہ جانور ہے، جنگلوں میں رہتا ہے، اُس کے دم بھی ہے اور بڑے بڑے ناخنوں اور بالوں والا بھی ہے، وغیرہ وغیرہ۔

یا اگر کوئی شخص کہے کہ فلاں آدمی چاند کے مانند ہے تو اس کا مطلب یہ لیا جائے کہ وہ ایک گول کرہ ہے نہ اس کے ہاتھ پاؤں ہیں اور نہ آنکھ ناک، وہ آسمان میں جڑا ہوا ہے یا جدید تحقیقات کے اصول پر وہ زمین کے گرداگرد چکر کھارہا ہے

بریں عقل و دانش بباید گریست

حدیث نبوی میں اگر انبیاء علیہم السلام کو ایک مکان کی اینٹوں کے ساتھ تشبیہ دی گئی تو ان عقلمندوں نے انبیاء علیہم السلام کو ٹھیک ٹھیک گارے کی اینٹیں سمجھ لیا اور انعیاذ باللہ ان کو تہہ برتہ خیال کر کے ایک خیالی مکان بنالیا، اور عیسیٰ کے آخر زمانہ میں دوبارہ اس عالم میں آنے سے اس مکان میں زلزلہ ڈالنے لگے، کیا خوب یہ مبلغ علم و فہم اور اس پر مجددیت کے نہیں نبوت کے دعوے۔

ہم کہتے ہیں کہ اگر اسی طرح مشبہ بہ کے تمام احکام کو مشبہ پر جاری کر لے اور انبیاء علیہم السلام کو ٹھیک اینٹوں کی طرح سمجھنا ہے تو پھر قصر نبوت کا زلزل عیسیٰ علیہ السلام

کے آخری نزول پر ہی موقوف نہیں ہوگا ، بلکہ اپنے زمانہ میں بھی وہ جب کوئی حرکت ایک جگہ سے دوسری جگہ کریں گے تب بھی مرزائی منطق کے مطابق نبوت کے محل میں زلزلہ آئے گا ، بلکہ اس صورت میں ایک حضرت عیسیٰ ہی کی کیا تخصیص ہے جب کہ ہر نبی تصر نبوت کے لئے ایک اینٹ کے مرتبہ پر ہے ، تو ہر نبی کی ہر حرکت سے یہی زلزلہ آتا ہے گا ، اِنَّا لِلّٰہِ ۝

حدیث نمبر ۱ | عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي وَمَثَلُ النَّبِيِّينَ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَتَمَّهَا إِلَّا لَبْنَةً وَاحِدَةً فَجِئْتُ أَنَا فَأَتَمَمْتُ يَلُوكَ اللَّبْنَةُ (رواه مسلم واحد)

اس حدیث کا ترجمہ اور حاصل مضمون بھی وہی ہے جو پہلی حدیث میں گزر چکا اس لئے مکرر لکھنے کی ضرورت نہیں (روایت کیا اس کو امام مسلم اور امام احمد نے)۔

حدیث نمبر ۲ | عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي وَمَثَلُ النَّبِيِّينَ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَتَمَّهَا وَأَخْصَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبْنَةٍ فَكَانَ مَنْ دَخَلَهَا فَتَطَرَّ إِلَيْهَا قَالَ مَا أَخْصَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ اللَّبْنَةِ فَخُتِمَ فِي الْأَنْبِيَاءِ (رواه الشيخان والترمذی وابن ابی حاتم)

اس کا ترجمہ اور حاصل مطلب بھی تقریباً وہی ہے جو پہلی اور دوسری کا ہے (روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم اور ترمذی اور ابن ابی حاتم نے)۔

حدیث نمبر ۳ | عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ قَاعَدْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ خَمْسَ سِنِينَ نَسِيتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بُنُو إِسْرَائِيلَ تَسُومُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَانَبِيٌّ بَعْدِي وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ قَالُوا إِنَّمَا تَأْمُرُنَا ، قَالَ فَوَابِعَةُ الْأَوَّلِ فَأَلَدَّلِ ، أَعْطَوْهُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ (رواه

الہخاری فی کتاب احادیث الانبیاء ج ۱ ، ص ۳۹۱ و مسلم فی کتاب

الامارۃ واحمد فی مسند لا ۲۹ ج ۲ ، وابن ماجہ وابن جریر وابن ابی شیبہ)

ترجمہ :- حضرت ابو حازم فرماتے ہیں کہ میں پانچ سال حضرت ابو ہریرہؓ کے ساتھ رہا ، میں نے خود بسنا کہ وہ یہ حدیث بیان کیا کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو

کہ بنی اسرائیل کی سیاست خود ان کے انبیاء علیہم السلام کیا کرتے تھے، جب کسی نبی کی وفات ہوتی تھی تو اللہ تعالیٰ کسی دوسرے نبی کو ان کا خلیفہ بنادیتا تھا، لیکن ہیکر بعد کوئی نبی نہیں، البتہ خلفاء ہوں گے، اور بہت ہوں گے۔ (یہ سنکر صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ان خلفاء کے متعلق آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہر ایک کے بعد دوسرے کی بیعت پوری کرو اور ان کے حق اطاعت کو پورا کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ان کی رعیت کے متعلق ان سے سوال کرے گا۔

(روایت کیا اس کو بخاریؒ نے صفحہ ۳۹۱ جلد اول میں، اور مسلمؒ نے کتاب الامارت میں، اور امام احمدؒ نے اپنے مسند صفحہ ۲۹۷ جلد میں، اور ابن ماجہ اور ابن جریر اور ابن ابی شیبہؒ یہ حدیث جس طرح نبوت تشریعیہ کے انقطاع کے لئے روشن دلیل ہے اسی طرح ہر قسم کی نبوت کے اختتام کا اعلان ہے، اس سے نہ مرزا صاحب کی ایجاد کردہ نبوت غیر تشریعیہ بچ سکتی ہے اور نہ بروزیہ اور ظلیہ۔

حدیث مذکور سے غیر تشریعی یا ظلی اور | اول اس لئے کہ نص حدیث مطلق اور عام ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں، جس سے مطلقاً ہر مصداق نبوت کی نفی ثابت ہوتی ہے، پس اگر بقول مرزا صاحب غیر تشریعی اور ظلی یا بروزی بھی کوئی نبی ہو سکتا ہے تو وہ یقیناً لائبی کی نفی کے تحت میں داخل ہے بلکہ اگر (لاہوری مرزائیوں کے خیال کے مطابق) کوئی لغوی نبی بھی ہو سکتا ہے تو وہ بھی لائبی کی نفی سے نہیں بچ سکتا، کیونکہ لائبی بعدی کا مطلب یہ ہے کہ ہر وہ شخص جس پر لفظ نبی بولا جائے، آپ کے بعد پیدا نہیں ہو سکتا۔

دوم؛ اصول اور معانی کا مشہور علمی قاعدہ ہے کہ جب نکرہ نفی کے تحت میں آتا ہے، تو وہ استغراق اور عموم کا فائدہ دیتا ہے۔ اس حدیث میں بھی لفظ نبی نکرہ ہے اور حرف نفی لا کے تحت میں واقع ہے، اس لئے حسب قاعدہ نبی سے باستغراق ہر نبی مراد ہونا چاہئے، یعنی صاحب شریعت جدیدہ ہو یا پہلی شریعت کا متبع اور بقول قادیانی مرزائیوں کے ظلی اور بروزی ہو یا بقول لاہوری مرزائیوں کے لغوی نبی ہو۔

۱۔ مطلب یہ کہ اگر وہ ظلم کریں گے تو اللہ تعالیٰ خود ان کو جزا دے گا، مگر تم اپنی اطاعت میں کمی نہ کرو ۲۔ منہ

الغرض حدیث مذکور اس امر کا صاف اعلان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا شخص پیدا نہیں ہو سکتا جس پر کسی طرح لفظ نبی بولا جائے۔

سوم؛ حدیث میں انبیاء بنی اسرائیل کے مقابلہ میں منسرایا گیا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا، جس سے معلوم ہوا کہ اس امت میں ایسے انبیاء بھی نہیں ہوں گے جیسے بنی اسرائیل کی سیاست کے لئے آئے تھے۔ اب دیکھ لیا جائے کہ وہ کس قسم کے انبیاء تھے اور سیاست بنی اسرائیل سے کیا مراد ہے۔

حافظ الدنیا علامہ ابن حجر عسقلانی ^{فتح} الباری شرح بخاری میں فرماتے ہیں:-

”یعنی بنی اسرائیل میں جب فساد ظہر ہوتا تو اللہ تعالیٰ ان کے لئے کوئی نبی بھیجتا جو ان کے امور کو درست کرے اور ان تحریفات کو دور کرے جو انہوں نے تورات میں کی ہیں“	قوله تسوسهم الانبياء اى انهم كانوا اذا ظهر فيهم فساد بعث الله لهم نبيا ليقم لهم امرهم ويزيل ما غيروا من احكام التوراة . (فتح ۳۵۲، جلد ۶)
--	---

اس سے صاف معلوم ہوا کہ یہ انبیاء بنی اسرائیل شریعت مستقلہ لیکر نہ آتے تھے، بلکہ شریعت موسویہ کے اتباع میں تبلیغ احکام کرتے، اور لوگوں کو صحیح احکام تورات کا پابند بناتے تھے، اسی قسم کے انبیاء کو مرزا صاحب نے غیر شرعی نبی کہا ہے، اس لئے حدیث مذکور کا حاصل صاف یہ ہو گیا کہ اس امت میں غیر شرعی (یعنی شریعت سابقہ کے متبع) انبیاء بھی پیدا نہیں ہوں گے۔

چہارم؛ سب سے زیادہ قابل لحاظ اور سب سے زیادہ واضح یہ بات ہے کہ اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف انقطاع نبوت کے بیان کرنے پر اکتفا نہیں فرمایا بلکہ اس کے ساتھ ہی اس چیز کو بھی بیان فرما دیا ہے جو نبوت کے قائم مقام ہو کر اصلاح عالم کے لئے باقی رہے گی، یعنی خلافت نبوت، چنانچہ ارشاد فرمایا ”وَمِنْ خَلْفَاءِ“ یعنی میرے بعد کوئی نبی تو نہ ہوگا، مگر خلفاء بہت ہوں گے۔“

کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس بیان میں ہر انسان کے لئے یہ سبق نہیں کہ نبوت کی کوئی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہونے والی نہیں ہے ورنہ کیا یہ ضروری نہیں تھا کہ بجائے خلفاء کے اس قسم کے انبیاء کا ذکر فرمایا جاتا جو آپ کے بعد آنیوالے

تھے۔ اور جب حدیث کے اسلوب حکیم نے آپ کے بعد صرف خلفاء کو رکھ لے تو یہ اُس کا یقینی ثبوت ہے کہ آپ کے بعد نہ کوئی تشریفی نبی ہو سکتا ہے، اور نہ بقول مرزا جی غیر تشریفی یا ظلی اور بروزی۔ اسی طرح اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ کے بعد کسی شخص کو لغتہ بھی نبی نہیں کہا جاسکتا۔

ایک اور شبہ | کہا جاتا ہے کہ حدیث مذکور صحیح نہیں ہے، کیونکہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں قَوْلُوهَا تَمَّ النَّبِيُّينَ وَلَا تَقُولُوا لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ یعنی خاتم النبیین

کہو، مگر لانی بعد مت کہو۔ (درمنثور)

اور حضرت مغیرہ بن شعبہ کے سامنے ایک شخص نے کہا کہ رحمت کرے اللہ تعالیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کہ خاتم النبیین ہیں، یعنی آپ کے بعد کوئی نبی نہیں، حضرت مغیرہ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا :-

”تمہارے لئے صرف خاتم الانبیاء کہہ دینا کافی ہے (لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ کہنے کی ضرورت نہیں) کیونکہ ہم سے حدیث بیان کی گئی ہے کہ جیسی جتنے دالے ہیں پس جب وہ نکلیں گے تو وہ آپ سے پہلے بھی ہوئے اور بعد میں بھی“

حسبك اذا قلت خاتم الانبياء
فانا لكنا نحدث ان عيسى عليه
السلام خارج فان هو خرج فقد
كان قبله وبعدة .

(درمنثور، ص ۲۰۴ ج ۵)

ہم اس نزلے مرزائی اصول کے سمجھنے سے عاجز ہیں کہ اگر مطلب کے موافق نہ ہوتے تو احادیث متواترہ و مشہورہ اور روایات صحیح بخاری و مسلم کو بھی ردی کی ٹوکری میں ڈالنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں، اور اگر اپنی ہوائے نفس کے مطابق ہو تو ایک ضعیف سے ضعیف حدیث بلکہ ایک ایسے قول پر جس کی نسبت کسی صحابی کی طرف ہوا اگرچہ اس کی سند کا بھی کچھ پتہ نہ ملتا ہو اس درجہ یقین کر لیا جاتا ہے کہ اس کے مقابلہ میں صحیح بخاری کی مرفوع حدیثوں کا رد کر دینا ان کے نزدیک سہل ہو جاتا ہے۔

کس قدر حیرت کی بات ہے کہ ایک طرف صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی حدیث مرفوعہ ہے اور دوسری طرف اُس کے مقابلہ میں ایسے دو قول ہیں جن کی نسبت حضرت عائشہ اور حضرت مغیرہ کی طرف ہے جن کی اسناد کا حال بھی معلوم نہیں۔ اصول حدیث اور عقل و دانش کے فیصلہ سے اس وقت واجب تھا کہ صحیح اور مرفوع حدیث کو

مجهول الاسناد آثار پر ترجیح دے کر بمقابلہ احادیث صحیحہ کے ان آثار کو نظر انداز نہ کیا جاوے۔
تاویل و تفسیر دیا جاتا، مگر مرزائی دنیا کے نرالی اصول نے فیصلہ کیا کہ ایک مجهول الاسناد
قول صحابی کی بناء پر صحیحین کی قوی الاسناد مرفوع حدیث کو مردود کر دیا، کیا خوب ہے
بار خاطر ہو تو تفسیر آن کا بھی ارشاد بڑا ہے: دل کو بھاجائے تو مرزا کی خرافات اچھی

یہ شبہ اور اس کا مفصل جواب اس رسالہ کے پہلے حصہ میں آیت خاتم النبیین
کے تحت گذر چکا ہے، جس میں ان آثار صحابہ کی اسنادی اور معنوی تحقیق مکمل بیان کی گئی
ہے۔ ناظرین کرام اس کے لئے صفحہ سے صفحہ تک مکرر ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت عائشہؓ خود ختم نبوت	علاوہ بریں جب ہم ختم نبوت کی احادیث پر نظر ڈالتے ہیں اور ان
کی قائل ہیں اور اس کی	کے رواۃ کی فہرست لگاتے ہیں تو ان میں صدیقہ عائشہؓ کا نام بھی
احادیث روایت کرتی ہیں	جلی حرفوں میں سامنے آتا ہے، اور دفعہ حدیث میں اسے حدیث

ذیل خود حضرت عائشہؓ کی روایت سے ہم تک پہنچتی ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ	حضرت عائشہؓ روایت فرماتی ہیں کہ آنحضرت
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَبْقَى	صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد نبوت
بَعْدَهُ مِنْ النَّبِيِّ شَيْءٌ إِلَّا	میں سے کوئی جزو باقی نہیں رہے گا، بھائے
الْمُبَشِّرَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ	مبشرات کے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ
وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ الرُّدْيَا	مبشرات کیا چیز ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ
الْمَالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تَمُرِي	اچھے خواب جو کوئی مسلمان خود دیکھے یا اس
لَهُ وَكَذَافِي كَذَابِ الْعَمَالِ بِرَوَايَةِ	کے لئے کوئی اور دیکھے۔ (اس روایت کو
احمد والخطيب .	کنز العمال میں بحوالہ سند احمد و خطیب نقل کیا ہے)

نیز عائشہ صدیقہؓ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت فرماتی ہیں:-

أَنَا خَاتِمُ الْأَنْبِيَاءِ وَمَسْجِدِي	میں خاتم الانبیاء ہوں اور میری مسجد
خَاتِمُ مَسَاجِدِ الْأَنْبِيَاءِ وَكَذَافِي	خاتم مساجد الانبیاء ہے (نقل کیا اس کو
الكنز بحواله الديلمی وابن النجار	کنز العمال نے بحوالہ دیلمی و ابن النجار و بزرگوار)
والبزار .	

کیا اس کے بعد بھی کسی مسلمان بلکہ منصف انسان کے لئے جائز ہو سکتا ہے کہ وہ

صدیقہ عائشہؓ پر یہ انفرادی باندھے کہ وہ ختم نبوت کا انکار کرتی ہیں۔
 کیا ظلم نہیں کہ ہوائے نفس کے موافق ہو تو ایک مجہول الاسناد قول پر بلا تحقیق ایمان
 لے آئیں، ابد ہوائے نفس کے خلاف ہو تو ہر صحیح سے صحیح اور قوی سے قوی حدیث کو
 رد کر دیا جائے، اَفْكَلَمَا جَاءَ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَىٰ اَنْفُسُكُمْ اسْتَغْبِذَتْكُمْ

ایک اندیشہ | کہا جاتا ہے کہ حدیث لانی بعدی حیات عیسیٰؑ کے مخالف ہے جیسا
 اور اس کا جواب کہ ابھی حضرت عائشہؓ اور مغیرہؓ کی طرف منسوب اقوال سے معلوم ہوا کیونکہ
 اگر لانی کی نفی عام ہے تو عیسیٰؑ بھی اس نفی میں داخل ہیں، اور اگر عام نہیں ہے تو آپ
 کے بعد بھی انبیاء ہونے کی گنجائش نکلتی ہے اور مسئلہ ختم نبوت ہاتھ سے جاتا ہے۔

یہ وہ مشبہ ہے کہ مرزائی امت اس کو لانیل سمجھ کر بڑے دعوے کے ساتھ پیش
 کرتی ہے۔ لیکن حقیقت میں یہی اُن کی انتہائی سادہ لوحی کی دلیل اور مبلغ علم کا امتحان
 ہے، کیونکہ یہ شبہ وہ شخص کر سکتا ہے جس کو عربی عبارت سمجھنے کی بھی تمیز نہ ہو، اور جو محاورات
 عرب سے بالکل ناواقف ہو۔ عربی محاورہ میں جب اس قسم کی عبارت بولی جاتی ہے تو
 اس کی مراد صرف یہ ہوتی ہے کہ آئندہ یہ وصف کسی شخص میں پیدا نہ ہوگا، جس شخص میں
 پہلے سے موجود ہے اس کا معدوم ہو جانا ہرگز مراد نہیں ہوتا۔ مثال کے طور
 پر چند محاورات ملاحظہ ہوں:-

حدیث میں ہے لَا هَجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ یعنی فتح مکہ کے بعد مکہ سے ہجرت نہیں ہوگی
 جس کا مطلب ہر فہم انسان یہی سمجھتا ہے کہ فتح مکہ کے بعد کوئی شخص مہاجر نہ بنے گا، نہ یہ
 کہ فتح مکہ سے پہلے جو شخص مہاجر ہو چکا ہے فتح مکہ کے بعد اس کا زندہ رہنا محال ہو جائیگا
 یا اس کی ہجرت باطل ہو جائے گی۔

اور جب لَا هَجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ کی ترکیب بعینہ لانی بعدی کی ترکیب ہو تو
 کوئی وجہ نہیں کہ لانی بعدی کا مطلب تمام نصوص شرعیہ کے خلاف یہ لیا جائے
 کہ انبیاء سابقین میں سے بھی کوئی نبی آپ کے بعد دنیا میں نہیں آسکتا، یا زندہ
 نہیں رہ سکتا۔

یا اگر کوئی شخص کہتا ہے لَا عَمَلَ بَعْدَ الْمَوْتِ تو بلاشبہ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے
 کہ مرنے کے بعد کوئی عمل نہیں ہوگا، نہ یہ کہ مرنے کے بعد عمل کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے

اور آئندہ کوئی جدید عمل نہیں ہو سکتا، کوئی انسان اس جملہ کے معنی نہیں لے سکتا کہ مرنے کے بعد اس کے پہلے کئے ہوئے بھی عمل بیکار ہو جاتے ہیں۔ اس باب میں جس قدر محاورات عرب کا تتبع کیا جاتا ہے وہ سب اس کے ہمنوا نظر آتے ہیں۔ محاورات عرب سے آگے بڑھ کر اگر احادیث کے طرق اور ان کے الفاظ کو دیکھئے تو خود نصوص حدیث اور الفاظ روایت ہمارے بتائے ہوئے معنی کے لئے شاید نظر آتے ہیں، مثال کے طور پر ملاحظہ ہو،

صحیح مسلم غزوہ تبوک میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی وہ حدیث جس میں لانی بعدی کے بجائے لانیۃ بعدی کے الفاظ موجود ہیں، جس کے معنی یہ ہیں کہ میرے بعد نبوت نہیں، جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ لانی بعدی کے معنی بھی یہی ہیں کہ آپ کے بعد کسی کو نبوت نہ دی جائے گی۔

اس کے بعد ہم یہ کہتے ہیں کہ لانی بعدی میں نفی بالکل عام ہے، اس سے کوئی نبوت مستثنیٰ نہیں، مگر محاورہ عرب اور فن حدیث کے موافق اس کے معنی یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص کو عہدہ نبوت نہ دیا جائے گا، نہ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ علیہما السلام کو اور نہ آئندہ پیدا ہونے والے مرزا کو۔

ہاں جن حضرات کو آپ سے پہلے یہ عہدہ مل چکا ہے اس کا سلب ہونا اور ان کا عہدہ نبوت سے معزول ہو جانا اس سے کسی طرح لازم نہیں آتا، پس اگر حضرت عیسیٰؑ کو اس عالم میں آپ سے پہلے عہدہ نبوت مل چکا ہے تو ان کا آپ کے بعد میں تشریف لانا ہرگز لانی بعدی کے خلاف نہیں، ہاں جو مسیحیت کا مدعی آج اپنے لئے عہدہ نبوت ثابت کرنا چاہتا ہے، اس کے لئے بیشک یہ حدیث ایک مایوس کن پیغام ہے وہ اس پر جتنا ماتم کرے بجا ہے۔

الغرض محاورات عرب کا تتبع حکم کرتا ہے کہ لانی بعدی کے معنی یہ ہیں کہ آپ کے بعد کسی کو عہدہ نبوت نہ دیا جائے گا، اور جن لوگوں کو آپ سے پہلے اس عالم میں نبوت مل چکی ہے ان سب کا فنا ہو جانا یا ان کا نبوت سے معزول ہو جانا یا آپ کے بعد دوبارہ دنیا میں نہ آ سنا کسی طرح اس حدیث کے مفہوم میں داخل نہیں، بلکہ یہ محض مرزائی خوش فہمی کی برکات ہیں اور شاید حضرت عائشہؓ اور حضرت

مغیہ کو کشف کے آئینہ میں یہی خوش فہم مسرقہ نظر آگیا ہو جس کی اصلاح اور ان کے خیالات باطلہ کے قلع قمع کے لئے انہوں نے کلمہ لانبی بعدی کے اطلاق کو عوام کے لئے پہلے ہی سے روک دیا ورنہ عربیت سے واقف حضرات سے یہ اندیشہ نہیں ہو سکتا تھا۔

ایک اور شبہ | قادیانی نبوت کے دلدادہ لوگوں نے حدیث لَا نَبِيَّ بَعْدِي کی تحریف اور اس کا ازالہ کے لئے جو کچھ تدبیریں اختیار کی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ لانبی کی نفی کو نفی کمال مسترار دیا جائے، یعنی میرے بعد کوئی کامل نبی نہیں ہو سکتا غیر مستقل اور غیر تشریفی نبی ہونے کی نفی نہیں، جیسا کہ حدیث میں ہے لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهُ (جس شخص میں امانت نہیں اس میں ایمان نہیں، یعنی کامل ایمان)۔

اور حدیث میں ہے لَا صَلَوةَ لِجَارِ الْمُتَّحِدِ إِلَّا فِي الْمُتَّحِدِ (مسجد کے پڑوسی کی نماز نہیں ہوتی مگر مسجد ہی میں یعنی کامل نماز، پس جس طرح ان احادیث میں باتفاق نفی کمال مراد ہے۔ اسی طرح اگر لانبی بعدی میں بھی نفی کمال مسترار دی جائے تو کیا حرج ہے؟

جواب؛ کیا خوب، اگر یہی اجتہاد اور یہی قیاس ہے تو اگر کوئی بت پرست ہندو یہ کہتا ہے کہ لا الہ الا اللہ میں بھی نفی کمال ہے یعنی کامل معبود سوا اللہ کے کوئی نہیں، اگرچہ غیر مستقل اور غیر شارع معبود ہو سکتے ہیں، اور حقیقت یہی تمام بت پرست قوموں کا عقیدہ بھی ہے، تو آپ اس کو کیا جواب دیں گے؟ یا کوئی کہتا ہے کہ آیت قرآنیہ لَا رَيْبَ فِيْهِ میں بھی نفی کمال مراد ہے، یعنی کامل رب قرآن میں نہیں اگرچہ بعض اقسام رب کے موجود ہیں تو کیا مرزائی امت اس کو بھی تسلیم کر لے گی؟

کوئی ان نبوت کے دعویداروں سے پوچھے کہ اگر حدیث لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهُ وغیرہ میں نفی کمال بھی تسلیم کر لی جائے تو اس سے یہ کیسے لازم آتا ہے کہ لانبی بعدی میں بھی نفی کمال ہی مراد ہو، کیا کسی ایک حدیث میں مجازاً نفی کمال مراد ہو جانا آپ کے نزدیک اس کو مستلزم ہے کہ سب جگہ یہی چلائے جائیں؟ اور اگر ایسا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ لا الہ الا اللہ اور لا رب فیہ وغیرہ میں نفی کمال مراد نہ لی جائے۔ اور اگر آپ کے پاس کوئی ایسی دلیل موجود ہے کہ جس کے ذریعہ سے لا الہ الا اللہ

میں نفی کمال مراد لینے سے منع کیا جاسکتا ہے تو وہی دلیل ہماری جانب سے لانی بعدی
میں نفی کمال مراد نہ ہونے پر تصور شرعاً لیں۔

ایک شبہ اور اس کا جواب | مرزائی امت نے جدید نبوت کے اشتیاق میں حدیث لانی بعدی
کی تحریف کے لئے کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا، ہر ضعیف سے ضعیف اور لہجے سے لہجہ
دہم کا سہارا ڈھونڈھا گیا، اسی ذیل میں کہا گیا کہ حدیث لانی بعدی کو ایسا سمجھنا
چاہئے جیسے حدیث إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ إِذَا هَلَكَ قَيْصَرٌ فَلَا
قَيْصَرَ بَعْدَهُ (یعنی جب کسری بادشاہ ملک فارس ہلاک ہو جائے گا تو پھر اس کے بعد کوئی کسری
نہیں ہوگا، اور جب قیصر بادشاہ روم ہلاک ہو جائے گا تو پھر کوئی اس کے بعد قیصر نہیں ہوگا)۔

چونکہ کسری اور قیصر خاص شخصوں کے نام نہیں بلکہ کسری ملک فارس کے ہر بادشاہ
کا لقب ہے، اور اسی طرح قیصر ملک روم کے ہر بادشاہ کو کہا جاتا ہے، اور یہی ظاہر
ہے کہ ملک فارس اور روم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے آج تک برابر
بادشاہ ہوتے چلے آئے ہیں جس کو دوسرے لفظوں میں یوں کہا جاسکتا ہے کہ کسری اور
قیصر برابر موجود رہے ہیں، اس لئے کہنا پڑتا ہے کہ اس حدیث سے اس کے ظاہری
معنی مراد نہیں، بلکہ حدیث کی مراد یہ ہے کہ اگرچہ قیصر و کسری باقی ہوں گے مگر اسلام
کے زیر نگیں ہو کر رہیں گے، اُن کی خود مختار سلطنتیں باقی نہ رہیں گی۔ اسی طرح لانی
بعدی کو سمجھنا چاہئے، یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مستقل اور شرعی نبی نہ
ہوں گے بلکہ جو نبی ہوگا وہ آپ کا متبع اور آپ کی شریعت کا پیرو ہوگا۔

لیکن اگر ذرا انصاف کیا جائے تو مرزائی منطق کی یہ شکل اور اس کا نتیجہ بنا، فاسد علی
الفاسد کی مجسمہ تصویر نکلتی ہے، خود ہی اپنے دماغ میں فساد کر لیا کہ کسری و قیصر آج
تک موجود ہیں، اور خود ہی حدیث لا کسری کی ایک تحریف تیار کر لی، اور پھر اہل
اسلام کو دعوت دی جاتی ہے کہ وہ ان کی تحریف کو تمام دوسری احادیث کا ہی قبلہ
تسلیم کر لیں، اور سب کو کھینچ تان کر اس کے مطابق بنائیں، تِلْكَ أَمَانَةُهُمْ۔

یہ محض دھوکہ اور بالکل غلط ہے کہ کسری اور قیصر آج تک موجود ہیں۔ نووی شرح
مسلم میں اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ امام شافعیؒ اور تمام علماء نے
فرمایا ہے کہ حدیث کی مراد یہ ہے کہ کسری عراق میں اور قیصر ملک شام میں باقی نہ رہے گا۔

جس کا حاصل یہ تھا کہ ان دونوں اقلیم میں ان کی سلطنت نہ رہے گی، چنانچہ ٹھیک اسی طرح ہوا، کسریٰ اور کسرویت کا تو بالکل خاتمہ ہو گیا، اور قیصر نے ملک شام سے بھاگ کر کسی اور جگہ پناہ لی، غرض ان دونوں اقلیموں میں کسریٰ و قیصر نہ رہے۔

اس لئے خود ہی کہنا غلط ہے کہ حدیث لا کسریٰ اپنے ظاہر معنی میں مستعمل نہیں ہے، پھر اُس پر لَا نَبِيَّ بَعْدِي کو قیاس کر کے اس کی تحریف اگر بنا، ناسد علی الفاسد نہیں تو اور کیا ہے۔

ہاں اس جگہ مرزائی اجتہاد کا ایک اور کرشمہ بھی قابلِ دید ہے، وہ یہ کہ اگر تھوڑی دیر کے لئے کوئی یہ فرض بھی کر لے کہ حدیث لا کسریٰ کسی وجہ سے اپنے ظاہری حقیقی معنی میں ہے تو اس سے یہ کیسے لازم آگیا کہ حدیث لا نبی بعدی کو بھی کھینچ تان کر اس کے مطابق بنا دیا جائے، کیا کسی ایک حدیث میں کسی وجہ سے مجازی معنی لے لینا آپ کی شریعت میں اس کو مستلزم ہے کہ کسی حدیث میں اس لفظ کے حقیقی معنی نہ لئے جائیں۔

ایک لطیفہ | آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے مطابق اس امت میں جھوٹے مدعی نبوت ہمیشہ آتے رہے ہیں، اور حدیث لا نبی بعدی چونکہ ان کے مقاصد یا جو جیت کے مقابلہ میں سترِ سکندری کی طرح حائل تھی اس لئے سب کی نظر عنایت اس کی تحریف پر تلی رہی ہے، اور ان میں سے ہر شخص نے اپنی اپنی فہم کے مطابق اس کی تحریف میں کوشش کی۔

ایک شخص نے اپنا نام لفظ لا رکھ لیا، اور نبوت کا دعویدار بن کر خود اسی حدیث کو اپنی نبوت کا گواہ بنا لیا، اور کہنے لگا کہ اصل عبارت حدیث یوں ہے لَا نَبِيَّ بَعْدِي

۱۔ حافظ الدنیا علامہ ابن حجر فتح الباری شرح بخاری میں ان دونوں اقلیم کی تخصیص کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ قریش کی عادت تھی کہ سروی کے زمانہ میں یمن اور گرمی کے زمانہ میں شام کا سفر کرتے تھے، اور یہی جگہ ان کی تجارت کا ہیں تھیں، جیسا کہ قرآن عزیز میں ”رَحَلَةُ اسْتِثَارٍ وَاصِفًا“ کے الفاظ سے بیان کیا گیا ہے، جب قریش مسلمان ہو گئے تو ان کو اپنی تجارتوں کا خوف ہوا کہ اب ہمارا یمن اور شام میں داخلہ بند کر دیا جائے گا، اس پر ان کی تسکین کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری تجارت گا ہیں ان کے وجود ہی سے پاک کر دی جائیں گی ۱۲

جس میں لا مبتداء اور نبی بعدی اُس کی خبر ہے، جس کے مطابق حدیث کے معنی یہ ہوتے کہ "میرے بعد یہ شخص مسیٰ بہ لابی ہوگا" (کذا فی فتح الباری)

ایک عورت کو مغرب میں یہی جنون سوار ہوا اور نبوت کا دعویٰ کر بیٹھی، لوگوں نے "لابی بعدی" کا فرمان اس کے مقابلہ پر پیش کیا تو کہنے لگی کہ حدیث لابی بعدی ہے لابی بعدی نہیں یعنی مرد کے نبی ہونے کا انکار ہے، عورت کی نبوت کا انکار نہیں (فتح الباری شرح بخاری)

مگر زمانہ میں خیر اور صلاح کے آثار باقی تھے، دلوں میں امانت کا کوئی حصہ موجود تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا احترام جزو ایمان سمجھا جاتا تھا، وہاں اس قسم کی لابی تحریفات کب کھب سکتی تھیں، اُمت نے اُن کے ساتھ وہی سلوک کیا جو ایک مرتد کے ساتھ کیا جاتا ہے، عالم اسلام کو ان کے وجود اور ان کی تحریفات سے پاک کر دیا، حالانکہ ان کی تحریفات مرزا قادیانی کی تحریفات سے زیادہ دلچسپ تھیں۔ قسمت سے ہمارے حصہ میں اگر متنبی ایسا خوش فہم آیا ہے کہ اس کو تحریف کرنے کا بھی کوئی سلیقہ نہیں تو لوگ بھی ایسے خوش عقیدہ آئے کہ انھیں ہر مجنون کے ہذیان کو دین نبی سمجھ لینا بالکل سہل ہے، خدا جانے اگر یہ لوگ پہلے متنبیوں کے زمانہ میں ہوتے اور ان کی شعبدہ کاریاں دیکھتے تو کیا کرتے؟!

حدیث نمبر ۵ عَنْ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدٌ أَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَسِيحُ الَّذِي مَتَّحَى اللَّهُ إِلَيْهِ الْكَفَرَةَ أَنَا حَاشِرُ الَّذِينَ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى عِقَبِي وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ صَفَحَةُ ۲۶۱ ج ۲، وَاِبْنُ نَعِيمٍ فِي الدَّلَائِلِ، مَلَا

ترجمہ:- "حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور ماسی ہوں یعنی میرے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائے گا، اور میں حاشر ہوں، یعنی میرے بعد ہی قیامت آجائے گی اور حشر برپا ہوگا (اور کوئی نبی میرے اور قیامت کے درمیان نہ آئے گا)، اور میں عاقب ہوں اور عاقب اس شخص کو کہا جاتا ہے جس کے بعد اور کوئی نبی نہ ہو (روایت کیا

اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے صفحہ ۲۶۱ ج ۲ اور ابونعیم نے دلائل صفحہ ۱۲ میں ۱۱
اور اسی حدیث کے بعض الفاظ میں ہے يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمَيْ جَسَدٍ كَيْفَ كَانَتْ
ہوئے حافظ ابن حجر نے فتح الباری صفحہ ۴۰۶ جلد ۶ میں فرمایا ہے :-

يُمْكِنُ أَنْ يَكُونَ الْمُرَادُ بِالْقَدَمِ	• ممکن ہے کہ قدم سے مراد زمانہ ہو، یعنی جس
الزَّمَانِ أَيْ وَقْتُ قِيَامِ عَلَى	وقت علامات قیامت کے ظہور کے ساتھ
قَدَمَيْ لَظْهُورِ عِلَامَاتِ الْحَشْرِ	میں اپنے قدم پر کھڑا ہوں گا، اور یہ اس
إِشَارَةً إِلَى أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ	بات کی طرف اشارہ ہے کہ آپ کے بعد
لَا شَرِيعَةٌ .	نہ کوئی نبی ہے اور نہ کوئی شریعت ہے

حافظ کے کلام سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ حدیث ہر قسم کی نبوت کے انقطاع کی خبر دے
رہی ہے خواہ پہلی شریعت کے تابع ہو یا شریعت جدیدہ کے ساتھ ۔

حدیث نمبر ۶ | عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَقَدْ كَانَ فِيمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَدِّثُونَ فَإِنْ تَكُنْ فِي أُمَّتِي
أَحَدٌ فَإِنَّهُ عُمَرُو، زَادَ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ
كَانَ فِيمَا كَانَ قَبْلَكُمْ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ رِجَالٌ يُكَلِّمُونَ مِنْ غَيْرِ
أَنْ يَكُونُوا أَنْبِيَاءَ فَإِنْ تَكُنْ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَقَعُرُ رِوَاةِ الْبُخَارِيِّ
فِي صَحِيحِهِ ص ۵۲۱ ج ۱ فِي مَنَاقِبِ عُمَرَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ترجمہ :- ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ تم سے پہلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے، پس اگر میری امت میں کوئی محدث
ہے تو وہ عمرؓ ہے۔ اور اسی حدیث کے دوسرے الفاظ میں یہ ہے کہ ”تم سے پہلے بنی اسرائیل
میں کچھ لوگ مکلم ہوا کرتے تھے، بغیر اس بات کے کہ وہ نبی ہوں، پس اگر ان میں سے
کوئی میری امت میں بھی ہو سکتا ہے تو وہ عمرؓ ہے (روایت کیا اس کو بخاری نے اپنی
صحیح صفحہ ۵۲۱ جلد اول میں، اور روایت کیا اس کو مسلم نے)“

محدث یا مکلم کون ہوتے ہیں؟ | حافظ نے فتح الباری ص ۵۲۱ جلد ۱ میں لفظ محدث کی شرح
کرتے ہوئے فرمایا کہ مکلم اور محدث کی تفسیر میں چند اقوال ہیں، بعض لوگوں نے اس کے

مستنزلہم بتلائے ہیں، یعنی جس کو اللہ کی طرف سے الہام ہوتا ہے، اور صحیح مسلم کی ایک روایت اس کی تائید کرتی ہے، جس میں خود حدیث میں بجائے محدثوں کے ملہمون کا لفظ منقول ہے۔

اسی طرح مسند حمیدی میں حضرت عائشہؓ سے اسی مضمون کی ایک حدیث آئی ہے، جس کے آخر میں الملہم بالصواب مذکور ہے، اور ترمذی نے ابن عیینہ کے بعض شاگردوں سے محدثوں کی تفسیر میں مضمون کے الفاظ نقل کئے ہیں، یعنی جن کو اللہ کی طرف سے حق بات سمجھادی جاتی ہے۔

بہر حال یہ بات خود نص حدیث سے بھی ثابت ہے کہ محدث یا مکلم وہ لوگ ہیں جو انبیاء تو نہیں مگر الطافِ خداوندی اُن کی طرف خاص طور پر مبذول ہیں اور اُن کو حق بات کا اللہ کی طرف سے الہام ہو جاتا ہے یا حق بات سمجھادی جاتی ہے۔

یہ بات خود نص حدیث سے بھی ثابت ہے اور تمام اقوال محدثین بھی اس کے مطابق ہیں کہ محدث نبی نہیں ہوتا۔

اس کے بعد اصل حدیث کے مضمون پر غور فرمائیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امت کے سب سے بہتر افراد یعنی صحابہ کرامؓ اور ان میں سے بھی منتخب حضرت عمرؓ کے لئے اگر کوئی بڑے سے بڑا درجہ تجویز فرمایا ہے تو وہ صرف محدثیت کا درجہ ہی نبوت کا درجہ ان کے لئے بھی تجویز نہیں کیا، بلکہ صراحتہً اس کی نفی فرمائی، صحابہ کرامؓ جو باجماع امت خیار الخلائق بعد الانبیاء ہیں، اور ان میں بھی خلفائے راشدین جن کی سنت کا اتباع بھی مثل سنت نبویہ امت کے لئے ضروری سمجھا گیا ہے، جب رتبہ نبوت کو نہیں پاسکتے تو اُن کے بعد کوئی غوث یا قطب یا ولی یقیناً اُس درجہ کو نہیں پاسکتا، کیونکہ باتفاق امت کوئی ولی کتنا ہی ترقی کرے مگر صحابہؓ کے درجہ کو بھی نہیں پہنچ سکتا، افضل ہونا تو کجا، اور یہ بھی ظاہر ہے کہ غیر نبی سے افضل نہیں ہو سکتا۔ اب اگر صحابہ کرامؓ کے بعد کوئی نبی بنے تو لازم آتا ہے کہ غیر نبی یعنی صحابہ کرامؓ اس نبی سے افضل ہوں۔

حدیث نمبر ۱ | عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

رواہ البخاری و مسلم فی غزوۃ تبوک (و فی لفظ المسلم خَلْفَةُ عَلِيٍّ
السَّلَامُ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَلَفْتَنِي مَعَ النَّبِیِّ
وَالصَّبِيَّانِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تَرْضَى
أَنْ تَكُونَ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبُوَّةَ بَعْدِي وَ
فِي لَفْظِ آخِرِ عِنْدَهُ إِلَّا أَنْتَ لَسْتَ نَبِيًّا .

ترجمہ :- حضرت سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؑ
سے فرمایا کہ تم میرے ساتھ ایسے ہو جیسے حضرت ہارونؑ موسیٰؑ کے ساتھ تھے، مگر میرے
بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا (اس لئے کہ تم ہارونؑ کی طرح نبی نہیں) روایت کیا اس کو
بخاری و مسلم نے غزوۃ تبوک کے باب میں، اور مسلم شریف کی روایت میں اتنی بات اور
زیادہ ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جہاد میں حضرت علیؑ کو ساتھ نہیں لیا
بلکہ گھر پر چھوڑ دیا، تو حضرت علیؑ نے بطور نیاز مندانہ شکایت کے عرض کیا کہ آپ
نے مجھے غورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑ دیا، آپ نے (ان کو تسلی کے لئے) ارشاد
فرمایا کہ کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم میرے ساتھ ایسے ہو جاؤ جیسے ہارونؑ موسیٰؑ کے
ساتھ (یعنی جس طرح حضرت موسیٰؑ جب کہ وہ طور پر تشریف لے گئے تو ہارونؑ کو
بنی اسرائیل کے پاس اپنا نائب بنا کر چھوڑ گئے تھے اسی طرح سے تم اس وقت
میرے نائب تھے) لیکن میرے بعد نبوت نہیں (اس لئے تمہارا مرتبہ اگرچہ ہارونؑ
کا سا ہے، مگر تم کو نبوت حاصل نہیں) اور مسلم شریف کی ایک روایت کے الفاظ یہ
ہیں إِلَّا أَنْتَ لَسْتَ نَبِيًّا (مگر تم نبی نہیں ہو) :-

جن لوگوں نے لابی بعدی کے الفاظ کو تحریفیات کا میدان بنا رکھا ہے وہ اگر
ان الفاظ پر بھی نظر ڈالیں تو ان کے سارے منصوبے ختم ہو جاتے ہیں ۔

حدیث نمبر ۸ | عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ
السَّاعَةُ حَتَّى يَقْتَتِلَ فِيْشَتَانِ فَيَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ دَعْوَاهُمَا
وَاحِدَةٌ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَبْعَثَ دَجَالُونٌ كَذَّابُونَ قَرِيبًا
مِنْ ثَلَاثِينَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهٗ رَسُولُ اللَّهِ (رواہ البخاری و
مسلم و احمد)

ترجمہ :- حضرت ابو ہریرہؓ لڑی میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ اس سے پہلے یہ علامات نہ ہو چکے کہ دو جماعتوں میں جنگ عظیم رونما ہو، حالانکہ دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہو اور قیامت اس وقت قائم نہیں ہو سکتی جب تک کہ تقریباً ۳۰ دجال کاذب دنیا میں نہ آچکیں جن میں سے ہر ایک یہ کہتا ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور روایت کیا اس کو امام بخاریؒ اور مسلمؒ اور امام احمدؒ نے؟

اس حدیث میں آپؐ کے بعد مدعی نبوت کو دجال و کذاب فرمایا گیا ہے، جیسا کہ آئندہ حدیث میں اس کی اور بھی زیادہ تصریح ہے۔

ایک سوال | اس جگہ پر یہ سوال ہوتا ہے کہ اگر ہر مدعی نبوت دجال و کذاب ہے تو پھر تیس کا عدد صادق نہیں آتا، کیونکہ مدعی نبوت تو تیس سے بہت زیادہ ہو چکے ہیں اور نہ معلوم اور کتنے ہوں گے۔

جواب | حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری شرح بخاری میں اس سوال کو حل کرتے ہوئے فرمایا ہے :-

ولیس المراد بالحدیث من ادعی النبوة مطلقاً فانهم لا یحصون کثرة لکون غالبهم ینشأ لهم ذلک عن جنون و سوءاء و انما المراد من قامت له الشوكة . (فتح مفتحہ ۲۵۵ جلد ۶)	” اور ہر مدعی نبوت مطلقاً اس حدیث میں مراد نہیں، اس لئے کہ آپؐ کے بعد مدعی نبوت تو بے شمار ہوئے ہیں، کیونکہ یہ بے بنیاد دعوے عموماً جنون یا سودا ویرت پیدا ہوتے ہیں، بلکہ اس حدیث میں جن تیس دجالوں کا ذکر پروردہ ہی جن کی شوکت قائم ہو جائے اور جن کا مذہب مانا جائے اور جن کے متبع زیادہ ہو جائیں یہ
--	---

حافظ کی اس عبارت سے جس طرح مذکورہ الصدر سوال کا شافی جواب معلوم ہو گیا کہ اگرچہ مدعی نبوت سبھی کذاب ہیں مگر حدیث میں ۳۰ کے عدد سے وہ مدعی نبوت مراد ہیں جن کی شوکت و حشمت قائم ہو جائے، اور ان کے ماتے والوں کی کوئی جماعت پیدا ہو جائے، اسی طرح دوا و دافائدے معلوم ہوئے :-

اڈل یہ کہ اس قسم کے دعوائے نبوت آجکل عموماً جنون یا سوداویت کا کرشمہ ہوتے ہیں۔
دوم یہ کہ کسی مدعی نبوت کی شوکت و شہمت کا قائم ہو جانا یا اُس کے مذہب کا
رواج پانا اور اُس کے متبعین کا زیادہ ہو جانا یہ اس کی سچائی یا حقانیت کی دلیل
نہیں ہو سکتی، ہاں اس کی دلیل ہوتی ہے کہ کوئی معمولی متنبی نہیں ہے، بلکہ اُن ہی تیس
دجالوں کی فہرست میں کا ایک نمبری جھوٹا ہے جن کا ذکر حدیث میں آیا ہے۔

اب مرزا صاحب کا اپنے مریدین کی کثرت یا مذہب کے رواج یا لوگوں کے اموال
بٹورنے پر فخر کرنا اور اس کو اپنی حقانیت کی دلیل بلکہ معجزہ و تسرار دینا جس درجہ کی دلیل
ہے وہ بھی ظاہر ہو گیا، اور معلوم ہو گیا کہ مرزا صاحب اُن تیس دجالوں میں سے بڑا تر ہے
رکتے ہیں، سچ ہے ۵

دکان امراء من جند ابلیس فائق، به الحال حتی صار ابلیس من جند

”وہ ابلیس کے لشکر کا ایک آدمی تھا پھر اس کی ترقی ہو گئی یہاں تک کہ ابلیس بھی

اس کا ایک لشکر بن گیا۔“

حدیث نمبر ۹ | عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مَثَلُهُ عِنْدَ مُسْلِمٍ (فتح الباری مطبوعہ ہند ص ۳۳۳)

ترجمہ: ”حضرت جابر بن سمور سے بھی اسی مضمون کی حدیث امام مسلم نے روایت کی ہے“

حدیث نمبر ۱۰ | عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ

سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا

خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي (رواہ مسلم)

ترجمہ: ”حضرت ثوبانؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب

ہے کہ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک بھی کہے گا کہ میں نبی

ہوں، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ روایت کیا

اس کو مسلمؒ نے“

کیا اس قسم کی صاف صاف احادیث اور ارشادات نبویہ کے بعد بھی مسئلہ

”ختم نبوت“ کا کوئی پہلو خفاء میں رہتا ہے؟ اور کیا اس کے بعد بھی مرزائی

امت کے لئے وقت نہیں آیا کہ وہ اپنے خیالاتِ باطلہ سے تائب ہو جائیں؟

حدیث نمبر ۱۱ | عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

فَضَّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتِّ أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ
بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِي الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَ
طَهُورًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِي النَّبِيُّونَ (رواہ
مسلم فی الفضائل)۔

ترجمہ ۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے تمام
انبیاء پرچھ باتوں میں فضیلت دی گئی ہے ۱۔ اوّل یہ کہ مجھے جوامع الکلم دیئے گئے
اور درشتگری کہ رعب سے میری مدد کی گئی، (یعنی مخالفین پر میرا رعب پڑ کر ان کو
مفلوب کر دیتا ہے) تیسرے میرے لئے غنیمت کا مال حلال کر دیا گیا (بخلاف انبیاء
سابقین کے کہ مال غنیمت اُن کے لئے حلال نہ تھا، بلکہ آسمان سے ایک آگ نازل
ہوتی تھی جو تمام مال غنیمت کو جلا کر خاک سیاہ کر دیتی تھی، اور یہی جہاد کی مقبولیت
کی علامت سمجھی جاتی تھی) اور چوتھے میرے لئے تمام زمین نماز پڑھنے کی جگہ بنا دی گئی
(بخلاف اُمم سابقہ کے کہ ان کی نماز صرف مسجدوں ہی میں ہو سکتی تھی) اور زمین کی مٹی
میرے لئے پاک کرنے والی بنا دی گئی (یعنی بوقت ضرورت تیمم جائز کیا گیا جو کہ
پہلی استوں کے لئے جائز نہ تھا) پانچویں میں تمام مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجا
گیا ہوں (بخلاف انبیاء سابقین کے کہ وہ خاص خاص قوموں کی طرف کسی خاص
اقلیم میں ایک محدود زمانہ تک کے لئے مبعوث ہوتے تھے) چھٹے یہ کہ مجھ پر انبیاء ختم
کر دیئے گئے (روایت کیا اس کو مسلم نے فضائل میں) ۲۔

حدیث نمبر ۱۲ | عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَنْبَقِ مِنَ النَّبُوءَةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتِ (رواہ
البخاری فی کتاب التبعیہ، ص ۳۳۱ ج ۱۲ علی هامش الفہم و مسلم)

ترجمہ ۱۔ "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے کہ اے لوگو! نبوت کا کوئی جزو سوائے اچھے خوابوں کے باقی نہیں (اس حدیث
کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے) ۲۔

اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ نبوت بالکلیہ ختم ہو چکی اور سلسلہ وحی منقطع ہو گیا
البتہ اجزائے نبوت میں سے ایک جزو مبشرات باقی ہے یعنی جو سچے خواب مسلمان

دیکھتے ہیں، یہ بھی نبوت کے اجزاء میں سے ایک جزو ہے جس کی تشریح بخاری ہی کی دوسری حدیث میں اس طرح آئی ہے کہ سچا خواب نبوت کا چھیا لیسواں جزو ہے۔
ایک شبہ اور اس کا ازالہ | عبرت کی جگہ ہے کہ ارشادات نبویہ کے ان بیانات کے بعد بھی سچا اس کے کہ مرزائی قلوب میں زلزلہ پڑ جاتا، اور وہ ایک متنبی کاذب کو چھوڑ کر سید الانبیاء کی نبوت کو اپنے لئے کافی سمجھ لیتے، ان کی جسارت اور تحریف میں دلیری اور بڑھتی جاتی ہے، وَكَذَلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَى قَلْبِ كُلِّ مَكْبُرٍ جَبَّارٍ۔

اور حدیث میں سلسلہ نبوت کے انقطاع پر یہ صاف ارشاد ہوتا ہے، اور اُدھر قادیانی دنیا میں خوشیاں منائی جاتی ہیں کہ اس سے بقاء نبوت ثابت ہو گیا
 اِنَّ هَذَا الشَّيْءُ عَجَابٌ۔

کہا جاتا ہے کہ اس حدیث میں بتلایا گیا ہے کہ نبوت کا ایک جزو باقی ہے جس سے نفس نبوت کا بقاء ثابت ہوتا ہے، جیسے پانی کا ایک قطرہ بھی باقی ہو تو پانی کو باقی کہا جاسکتا ہے، اسی طرح نبوت کے ایک جزو کا باقی ہونا خود نبوت کا باقی ہونا ہے۔ اہل دانش فیصلہ کریں کہ اس فلسفہ اور سائنس کے دور میں ایک مدعی نبوت کی طرف سے کہا جا رہا ہے، اُس کو حسبِ ضرورت اور کُل کا بدیہی امتیاز معلوم نہیں، وہ کسی شے کے ایک جزو موجود ہونے کو کُل کا موجود ہونا سمجھتے ہیں جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ نماز کے ایک جزو مثلاً اللہ اکبر کو پوری نماز اور وضو کے ایک جزو مثلاً ہاتھ دھونے کو پورا وضو کہا جائے، اسی طرح ایک لفظ اللہ کو پوری اذان اور ایک منٹ کے روزہ کو ادا سے روزہ کہا جائے۔

ہم کہتے ہیں کہ اگر قادیانی نبوت کی یہی برکات ہیں کہ کسی شے کے ایک جزو کے وجود کو کُل کا وجود قرار دیا جائے، اور جزو پر کُل کا اطلاق درست ہو جائے تو پھر ایک ایٹم کو پورا مکان کہنا بھی درست ہوگا، اور کھانے کے مہیں اجزاء میں سے ایک جزو نمک ہے تو نمک کو کھانا کہنا بھی روا ہوگا۔ نمک کو پلاؤ اور پلاؤ کو نمک کہا جائے تو کوئی غلطی نہ ہوگی۔ اور پھر تو شاید ایک تاکہ کو کپڑا کہنا بھی جائز ہوگا۔ اور ایک انگلی کے ناخن کو انسان اور ایک رسی کو پار پائی بھی کہا جائے اور ایک میخ کو کوڑا بھی۔ کیا خوب! نبوت ہو تو ایسی ہو کہ تمام ہی کو بدل ڈالے۔

پس اگر ایک اینٹ کو مکان اور نمک کو پلاؤ اور ایک تاکہ کو کپڑا اور ایک رسی کو چار پائی اور ایک میخ کو کوڑا نہیں کہہ سکتے تو نبوت کے چھالیسویں جزو کو بھی نبوت نہیں کہہ سکتے۔

رہی پانی کی مثال کہ اس کا ایک قطرہ بھی پانی ہی کہلاتا ہے اور پورا سمندر بھی پانی کہلاتا ہے۔ سو یہ ایک جدید مرزائی فلسفہ ہے کہ ان عقلمندوں نے پانی کے ایک قطرہ کو پانی کا ایک جزو سمجھ رکھا ہے، حالانکہ پانی کا ایک قطرہ بھی ایسا ہی مکمل پانی ہے جیسے ایک دریا۔ جو شخص علم کی اسجد سے بھی واقف ہے وہ جانتا ہے کہ پانی کے ہر قطرہ میں اجزائے مائیکرو پورے پورے موجود ہیں، فرق اتنا ہے کہ سمندر میں پانی کے اجزاء زیادہ ہیں، اور قطرہ میں کم مقدار میں موجود ہیں، مگر اس کا انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ایک قطرہ میں پانی کے دونوں اجزاء جن کو جدید ہیڈروجن اور آکسیجن کہا جاتا ہے موجود ہیں اس لئے پانی کے قطرات کو پانی کے اجزاء نہیں کہا جاسکتا بلکہ پانی کے اجزاء وہی ہیڈروجن اور آکسیجن ہیں، تو جس طرح تنہا ہیڈروجن کو بھی پانی کہنا غلط ہے اور تنہا آکسیجن کو بھی پانی کہنا غلط ہے، اسی طرح نبوت کے کسی جزو کو نبوت کہنا بھی غلط ہے، یہ محض لچر اور ناقابل ذکر بات ہے کہ نبوت کا ایک جزو باقی ہونے سے نبوت کا بقا ثابت کر ڈالا۔

نبوت بروز یہ یا ظنیہ وغیرہ | اس حدیث میں یہ بات زیادہ قابل لحاظ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انقطاع نبوت کے ذکر کے ساتھ صرف آپ کے بعد منقطع ہے | روایات صالحہ کے بقا کا ذکر فرمایا ہے اور کسی قسم کی نبوت کا نام نہیں لیا، جو اس بات کا بدیہی ثبوت ہے کہ آپ کے نزدیک نبوت کی کوئی قسم آپ کے بعد باقی نہیں رہی ورنہ ضروری تھا کہ نبوت کی جو قسم باقی رہنے والی ہو بجائے سچے خواب کے اس قسم کا ذکر فرمایا جاتا۔

اور اسی پر بس نہیں، بلکہ نبوت کے تمام اجزاء اور اقسام کے بالکل انقطاع کی خبر دے کر صرف ایک جزو یعنی روایات صالحہ کا استثناء فرمایا گیا ہے، اب انصاف کیجئے کہ اگر سوائے روایات صالحہ کے اور بھی کوئی جزو یا کوئی نوع یا کوئی قسم نبوت کی باقی رہنے والی تھی، تو اس کا استثناء کیوں نہیں فرمایا گیا؟

مرزا صاحب نے اپنی اسلام دشمنی پر پردہ ڈالنے کے لئے کبھی فرمایا کہ ختم نبوت کا مسئلہ تو میرا ایمان ہے مگر صرف تشرعی نبوت ختم ہوئی ہے، اور میری نبوت غیر تشرعی ہے۔ اور کبھی کہا کہ کلی نبوت ختم ہوئی ہے اور میری نبوت جزئی ہے۔ اور کبھی ارشاد ہوا کہ حقیقی نبوت ختم ہوئی ہے اور میری نبوت ظلی اور بروزی ہے۔ اور کبھی لکھا ہے کہ مستقل نبوت ختم ہوئی ہے اور میری نبوت غیر مستقل ہے۔

غرض ان متعارض اور متہانت اقوال کو اختیار کر کے مرزا صاحب نے سمجھا ہے کہ ہماری نبوت بھی سیدھی ہو گئی، اور مسلمانوں کے سامنے یہ کہنے کی بھی جگہ باقی رہی کہ قرآن و حدیث کے صریح حکم یا امت کے اجماعی عقیدہ ختم نبوت کے منکر نہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ اس حدیث نے مرزا صاحب کے سارے منصوبے خاک میں ملا دیے ہیں۔ کیونکہ اگر ہم تھوڑی دیر کے لئے فرض کر لیں کہ ظلی و بروزی وغیرہ جو قسم نبوت کی مرزا صاحب نے ایجاد کی ہے وہ واقعی نبوت کی ایک قسم ہے، اس حدیث میں اس کے بھی انقطاع کی خبر بصراحت موجود ہے۔ کیونکہ اس میں اجزاء و انوار نبوت میں سے روئے صالحہ کے سوا کچھ مستثنیٰ نہیں فرمایا گیا۔ پس اگر ظلی و بروزی وغیرہ بھی نبوت کی قسمیں ہیں تو وہ بھی اس حدیث کی زوے منقطع و ختم ہو چکیں، اور مرزا صاحب کو ان متعارض اقوال اور نئی نئی قسم کی نبوتیں تراشنے کے بعد بھی کچھ ہاتھ نہ آیا۔

حدیث نمبر ۱۳ | عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ

الْبِتَّارَةَ وَرَأْسَهُ مَعْصُوبٌ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَالنَّاسُ صَفُوفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنِّي مُبَشِّرَاتِ الشُّبُوحِ إِلَّا الرُّؤْيَاءُ الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ يُرَى لَهُ (رواه مسلم والنسائي وغيره)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرضِ وفات میں دروازہ کا پردہ کھولا، آپ کا سر مبارک بوجہ مرض کے بندھا ہوا تھا، اور لوگ حضرت صدیق اکبرؓ کے پیچھے صفیں باندھے کھڑے تھے، آپ نے ارشاد فرمایا کہ نبوت میں کوئی جزو باقی نہیں رہا، مگر اچھے خواب جو مسلمان دیکھتے ہیں، یا اس کے لئے کوئی اور دیکھے (روایت کیا اسکی مسلم اور نسائی نے) :

حدیث نمبر ۱۴ | عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أَخِيرُ الْأَنْبِيَاءِ وَمَسْجِدِي أَخِيرُ الْمَسَاجِدِ (رواه مسلم صفحه ۴۴۶ جلد ۱ ، د النسائی ولفظه خَاتِمُ الْأَنْبِيَاءِ وَخَاتِمُ الْمَسَاجِدِ) .

ترجمہ :- " حضرت عبد اللہ بن ابراہیم بن قارظ فرماتے ہیں کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے ابو ہریرہؓ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں آخر الانبیاء ہوں اور میری مسجد آخر المساجد ہے ، (اس حدیث کو مسلم نے صفحہ ۴۴۶ جلد اول میں اور نسائی نے روایت کیا ہے ۔ نسائی کے الفاظ میں بجائے آخر الانبیاء اور آخر المساجد کے خاتم الانبیاء اور خاتم المساجد واقع ہوا ہے) اور ہر ذمہ صریحاً معنی واحد ہیں ، جیسا کہ اسی رسالہ میں مفصل گزر چکا ہے ۔

تنبیہ :- حدیث میں خاتم المساجد سے مراد خاتم مساجد الانبیاء ہے ، جیسا کہ ایک دوسری حدیث میں خود یہی لفظ موجود ہے ، جس کو ائمہ حدیث دہلیؒ ، ابن نجارؒ ، بزارؒ وغیرہ نے حضرت عائشہؓ سے بایں الفاظ روایت کیا ہے :-

أَنَا خَاتِمُ الْأَنْبِيَاءِ وَمَسْجِدِي خَاتِمُ مَسَاجِدِ الْأَنْبِيَاءِ (کنز الدقائق)

" میں خاتم الانبیاء ہوں اور میری مسجد مساجد انبیاء کی خاتم اور آخر ہے ۔

حاصل یہ ہے کہ آپ کے بعد نہ کوئی نبی پیدا ہوگا اور نہ کسی نبی کی اور مسجد بنے گی ۔

ایک لطیفہ :- مرزائی دنیا میں صحیح مسلم کی حدیث کے الفاظ دیکھ کر خوشیاں منائی گئیں کہ اس نے ختم نبوت کے مسئلہ میں شریف کا راستہ نکال دیا ، کیونکہ خاتم المساجد کے معنی باتفاق یہ نہیں ہو سکتے کہ آپ کے بعد کوئی مسجد نہیں بنے گی ، کیونکہ یہ واقعات کے خلاف ہے ، اسی طرح خاتم الانبیاء کے معنی بھی یہ نہیں ہوں گے کہ آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا ۔

لیکن دہلیؒ ، ابن نجارؒ اور بزارؒ کے حوالہ سے حضرت عائشہؓ کی جو حدیث ابھی پیش کی گئی ہے کہ خاتم المساجد کے معنی خاتم مساجد الانبیاء ہیں ، اس نے ان کے تمام منصوبے خاک میں ملا دیئے ۔

حدیث نمبر ۱۵ | عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَمِّي لَنَا نَفْسَهُ أَسْمَاءً فَقَالَ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَالْمَقْفِيُّ

(الحديث، رواه مسلم صفحة ۲۶۱ جلد ۲۔)

ترجمہ :- حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ روایت فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اسمائے شریفہ ہم سے بیان فرمایا کرتے تھے، چنانچہ آپؐ نے فرمایا میں محمد ہوں اور احمد اور مقفیؑ بھی ہوں (اس حدیث کو امام مسلمؒ نے روایت فرمایا ہے)۔
امام نوویؒ نے اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے لفظ مقفی کے معنی شریعت سے نقل کئے ہیں کہ مقفی بمعنی عاقب ہے، اور عاقب کے معنی خود نص حدیث میں آخر الانبیاء بیان فرمائے ہیں، جیسا کہ حدیث نمبر ۱۴ میں گذرا ہے۔ اور ابن الاعرابی نے مقفی کا ترجمہ ہوا المتبعم للانبیاء کیا ہے، جس کے معنی بھی یہی آخر الانبیاء ہوتے ہیں۔ اس لئے نوویؒ نے دونوں قول نقل کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ فظہران المقفی ہوا الآخر، یعنی ثابت ہوا کہ مقفی کے معنی آخر کے ہیں، اور اس لئے حدیث کا حامل مطلب یہ ہوا کہ میں آخر الانبیاء ہوں۔

حدیث نمبر ۱۶ | عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ فَيَقُولُ لَهُمْ عِيسَىٰ إِذْ هَبُوا إِلَيَّ غَيْرِي إِذْ هَبُوا إِلَيَّ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ يَا مُحَمَّدُ، أَنْتَ رَسُولُ

اللَّهِ وَخَاتِمُ النَّبِيِّينَ (رواه البخاری صفحہ ۲۶۸ ج ۲ و مسلم ص ۱۰۱)
ترجمہ :- حضرت ابو ہریرہؓ سے ایک طویل حدیث کہ ذیل میں روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب لوگ حضرت عیسیٰؑ سے قیامت کے روز شفاعت کے لئے عرض کریں گے تو وہ کہیں گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ، لوگ میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ اے محمدؐ! آپ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں (ال آخر الحدیث)، روایت کیا اس کو بخاری نے صفحہ ۲۶۸ ج ۲ میں اور مسلم نے صفحہ ۱۱۱ جلد اول میں۔

حدیث نمبر ۱۷ | عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ (رواه البخاری

فصیحہ - مشکوٰۃ المصابیح باب قرب القيامة

ترجمہ ۱۔ حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (انگشت شہادۃ اور بیچ کی انگلی کو ملا کر) فرمایا کہ میں اور قیامت دونوں اس طرح ملے ہوئے بھیجے گئے ہیں جس طرح یہ دونوں انگلیاں ملی ہوئی ہیں۔

باتفاق علمائے حدیث اس سے مراد یہ ہے کہ آپ کے اور قیامت کے درمیان کوئی جدید نبی پیدا نہ ہوگا اور قیامت آپ کے ساتھ ملی ہوئی آنے سے یہی مراد ہو سکتی ہے۔ ورنہ حدیث کا خلاف واقعہ ہونا لازم آتا ہے کہ آپ کی پیدائش تقریباً چودہ سو برس ہو چکے اور اب تک قیامت کا پتہ نہیں۔

اور دوسری احادیث میں آپ کے ساتھ قیامت کے متصل ہونے کا یہی مطلب خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے جیسا کہ ختم النبوة فی القرآن (آیت نمبر ۶۱ کے تحت) صفحہ ۱۷۸ میں حضرت ابو زمرہؓ کی طویل حدیث کا ایک حصہ نقل ہو چکا ہے جس کے چند جملے یہ ہیں۔

وہ ناکہ جس کو تم نے خواب میں دیکھا اور	وَأَمَّا النَّاقَةُ الَّتِي رَأَيْتَهَا أَبْغَتْهَا
یہ کہ میں اس کو چلا رہا ہوں وہ قیامت جو میرے	فِي السَّاعَةِ عَلَيْنَا نَقُومُ لَا نَبِيَّ
قائم ہوگی، کیونکہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا،	بَعْدِي وَلَا أُمَّةٌ بَعْدَ أُمَّتِي .
اور نہ میری امت کے بعد کوئی امت۔	(ابن کثیر ص ۳۹ ج ۹)

اس میں بوضاحت معلوم ہو گیا کہ قیامت کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ملے ہوئے آنے کے یہی معنی ہیں کہ آپ کے اور قیامت کے درمیان نہ کوئی نبی ہوگا نہ کوئی دوسری امت۔

حدیث نمبر ۱۸ | عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ فِي الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ مُخَدِّثُونَ فَإِنْ تَكُنْ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَعَسَىٰ أَنْ يَكُونَ الْخَطَّابُ (رواہ مسلم والنسائی والبیہقی والحمد)

ترجمہ ۲۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم سے پہلے امتوں میں محدث ہو کر تھے، اگر میری امت میں بھی ان میں سے کوئی ہو سکتا ہے تو وہ عمرہ میں (اس حدیث کو مسلم اور نسائی اور ابویعلیٰ اور امام احمد نے روایت فرمایا ہے)

حدیث نمبر کے تحت محدث کے معنی اور مضمون حدیث کا مطلب مفصل گزر چکا ہے ۔

حدیث نمبر ۱۹ | عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْأَخِيرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْنَ أَنَّهُمْ أَوْثَقُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُذِينَانَا مِنْ بَعْدِهِمْ الْحَدِيثُ (رواه البخاری ومسلم والنسائی من الكنز ج ۲ ص ۶) ومثله عند أبي نعیم فی الدلائل صفحہ ۹ ۔

ترجمہ ۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم سب آخر میں اور قیامت میں سب سے سابق ہوں گے ، صرف اتنی بات ہے کہ ہم سابقہ کو کتاب ہم سے پہلے دی گئی اور میں اُن کے بعد ملی (روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم اور نسائی نے (کنز ج ۲ ص ۶) اور ابو نعیم نے دلائل نبوت ص ۱۰ میں بعینہ ہی حدیث نقل کی ہے ۲۔

صحیح مسلم میں ابواب الجمعہ میں اس حدیث کو چار طریق سے روایت کیا ہے ۔
حدیث نمبر ۲۰ | عَنْ حُذَيْفَةَ مِثْلَهُ وَلَفْظُهُ نَحْنُ الْأَخِيرُونَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا وَالْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (رواه مسلم ج ۲ ص ۲۸۷)
ترجمہ ۱۔ حضرت حذیفہؓ سے بھی یہی مضمون مسلم نے روایت کیا ہے ، اس کے الفاظ یہ ہیں کہ ہم دنیا میں سب سے آخری امت ہیں اور قیامت میں سب سے پہلے ہوں گے ۲۔

صحیحین کے علاوہ، وہ احادیث جن کو ائمہ حدیث نے صحیح کہا ہے؛

حدیث نمبر ۲۱ | عَنْ حَدِيثِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ دَجَالُونَ سَبْعَةٌ وَعِشْرُونَ مِنْهُمْ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ

وَأَنِّي خَاتِمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي (رواه احمد والطبرانی و

اسنادہ جید والیحاوی فی مشکل الآثار ص ۱۲ ج ۲)

ترجمہ :- حضرت زلیفہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری

امت میں سترائیس کذاب دجال ہوں گے، جن میں سے چار عورتیں ہوں گی،

حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا اس کو امام احمد اور طبرانی نے
 باسناد جید روایت کیا ہے اور اسی طرح روایت کیا اس کو طحاوی نے مشکل الآثار ج ۴ میں ۶۰
 اس سے پہلے ایک حدیث گزر چکی ہے جس میں تین دجالوں کا ذکر ہے، اس میں
 ستائیس مذکور ہیں، مگر ان میں کوئی تعارض نہیں ہو سکتا ہے اول آپ کو ستائیس
 کا علم ہوا ہو پھر تیس کا ہونا معلوم ہوا۔

حدیث نمبر ۲۲ | عَنْ عَلِيٍّ قَالَ وَجَعْتُ وَجَعًا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمْتُ فَأَتَانِي فِي مَقَامِهِ وَقَامَ يُصَلِّي وَاللَّيْلُ عَلَى طَرَفِ ثَوْبِهِ
 ثُمَّ قَالَ بَرِئْتُ يَا بَنِي طَالِبٍ فَلَا بَأْسَ عَلَيْكَ مَا سَأَلْتُ بِاللَّهِ
 فِي شَيْءٍ إِلَّا سَأَلْتُ لَكَ مِثْلَهُ وَلَا سَأَلْتُ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَانِيهِ
 غَيْرَ أَنَّهُ قِيلَ لِي أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي فَقُمْتُ كَأَنِّي مَا امْتَلَيْتُ رِوَا
 ابْنُ جَرِيرٍ وَابْنُ شَاهِينَ فِي السَّنَةِ وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَابْنُ نَعِيمٍ

فِي فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ كَذَا فِي الْكُنُزِ

ترجمہ ۱۔ ”حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے سخت درد ہوا، میں آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے مجھے اپنی جگہ کھڑا کر دیا، اور خود
 نماز پڑھنے لئے کھڑے ہو گئے، اور آپ نے کپڑے کا ایک کنارہ میرے اوپر ڈال دیا،
 پھر فرمایا کہ اے علی! تم شفا یاب ہو گئے، اب تم میں کوئی مرض نہیں رہا۔ جو کچھ تم
 اللہ سے میرے لئے دعا کرو گے، میں تمہارے لئے وہی دعا کروں گا، اور میں جو کچھ
 دعا کروں گا اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا، اس کے سوا کہ مجھ سے کہہ دیا گیا ہے کہ میرے
 بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا، (اس لئے تمہارے لئے بھی نبوت کی دعا نہیں کر سکتا)
 حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں وہاں سے ایسا ندرست ہو کر اٹھا کہ گویا
 پیار تھا ہی نہیں (روایت کیا اس کو ابن جریر نے اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے،
 نیز روایت کیا ابن شاذان نے سنت میں اور طبرانی نے معجم اوسط میں اور ابونعیم
 نے فضائل صحابہ میں) (از کترالعمال)

حدیث نمبر ۲۳ | عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَا أَبَا ذَرٍّ أَذَلَّ الْأَنْبِيَاءُ أَدَمُ وَآخِرُهُ مُحَمَّدٌ رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ

فی صحیحہ والبولعیم فی الحلیۃ وابن عساکر والحکیم الترمذی
(من الکتر من ۶ ج ۶) واخرجه ابن حبان فی تاریخہ فی السنۃ
العاشرة ص ۶۹ قلی

ترجمہ :- " حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب
انبیاء میں پہلے آدم علیہ السلام ہیں اور سب کے آخر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔
(روایت کیا اس حدیث کو ابن حبان نے اپنی کتاب صحیح میں، نیز اپنی تاریخ میں سنہ
کے احوال کے تحت قلی ص ۶۹ پر اور ابولعیم نے علیہ میں اور ابن عساکر و حکیم ترمذی
وغیرہ نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے (دیکھو کنز العمال صفحہ ۶۱۲ ج ۶) اور حسانہ
ابن عجر نے بھی نسخ الباری میں اس کی تصحیح کی ہے)

حدیث نمبر ۲۲ | وَعَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرَى أَنْ تَكُونَ يَمْنَزِلَةً هَارُونَ مِنْ
مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَ
الطبرانی فی الکبیر کنز فی الکنز، ص ۱۵۲ ج ۶

ترجمہ :- " حضرت مالک ابن حورثؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ
سے فرمایا کہ کیا تم اس کو پسند نہیں کرتے کہ تم ایسے ہو جیسے ہارونؑ موسیٰ کے ساتھ
تھے، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ (اس حدیث کو حاکم نے مستدرک میں نقل
کر کے تصحیح کی ہے اور طبرانی نے معجم کبیر میں بھی روایت کیا ہے۔ حدیث کا مطلب اور
تحقیق مفصل پہلے گزر چکی ہے)

حدیث نمبر ۲۵ | عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا
مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمُقْتَى وَالْحَاشِي وَالْمَاسِي وَالْخَاتِمُ
وَالْعَاقِبُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ سَعْدٍ وَالطبرانی وَالْحَاكِمُ (من الکنز)

ترجمہ :- " حضرت نافعؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
میں محمد ہوں، اور احمد، مقتی، حاشی، ماسی، خاتم اور عاقب (روایت کیا
اس کو امام احمد نے مسند میں اور ابن سعد و طبرانی نے اور حاکم نے اس کو مستدرک
میں درج کر کے تصحیح فرمائی، (من الکنز)

مُرَادِ حَدِيثِ کی یہ ہے کہ یہ سب میرے نام ہیں۔ مقفی اور عاقب کے معنی پہلے گزر چکے ہیں کہ خاتم الانبیاء کو کہا جاتا ہے۔ اسی طرح "حاشرہ" کے معنی بھی یہی ہیں کہ آپ کے بعد ہی حشر و قیامت قائم ہو جائے گی، کوئی نبی اور نہ پیدا ہوگا۔ اور ماحی کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعہ سے کفر کو مٹائے گا۔

حدیث نمبر ۲۶ | عَنْ عَوْتِ بْنِ مَالِكٍ مَرْفُوعًا قَوْلَهُ لَا نَا الْحَاشِيَّةُ وَآنَا الْعَاقِبَةُ وَآنَا الْمَقْفِيُّ (رداء رطب وک من الکند)

ترجمہ:- "حضرت عوت بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کا قسم میں حاشر اور عاقب اور مقفی ہوں (روایت کیا اس کو طبرانی نے اور حاکم نے مستدرک میں درج کر کے تصحیح کی ہے)۔"

ابھی گزر چکا ہے کہ حاشر، عاقب، مقفی تینوں کی مراد ایک ہے، یعنی آخر الانبیاء۔

حدیث نمبر ۲۷ | عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوعًا فِي حَدِيثِهِ طَوِيلٌ فِي الْمُحْشَرِ يَقُولُ قَوْمٌ نُوحٍ وَأَنَا عَلِيٌّ هَذَا يَا أَحْمَدُ أَنْتَ وَأُمَّتُكَ أَخِرُ الْأُمَمِ (رداء الحاکم فی المستدرک کذا فی الکند)

ترجمہ:- "حضرت وہب بن منبہ حضرت ابن عباسؓ سے ایک طویل حدیث کے ذیل میں روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن حضرت نوحؑ کی امت کہے گی کہ اے احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا؟ حالانکہ آپ اور آپ کی امت آخر الامم ہے (اس کو حاکم نے مستدرک میں درج کر کے صحت کا حکم کیا ہے)۔"

حدیث نمبر ۲۸ | عَنْ الْحَسَنِ عَنْ سَبْعَةٍ رَهْطٍ شَهِدُوا بَدْرًا كُلُّهُمْ رَفَعُوا الْحَدِيثَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ (رداء الحاکم فی المستدرک)

ترجمہ:- "حضرت حسنؓ ساتھ صحابہ سے جو غزوہ بدر کے شرکاء ہیں سے تھے مرفوعاً اسی مضمون کو نقل کرتے ہیں جو اس سے پہلی حدیث میں حضرت ابن عباسؓ کی روایت سے نقل کیا گیا ہے (حاکم نے مستدرک میں روایت کر کے صحت کا حکم کیا ہے)۔"

لے ایک معاملہ کی طرف اشارہ ہے جو ابتدائے حدیث میں مذکور ہے ۱۲۰ نمبر

حدیث نمبر ۲۹ | عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَرْثُوعًا إِلَى خَاتِمِ الْفِ نَبِيِّ أَوْ أَكْثَرَ رِوَاةِ
الْحَاكِمِ فِي الْمُسْتَدْرَكِ مِنَ الْكُتُبِ (ج ۶)

ترجمہ :- "حضرت ابوسعیدؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ میں ایک ہزار انبیاء کا ختم کرنے والا ہوں یا کچھ زیادہ کا (حاکم نے مستدرک میں نقل کر کے تصحیح فرمائی ہے)۔"

حدیث نمبر ۳۰ | عَنْ عِزِّبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ عَبْدُ اللَّهِ وَخَاتِمُ النَّبِيِّينَ رِوَاةُ الْبَيْهَقِيِّ وَالْحَاكِمِ وَصَدَقَهُ (كَذَلِكَ فِي الدَّر المنثور ص ۵ ج ۵)

ترجمہ :- "حضرت عزرباض بن ساریہؓ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور تمام انبیاء کا خاتم اور آخر (اس کو بیہقی نے روایت کیا) اور حاکم نے مستدرک میں روایت کر کے تصحیح فرمائی۔ (ازد و مشور)۔"

حدیث نمبر ۳۱ | عَنْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ فِي قِصَّةِ طَوِيلَةٍ لَهُ حِينَ جَاءَتْ عَشِيرَتُهُ يَطْلُبُونَهُ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أَسْلَمَ فَقَالُوا لَهُ إِمْنٌ مَعَنَا يَا زَيْدُ فَقَالَ مَا أُرِيدُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَلًا وَلَا غَيْرِهِ أَحَدًا اتَّقَالُوا يَا مُحَمَّدُ إِنَّا مُعْطَوُكَ بِهَذَا الْعِلَامِ دِيَارٍ قَسَمَ مَا شِئْتَ فَإِنَّا حَامِلُوهُ إِلَيْكَ فَقَالَ أَسْأَلُكُمْ أَنْ تَشْهَدُوا أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي خَاسِمٌ أَنْبِيَائِهِمْ دُرُسِهِمْ وَأَرْسِلُهُمْ مَعَكُمْ الْحَدِيثُ (اخرجه الحاكم مفصلاً ورسد قصته في مستدرک ص ۳۱ ج ۳)

ترجمہ :- "حضرت زید بن حارثہؓ اپنے اسلام لانے کا ایک طویل اور دلچسپ قصہ بیان فرما کر آخر میں فرماتے ہیں کہ جب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر مسلمان ہو گیا تو میرا قبیلہ مجھے تلاش کرتا ہوا آپ کی خدمت میں پہنچا اور مجھے آپ کے پاس دیکھ کر کہا اے زید! اٹھو اور ہمارے ساتھ چلو، میں نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدلہ میں ساری دنیا کو کچھ نہیں سمجھتا اور نہ آپ کے سوا کسی کا ارادہ رکھتا ہوں۔ پھر انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب کر کے

کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ! ہم آپ کو اس لڑکے کے بدلہ میں بہت سی دینیں (اموال) دینے کے لئے تیار ہیں، جو آپ چاہیں سسرادیں، ہم ادا کر دیں گے (مگر اس لڑکے کو ہمارے ساتھ بھیج دیجئے)۔

آپ نے فرمایا کہ میں تم سے صرف ایک چیز مانگتا ہوں، وہ یہ ہے کہ شہادت دو اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی قابلِ عبادت نہیں، اور یہ کہ میں رسولوں کا ختم کرنے والا ہوں (جب تم یہ گواہی دو گے) میں اس لڑکے کو تمہارے ساتھ کر دوں گا (الحديث)۔
روایت کیا اس کو حاکم نے مستدرک ۳۱۴ ج ۳ میں ۵۱

فائدہ :- اس حدیث میں یہ بات قابلِ لحاظ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیدہ ختم نبوت کو کلمہ شہادت کی طرح ایمان کا جزو و مسترار دیا ہے۔

حدیث نمبر ۳۲ [عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ جَاءَ عُمَرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي مَرَرْتُ بِأَخِي مِنْ قَرْيَظَةَ فَكَتَبَ لِي جَوَامِعَ مِنَ التَّوْرَةِ لَا غَرْضَ لَهَا عِنْدَكَ فَتَغَيَّرَ وَحَبُّهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بَيْنَ يَدَيْهِ لَوَأْصَبَ فِيكُمْ مُوسَى ثُمَّ اتَّبَعْتُمُوهُ لَضَلَلْتُمْ إِنَّكُمْ حَظَلْتُمْ مِنَ الْأُمَمِ أَنَا حَظَلْتُ مِنَ النَّبِيِّينَ رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي مَسْنَدِهِ كَذَا فِي الدَّر المنثور للسيوطي، ص ۴۸ ج ۲)۔

ترجمہ :- حضرت عبداللہ بن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں بنی قریظہ میں اپنے ایک بھائی کے پاس گذرا، اس نے تورات سے کچھ جامع کلمات لکھ کر مجھے دیئے ہیں تاکہ وہ آپ کے سامنے پیش کروں۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک بدل گیا، اور فرمایا کہ اس ذاتِ قدوس کی قسم ہے جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے، اگر خود موسیٰؑ بھی تمہارے اندر آ جائیں اور تم اُس وقت اُن کی اتباع کرنے لگو تو تم گمراہ ہو جاؤ کیونکہ تم تمام امتوں سے صرف میرا حصہ ہو، اور تمام انبیاء میں سے صرف میں تمہارا حصہ ہوں۔ (اس کو امام احمد نے مسند میں روایت کیا ہے) (ازد منشور ص ۴۸ ج ۲)۔
نیز اس کو حاکم نے روایت کیا ہے (کذا فی اکثر ص ۵۱ ج ۱)۔

فائدہ ۱۔ اس حدیث میں حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حصر کر کے بتلادیا ہے کہ نہ اس امت کے لئے اور کوئی نبی ہو سکتا ہے اور نہ یہ امت کسی اور نبی کی امت بن سکتی ہے۔

حدیث نمبر ۲۲ | عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَنَّ الرِّسَالَةَ وَالنَّبُوَّةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِي

وَلَا نَبِيٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَقَالَ ابْنُ

كثير في تفسيره ج ۸ أخرجه أحمد أيضاً

ترجمہ ۲۔ حضرت انس بن مالک روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی، پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ نبی،

(اس حدیث کو ترمذی نے روایت کر کے فرمایا ہے کہ حدیث صحیح ہے اور ابن کثیر نے اپنی

تفسیر ج ۸ میں فرمایا ہے کہ اس کو امام احمد نے اپنی مسند میں بھی روایت کیا ہے)

فائدہ ۲۔ اس حدیث میں لفظ نبی اور رسول کو علیحدہ علیحدہ بیان کر کے یہ بھی بتلادیا گیا

ہے کہ نہ کوئی تشریفی نبی آپ کے بعد ہوگا نہ غیر تشریفی، کیونکہ ہم اس رسالہ کے پہلے حصہ

کے شروع میں لکھ چکے ہیں کہ جہور کے نزدیک رسول صاحب شریعت نبی کو کہا جاتا

ہے۔ اور نبی عام ہے، صاحب شریعت جدیدہ ہو یا پہلی شریعت کا متبع۔

حدیث نمبر ۲۳ | عَنْ أُمِّ كُرَيْشٍ الْكُوفِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَبَقِيَّتِ الْمُبَشِّرَاتُ رَوَاهُ

ابن ماجه في سننه ج ۲۸۷ وأحمد والطبرانی وصححه ابن

خزيمة كذا في الكثر

ترجمہ ۳۔ حضرت ام کرز کعبیہ منقرانی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

سنا ہے کہ آپ فرما رہے تھے کہ نبوت ختم ہو گئی صرف مبشرات باقی رہ گئے (اس کو ابن ماجہ

نے اپنی سنن ج ۲۸۷ میں اور امام احمد نے مسند میں اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور

ابن خزيمة نے اس کو روایت کر کے فرمایا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے (کذا فی اکثر)

اس حدیث میں بھی مبشرات سے اچھے خواب مراد ہیں جس کی تفصیل ابھی گزری ہے۔

حدیث نمبر ۲۴ | عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ أَنَا أَخِيرُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْتُمْ أَخِيرُ الْأُمَمِ

رداء ابن ماجہ فی سننہ مک ۲ باب فتنۃ الدجال وابن خزيمة
والحاکم والضیاء من منتخب الکتر، ص ۴۷ (۶۷)

ترجمہ ۱۔ حضرت ابو امامہ باہلیؓ نے ایک طویل حدیث کے ذیل میں روایت کیا کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آخر الانبیاء ہوں اور تم سب سے آخری امت ہو
(دیکھو ابن ماجہ صفحہ ۳۰۷ باب فتنۃ الدجال اور منتخب الکتر صفحہ ۴۱ جلد ۶ میں اس

حدیث کو بحوالہ صحیح ابن خزيمة اور حاکم اور ضیاء نے بھی روایت کیا ہے)؛
حدیث نمبر ۳۶ | عَنْ أَبِي ابْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ
التمثيل باللينة الخاتمة وفي آخره فَأَخَاتِمُ النَّبِيِّينَ مَوْضِعَ
تِلْكَ اللَّيْنَةِ (رداء احمد والترمذی وقال الترمذی هذا
حدیث حسن صحیح غریب)

ترجمہ ۲۔ حضرت اُبی بن کعبؓ نے مذکورہ بالا حدیث جس میں نبوت کو آپؐ نے ایک
عظیم الشان محل کے ساتھ اور انبیاء عظیم السلام کو اس کی انیٹوں کے ساتھ تشبیہ
دی ہے مفصل الفاظ نقل کرنے کے بعد یہ الفاظ نقل کئے ہیں کہ ”میں خاتم النبیین
ہوں اور درجہ میرا انبیاء میں ایسا ہے جیسا اس محل میں آخری اینٹ کا“ (روایت کیا
اس کو ترمذیؒ اور امام احمدؒ نے اور ترمذیؒ نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے)؛
یہ چھتیس احادیث ختم نبوت کے ثبوت میں محدثین کی اصطلاح کے مطابق
صحیح احادیث ہیں جو حدیث کے اقسام میں سب سے قوی حجت سمجھی جاتی ہیں۔

صحیحین کے علاوہ، وہ احادیث جن کو ائمہ حدیث نے صحیح کہا ہے؛

حدیث نمبر ۲۱ | عَنْ حَدِيثِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ دَجَالُونَ سَبْعَةٌ وَعِشْرُونَ مِنْهُمْ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ

وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي (رواه احمد والطبرانی و

اسنادہ جید والطحاوی فی مشکل الآثار ص ۱۲ ج ۲)

ترجمہ :- حضرت زلیفہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری

امت میں سترائیس کذاب دجال ہوں گے، جن میں سے چار عورتیں ہوں گی،

حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا اس کو امام احمد اور طبرانی نے
 باسناد جید روایت کیا ہے اور اسی طرح روایت کیا اس کو طحاوی نے مشکل الآثار ج ۴ میں ۶۰
 اس سے پہلے ایک حدیث گزر چکی ہے جس میں تین دجالوں کا ذکر ہے، اس میں
 ستائیس مذکور ہیں، مگر ان میں کوئی تعارض نہیں ہو سکتا ہے اول آپ کو ستائیس
 کا علم ہوا ہو پھر تیس کا ہونا معلوم ہوا۔

حدیث نمبر ۲۲ | عَنْ عَلِيٍّ قَالَ وَجَعْتُ دَجَعًا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمْتُ فَأَتَانِي فِي مَقَامِهِ وَقَامَ يُصَلِّي وَالْفُؤُوسُ عَلَى طَرَفِ ثَوْبِهِ
 ثُمَّ قَالَ بَرِئْتُ يَا بَنِي آدَمَ فَلَا بَأْسَ عَلَيْكَ مَا سَأَلْتُ بِاللَّهِ
 فِي شَيْءٍ إِلَّا سَأَلْتُ لَكَ مِثْلَهُ وَلَا سَأَلْتُ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَانِيهِ
 غَيْرَ أَنَّهُ قِيلَ لِي أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي فَقُمْتُ كَأَنِّي مَا امْتَلَيْتُ رِوَا
 ابْنُ جَرِيرٍ وَابْنُ شَاهِينَ فِي السَّنَةِ وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَابْنُ نَعِيمٍ

فِي فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ كَذَابُ الْكُتُبِ

ترجمہ ۱۔ ”حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے سخت درد ہوا، میں آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے مجھے اپنی جگہ کھڑا کر دیا، اور خود
 نماز پڑھنے لئے کھڑے ہو گئے، اور آپ نے کپڑے کا ایک کنارہ میرے اوپر ڈال دیا،
 پھر فرمایا کہ اے علی! تم شفا یاب ہو گئے، اب تم میں کوئی مرض نہیں رہا۔ جو کچھ تم
 اللہ سے میرے لئے دعا کرو گے، میں تمہارے لئے وہی دعا کروں گا، اور میں جو کچھ
 دعا کروں گا اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا، اس کے سوا کہ مجھ سے کہہ دیا گیا ہے کہ میرے
 بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا، (اس لئے تمہارے لئے بھی نبوت کی دعا نہیں کر سکتا)
 حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں وہاں سے ایسا ندرست ہو کر اٹھا کہ گویا
 پیار تھا ہی نہیں (روایت کیا اس کو ابن جریر نے اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے،
 نیز روایت کیا ابن شاذان نے سنت میں اور طبرانی نے معجم اوسط میں اور ابونعیم
 نے فضائل صحابہ میں) (از کترالعمال)

حدیث نمبر ۲۳ | عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَا أَبَا ذَرٍّ أَذَلَّ الْأَنْبِيَاءُ أَدَمُ وَآخِرُهُ مُحَمَّدٌ رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ

فی صحیحہ والبولعیم فی الحلیۃ وابن عساکر والحکیم الترمذی
(من الکتر من ۶ ج ۶) واخرجه ابن حبان فی تاریخہ فی السنۃ
العاشرة ص ۶۹ قلی

ترجمہ :- " حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب
انبیاء میں پہلے آدم علیہ السلام ہیں اور سب سے آخر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔
(روایت کیا اس حدیث کو ابن حبان نے اپنی کتاب صحیح میں، نیز اپنی تاریخ میں سنہ
کے احوال کے تحت قلی ص ۶۹ پر اور ابولعیم نے علیہ میں اور ابن عساکر و حکیم ترمذی
وغیرہ نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے (دیکھو کنز العمال صفحہ ۶۱۲ ج ۶) اور حافظ
ابن حجرؒ نے بھی فتح الباری میں اس کی تصحیح کی ہے)

حدیث نمبر ۲۲ | وَعَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرَى أَنْ تَكُونَ يَمْنَزَلَةً هَارُونَ مِنْ
مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَ
الطبرانی فی الکبیر کنز فی الکتر، ص ۵۴ ج ۶

ترجمہ :- " حضرت مالک ابن حویرثؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ
سے فرمایا کہ کیا تم اس کو پسند نہیں کرتے کہ تم ایسے ہو جیسے ہارونؑ موسیٰ کے ساتھ
تھے، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ (اس حدیث کو حاکم نے مستدرک میں نقل
کر کے تصحیح کی ہے اور طبرانی نے معجم کبیر میں بھی روایت کیا ہے۔ حدیث کا مطلب اور
تحقیق مفصل پہلے گزر چکی ہے)

حدیث نمبر ۲۵ | عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا
مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمُقْتَى وَالْحَاشِي وَالْمَاسِي وَالْخَاتِمُ
وَالْعَاقِبُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ سَعْدٍ وَالطبرانی وَالْحَاكِمُ (من الکتر)

ترجمہ :- " حضرت نافعؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
میں محمد ہوں، اور احمد، مقتی، حاشی، ماسی، خاتم اور عاقب (روایت کیا
اس کو امام احمدؒ نے مسند میں اور ابن سعدؒ اور طبرانیؒ نے اور حاکم نے اس کو مستدرک
میں درج کر کے تصحیح فرمائی، (من الکتر)

مُرَادِ حَدِيثِ کی یہ ہے کہ یہ سب میرے نام ہیں۔ مقفی اور عاقب کے معنی پہلے گزر چکے ہیں کہ خاتم الانبیاء کو کہا جاتا ہے۔ اسی طرح "حاشرہ" کے معنی بھی یہی ہیں کہ آپ کے بعد ہی حشر و قیامت قائم ہو جائے گی، کوئی نبی اور نہ پیدا ہوگا۔ اور ماحی کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعہ سے کفر کو مٹائے گا۔

حدیث نمبر ۲۶ | عَنْ عَوْتِ بْنِ مَالِكٍ مَرْفُوعًا قَوْلَ اللَّهِ لَا نَأْتِي الْحَاشِيَةَ وَأَنَا الْعَاقِبُ وَأَنَا الْمَقْفِيُّ (رداء رطب وک من الکندر)

ترجمہ:- "حضرت عوت بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کا قسم میں حاشر اور عاقب اور مقفی ہوں (روایت کیا اس کو طبرانی نے اور حاکم نے مستدرک میں درج کر کے تصحیح کی ہے)۔"

ابھی گزر چکا ہے کہ حاشر، عاقب، مقفی تینوں کی مراد ایک ہے، یعنی آخر الانبیاء۔

حدیث نمبر ۲۷ | عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوعًا فِي حَدِيثِهِ طَوِيلٌ فِي الْمُحْشَرِ يَقُولُ قَوْمٌ نُوحٍ وَأَنَا عَلِيٌّ هَذَا يَا أَحْمَدُ أَنْتَ وَأُمَّتُكَ أَخِرُ الْأُمَمِ (رداء الحاکم فی المستدرک کذا فی الکندر)

ترجمہ:- "حضرت وہب بن منبہ حضرت ابن عباسؓ سے ایک طویل حدیث کے ذیل میں روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن حضرت نوحؑ کی امت کہے گی کہ اے احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا؟ حالانکہ آپ اور آپ کی امت آخر الامم ہے (اس کو حاکم نے مستدرک میں درج کر کے صحت کا حکم کیا ہے)۔"

حدیث نمبر ۲۸ | عَنْ الْحَسَنِ عَنْ سَبْعَةٍ رَهْطٍ شَهِدُوا بَدْرًا كُلُّهُمْ رَفَعُوا الْحَدِيثَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ (رداء الحاکم فی المستدرک)

ترجمہ:- "حضرت حسنؓ ساتھ صحابہ سے جو غزوہ بدر کے شرکاء ہیں سے تھے مرفوعاً اسی مضمون کو نقل کرتے ہیں جو اس سے پہلی حدیث میں حضرت ابن عباسؓ کی روایت سے نقل کیا گیا ہے (حاکم نے مستدرک میں روایت کر کے صحت کا حکم کیا ہے)۔"

لے ایک معاملہ کی طرف اشارہ ہے جو ابتدائے حدیث میں مذکور ہے ۱۲۰ نمبر

حدیث نمبر ۲۹ | عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَرْثُوعًا إِلَى خَاتِمِ الْفِئَةِ نَبِيٍّ أَوْ أَكْثَرَ رِوَاةُ
الْحَاكِمِ فِي الْمُسْتَدْرَكِ مِنَ الْكُتُبِ (ج ۶)

ترجمہ ۱۔ "حضرت ابوسعیدؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ میں ایک ہزار انبیاء کا ختم کرنے والا ہوں یا کچھ زیادہ کا (حاکم نے مستدرک میں نقل کر کے تصحیح فرمائی ہے)۔"

حدیث نمبر ۳۰ | عَنْ عِزِّبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ عَبْدُ اللَّهِ وَخَاتِمُ النَّبِيِّينَ رِوَاةُ الْبَيْهَقِيِّ وَالْحَاكِمِ وَصَدَحَهُ (كَذَابِي الدَّر المنثور ص ۵ ج ۵)

ترجمہ ۱۔ "حضرت عزرباض بن ساریہؓ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور تمام انبیاء کا خاتم اور آخر (اس کو بیہقی نے روایت کیا) اور حاکم نے مستدرک میں روایت کر کے تصحیح فرمائی۔ (ازد و مشور)۔"

حدیث نمبر ۳۱ | عَنْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ فِي قِصَّةِ طَوِيلَةٍ لَهُ حِينَ جَاءَتْ عَشِيرَتُهُ يَطْلُبُونَهُ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أَسْلَمَ فَقَالُوا لَهُ إِمْنٌ مَعَنَا يَا زَيْدُ فَقَالَ مَا أُرِيدُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَلًا وَلَا غَيْرِهِ أَحَدًا اتَّقَالُوا يَا مُحَمَّدُ إِنَّا مُعْطَوُكَ بِهَذَا الْعُلَامِ دِيَاتٍ قَسَمَ مَا شِئْتَ فَإِنَّا حَامِلُوهُ إِلَيْكَ فَقَالَ أَسْأَلُكُمْ أَنْ تَشْهَدُوا أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي خَاسِمٌ أَنْبِيَائِهِمْ دُرُسِهِمْ وَأَرْسِلُهُمْ مَعَكُمْ الْحَدِيثُ (اخرجه الحاكم مفصلاً ورسد قصته في مستدرک ص ۳۱۳ ج ۳)

ترجمہ ۱۔ "حضرت زید بن حارثہؓ اپنے اسلام لانے کا ایک طویل اور دلچسپ قصہ بیان فرما کر آخر میں فرماتے ہیں کہ جب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر مسلمان ہو گیا تو میرا قبیلہ مجھے تلاش کرتا ہوا آپ کی خدمت میں پہنچا اور مجھے آپ کے پاس دیکھ کر کہا اے زید! اٹھو اور ہمارے ساتھ چلو، میں نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدلہ میں ساری دنیا کو کچھ نہیں سمجھتا اور نہ آپ کے سوا کسی کا ارادہ رکھتا ہوں۔ پھر انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب کر کے

کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ! ہم آپ کو اس لڑکے کے بدلہ میں بہت سی دینیں (اموال) دینے کے لئے تیار ہیں، جو آپ چاہیں سسرادیں، ہم ادا کر دیں گے (مگر اس لڑکے کو ہمارے ساتھ بھیج دیجئے)۔

آپ نے فرمایا کہ میں تم سے صرف ایک چیز مانگتا ہوں، وہ یہ ہے کہ شہادت دو اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی قابلِ عبادت نہیں، اور یہ کہ میں رسولوں کا ختم کرنے والا ہوں (جب تم یہ گواہی دو گے) میں اس لڑکے کو تمہارے ساتھ کر دوں گا (الحديث)۔
روایت کیا اس کو حاکم نے مستدرک ۳۱۴ ج ۳ میں ۵۱۱

فائدہ :- اس حدیث میں یہ بات قابلِ لحاظ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیدہ ختم نبوت کو کلمہ شہادت کی طرح ایمان کا جزو و مسترار دیا ہے۔

حدیث نمبر ۳۲ [عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ جَاءَ عُمَرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي مَرَرْتُ بِأَخِي مِنْ قَرْيَظَةَ فَكَتَبَ لِي جَوَامِعَ مِنَ التَّوْرَةِ لَا غَرْضَ لَهَا عِنْدِي فَتَغَيَّرَ وَحَبُّهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بَيْنَ يَدَيْهِ لَوَأْصَبَ فِيكُمْ مُوسَى ثُمَّ اتَّبَعْتُمُوهُ لَضَلَلْتُمْ إِنَّكُمْ حَظَلْتُمْ مِنَ الْأُمَمِ أَنَا حَظَلْتُ مِنَ النَّبِيِّينَ رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي مَسْنَدِهِ كَذَا فِي الدَّر المنثور للسيوطي، ص ۴۸ ج ۲)۔

ترجمہ :- حضرت عبداللہ بن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں بنی قریظہ میں اپنے ایک بھائی کے پاس گذرا، اس نے تورات سے کچھ جامع کلمات لکھ کر مجھے دیئے ہیں تاکہ وہ آپ کے سامنے پیش کروں۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک بدل گیا، اور فرمایا کہ اس ذاتِ قدوس کی قسم ہے جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے، اگر خود موسیٰؑ بھی تمہارے اندر آ جائیں اور تم اُس وقت اُن کی اتباع کرنے لگو تو تم گمراہ ہو جاؤ کیونکہ تم تمام امتوں سے صرف میرا حصہ ہو، اور تمام انبیاء میں سے صرف میں تمہارا حصہ ہوں۔ (اس کو امام احمد نے مسند میں روایت کیا ہے) (از دمنثور ج ۲)۔
نیز اس کو حاکم نے روایت کیا ہے (کذا فی اکثر مشاہیر)۔

فائدہ ۱۔ اس حدیث میں حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حصر کر کے بتلادیا ہے کہ نہ اس امت کے لئے اور کوئی نبی ہو سکتا ہے اور نہ یہ امت کسی اور نبی کی امت بن سکتی ہے۔

حدیث نمبر ۲۲ | عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَنَّ الرِّسَالَةَ وَالنَّبُوَّةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِي

وَلَا نَبِيٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَقَالَ ابْنُ

كثير في تفسيره ج ۸ أخرجه أحمد أيضاً

ترجمہ ۲۔ حضرت انس بن مالک روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی، پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ نبی،

(اس حدیث کو ترمذی نے روایت کر کے فرمایا ہے کہ حدیث صحیح ہے اور ابن کثیر نے اپنی

تفسیر ج ۸ میں فرمایا ہے کہ اس کو امام احمد نے اپنی مسند میں بھی روایت کیا ہے)

فائدہ ۲۔ اس حدیث میں لفظ نبی اور رسول کو علیحدہ علیحدہ بیان کر کے یہ بھی بتلادیا گیا

ہے کہ نہ کوئی تشریعی نبی آپ کے بعد ہوگا نہ غیر تشریعی، کیونکہ ہم اس رسالہ کے پہلے حصہ

کے شروع میں لکھ چکے ہیں کہ جہور کے نزدیک رسول صاحب شریعت نبی کو کہا جاتا

ہے۔ اور نبی عام ہے، صاحب شریعت جدیدہ ہو یا پہلی شریعت کا متبع۔

حدیث نمبر ۲۳ | عَنْ أُمِّ كُرَيْشٍ الْكُوفِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَبَقِيَّتِ الْمُبَشِّرَاتُ رَوَاهُ

ابن ماجه في سننه ج ۲۸۷ وأحمد والطبرانی وصححه ابن

خزيمة كذا في الكثر

ترجمہ ۱۔ حضرت ام کرز کعبیہ منبراتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

سنا ہے کہ آپ فرما رہے تھے کہ نبوت ختم ہو گئی صرف مبشرات باقی رہ گئے (اس کو ابن ماجہ

نے اپنی سنن ج ۲۸۷ میں اور امام احمد نے مسند میں اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور

ابن خزيمة نے اس کو روایت کر کے فرمایا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے (کذا فی اکثر)

اس حدیث میں بھی مبشرات سے اچھے خواب مراد ہیں جس کی تفصیل ابھی گزری ہے۔

حدیث نمبر ۲۴ | عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ أَنَا أَخِيرُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْتُمْ أَخِيرُ الْأُمَمِ

(رواہ ابن ماجہ فی سننہ ص ۲۰۷ باب فتنۃ الدجال و ابن خزيمة

والحاکم والضیاء من منتخب الکتب ص ۱۶۷)

ترجمہ :- حضرت ابوامامہ باہلیؓ نے ایک طویل حدیث کے ذیل میں روایت کیا کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آخر الانبیاء ہوں اور تم سب سے آخری امت ہو
(دیکھو ابن ماجہ صفحہ ۲۰۷ باب فتنۃ الدجال اور منتخب الکتب صفحہ ۴۱ جلد ۶ میں اس

حدیث کو بحوالہ صحیح ابن خزيمة اور حاکم اور ضیاء نے بھی روایت کیا ہے) :-
حدیث نمبر ۳۶ | عَنْ أَبِي بَكْرٍ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ
التمثيل باللبنة الخاتمة في آخره فَأَخَاتِمُ النَّبِيِّينَ مَوْضِعَ
قِلْكَ اللَّيْسَةِ (رواہ احمد والترمذی وقال الترمذی هذا
حدیث حسن صحیح غریب)

ترجمہ :- حضرت اُبی بن کعبؓ نے مذکورہ بالا حدیث جس میں نبوت کو آپؐ نے ایک
عظیم الشان محل کے ساتھ اور انبیاء علیہم السلام کو اس کی انیٹوں کے ساتھ تشبیہ
دی ہے مفصل الفاظ نقل کرنے کے بعد یہ الفاظ نقل کئے ہیں کہ ”میں خاتم النبیین
ہوں اور درجہ میرا انبیاء میں ایسا ہے جیسا اس محل میں آخری اینٹ کا“ (روایت کیا
اس کو ترمذیؒ اور امام احمدؒ نے اور ترمذیؒ نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے) :-
یہ چھتیس احادیث ختم نبوت کے ثبوت میں محدثین کی اصطلاح کے مطابق
صحیح احادیث ہیں جو حدیث کے اقسام میں سب سے قوی حجت سمجھی جاتی ہیں ۔

مسند امام احمد بن حنبلؒ کی احادیث

یہ حدیث کی وہ مستند اور معتبر کتاب ہے کہ جس کی شہرت تعریف سے بے نیاز ہے سات لاکھ پچاس احادیث کے ذخیرہ میں سے صرف تیس ہزار احادیث کا انتخاب کر کے امام احمد بن حنبلؒ نے یہ کتاب تیار کی ہے اور جمہور محدثین کا اس پر اتفاق ہے کہ اس میں کوئی حدیث حسن لغیرہ سے کم نہیں، اس لئے اس کی احادیث معتبر و مستند ہیں۔

حدیث نمبر ۴۶ | عَنْ عِمْرَانَ بْنِ سَارِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي عِنْدَ اللَّهِ مَكْتُوبٌ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ آدَمَ لَمُتَّجِدِلٌ فِي طَيْبَتِهِ (رواه في شرح السنة واحمد في مسنده كذا في المشكوة والكنز ج ۶) وفي لفظ لهذا الحديث عند ابن سعد إني في أم الكتاب خاتم النبيين الحديث كذا في الكنز۔

ترجمہ:- حضرت عمران بن ساریہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اللہ کے نزدیک خاتم النبیین اس وقت لکھا ہوا تھا جبکہ آدم پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔ اس حدیث کو امام احمدؒ نے مسند میں روایت کیا ہے، (کذا في المشكوة) نیز یہ حدیث کنز العمال میں بھی بحوالہ ابن سعد روایت کی گئی ہے، اس کے الفاظ یہ ہیں کہ میں ام الكتاب میں خاتم النبیین لکھا ہوا تھا (کذا في الكنز صفحہ ۱۱۲ جلد ۶) :-

حدیث نمبر ۳۷ | عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَيَقُولُ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا كَالْمُودِغِ فَقَالَ أَنَا النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ ثَلَاثًا وَلَا شَيْءَ بَعْدِي إِلَى قَوْلِهِ فَاذْكُوا وَارْطَبُوا مَا دُمْتُ فِيكُمْ فَإِذَا ذُهِبَ بِي فَعَلَيْكُمْ بِكَيْتِ اللَّهِ تَعَالَى أَحِلُّوا حَلَالَهُ وَحَرِّمُوا حَرَامَهُ (رواه احمد في مسنده كذا في تفسير ابن كثير ص ۸۷ ج ۱ طبع قديم ۳ بغوی)

ترجمہ ۱۔ حضرت عبید بن عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، (اور اس طرح تقریر نہ کرنے لگے) جیسے کوئی رخصت ہونے والا کرتا ہے، پس تین مرتبہ مکرر نہرایا کہ میں نبی اُمی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور (اسی حدیث کے آخر میں نہرایا کہ) جب تک میں تمہارے اندر موجود ہوں اس وقت تک میرے احکام سنتے اور ان کا اتباع کرتے رہو، اور جب مجھے دنیا سے لے لیا جائے تو تم کتاب اللہ کو مضبوط پکڑو اور اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھو (روایت کیا اس کو امام احمد نے اپنی مسند میں) اور ابن مردودہ نے، کذا فی الدر المنثور ج ۲ کذا فی ابن کثیر ص ۸۷ ج ۱

مطلب یہ ہے کہ جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں مفہوم قرآنی کی تعبیر و تفسیر خود حضور فرماتے ہیں اس کا اتباع ضروری ہے، اور آپ کے بعد جو کوئی نئی بات پیش آئے اس کو خود قرآن میں تلاش کر کے حکم معلوم کرو۔

اور حضرت معاذ بن جبلؓ کی روایت نے یہ بھی واضح کر دیا کہ اگر تسلان میں مسئلہ نہ ملے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں تلاش کریں اس میں بھی نہ ملے تو مسلمانوں کے اجماع کو، پھر قیاس شرعی کو استعمال کریں۔

حدیث نمبر ۳۸ | عَنْ نَعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ وَحُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ الشُّبُوهُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونُوا ثُمَّ يَرْفَعَهَا اللَّهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا جَبَرِيَّةً فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونُوا ثُمَّ يَرْفَعَهَا اللَّهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَى مِنْهَاجِ الشُّبُوهِ ثُمَّ سَكَتَ (رواه احمد في مسنده والبيهقي كذا في المشكوة)

ترجمہ ۱۔ حضرت نعمان بن بشیرؓ اور حذیفہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا ہے کہ تمہارے اندر نبوت رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا یعنی جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں زندہ رہیں گے، پھر اللہ تعالیٰ نبوت کو اٹھائے گا، اس کے بعد قوت کے زور پر بادشاہت رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہوگا اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس کو اٹھائے گا پھر خلافت طریقہ نبوت پر ہوگی، اس کے بعد آپ خاموش ہو گئے۔ (امام احمد نے مسند میں اور بیہقی نے روایت کیا ہے (از مشکوٰۃ) اس حدیث میں سب سے آخر میں جس خلافت کا ذکر ہے اس سے وہ خلافت مراد ہے جو قریب قیامت حضرت عیسیٰ کے زمانہ میں ہوگی۔

فائدہ ۱۰۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ کے بعد نبوت کی کوئی قسم باقی نہیں رہے گی، بلکہ صرف ملک و جیروت یا خلافت باقی رہے گی جس سے مرزا صاحب کی تصنیف کردہ نبوت کے اقسام ظلیہ، بردزیر وغیرہ کا بھی قلع قمع ہو جاتا ہے۔

حدیث نمبر ۳۹ | عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: «يَكُونُ بَعْدِي ثَلَاثُونَ نَبِيًّا»

(رواہ احمد فی مسندہ والبیہقی کذا فی مشکوٰۃ)

ترجمہ ۱۰۔ حضرت حذیفہؓ سے اسی مضمون کی ایک حدیث مروی ہے جو حضرت نعمان بن بشیرؓ

کی روایت سے اس سے پہلی روایت میں بیان ہوا ہے (روایت کیا اس کو احمد نے)۔

حدیث نمبر ۴۰ | عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: «يَكُونُ بَعْدِي ثَلَاثُونَ نَبِيًّا»

وَسَلَّمَ دَهَبَتِ الشُّبُوكُ فَلَا بُرُوءَ بَعْدِي إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ، قِيلَ مَا الْمُبَشِّرَاتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الرَّجُلُ

أَوْ تُدْرِي لَهُ (رواہ احمد والخطیب کذا فی الکفر)

ترجمہ ۱۰۔ حضرت حذیفہ بن اسیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

نبوت چلی گئی میرے بعد نبوت میں سے سوائے مبشرات کے کچھ باقی نہیں رہا عرض

کیا گیا کہ مبشرات سے کیا مراد ہے؟ ارشاد ہوا کہ اچھے خواب جو انسان خود دیکھتا

ہے یا اس کے واسطے کوئی اور دیکھے (اس کو احمد نے مسند میں اور خطیب نے ابی

نے روایت کیا ہے (کذا فی الکفر) اس روایت کی مفصل تحقیق گزر چکی ہے۔

حدیث نمبر ۴۱ | عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ

لَا نَبِيَّ بَعْدِي (رواہ احمد و ابوبکر المطیری فی جزئہ ۱۵۳ ج ۶ کنز الکنز)
ترجمہ ۱۔ "حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی
کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ تم میرے ساتھ ایسے ہو جیسے حضرت موسیٰؑ کے ساتھ ہارونؑ
مگر (اتنا فرق ہے کہ ہارون نبی ہیں تم نہیں کیونکہ) میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔
(اس کو امام احمد نے اپنی مسند میں اور خطیب مطیری نے جزم میں روایت کیا ہے،
(ازکثر ۱۵۳ ج ۶) اس روایت کی توضیح بھی پہلے گذر چکی ہے۔

حدیث نمبر ۵۲ | عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ مَا اخْتَرْتُكَ إِلَّا لِنَفْسِي وَ
أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي
(رواہ احمد و ابن عساکر، من الکنز)

ترجمہ ۱۔ "حضرت زید بن ابی اوفیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ اے علی! قسم ہے اس ذات قدوس کی جس نے مجھے دین حق کے ساتھ بھیجا ہے
میں نے تمہیں اپنے ہی لئے پسند کیا ہے، اور تم مجھ سے ایسے ہو جیسے موسیٰؑ سے ہارونؑ
مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ (اس کو امام احمد نے مسند میں اور ابن عساکر
نے روایت کیا ہے، (ازکثر) ۲

حدیث نمبر ۵۳ | عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ
فَيَا تُؤْنِ عَلِيُّ فَيَقُولُونَ أَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّنَا فَيَقْضَى بَيْنَنَا فَيَقُولُ
إِنِّي لَسْتُ هُنَا كَمَا إِنِّي أَتَّخِذْتُ وَأَتَمَّى إِلَهَيْنِ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَ
لَكِنْ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ مَتَاعًا فِي وَعَاءٍ قَدْ خُتِمَ عَلَيْهِ أَكَانَ يُوَصَّلُ
أَمَّا مَا فِي الْوِعَاءِ حَتَّى يُفْضَ الْخَاتَمُ فَيَقُولُونَ لَا فَيَقُولُ فَإِنَّ مُحْتَدًا
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حَضَرَ الْيَوْمَ وَقَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ
ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتِيَنِي
النَّاسُ فَيَقُولُونَ أَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّنَا حَتَّى يُقْضَى بَيْنَنَا فَأَقُولُ أَنَا
لَهَا أَنَا لَهَا إِلَى أَنْ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَتَخُنُ الْآخِرُونَ
رَأَوُا لَوْ أَنَّ رَأَوُا مَنْ يُحَاسِبُ وَتَفَرَّجَ لَنَا الْأُمَمُ عَلَى طَرِيقَتِنَا

وَتَقُولُ الْأُمَمُ كَادَتْ هَذِهِ الْأُمَّةُ أَنْ تَكُونَ أَسْبَاءً مُكَلَّمًا الْحَدِيثُ
 رَوَاهُ الْبُودَاؤُذُ الطَّيَالَسِيُّ فِي مُسْنَدِهِ ۳۵۴ ، رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابُو يَعْلَى
 فِي الْفَاظِ يَقُولُ (بِعْنَى عَيْسَى) ، أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 خَاتَمَ النَّبِيِّينَ قَدْ حَضَرَ الْيَوْمَ)۔

ترجمہ :- حضرت ابن عباسؓ سے قیامت اور شفاعت کے متعلق ایک طویل حدیث روایت
 کرتے ہیں جس کے آخر میں ہے کہ تمام لوگ حضرت عیسیٰؑ کے پاس جائیں گے اور
 کہیں گے کہ اے روح اللہ آپ ہی ہماری شفاعت فرمائیں کہ ہمارا حساب ہو جائے
 وہ فرمائیں گے کہ میں یہ کام نہیں کر سکتا، کیونکہ دنیا میں میری اور میری والدہ کی
 پرستش کی گئی ہے، لیکن کیا تم جانتے ہو کہ اگر کسی برتن کو بند کر کے اس پر مہر
 لگا دی جائے تو کیا اس برتن کی چیز کو اس وقت تک لے سکتے ہیں جب تک کہ
 اس کی مہر نہ توڑی جائے؟ لوگ کہیں گے کہ ایسا تو نہیں ہو سکتا۔ پھر عیسیٰؑ
 فرمائیں گے کہ پس محمد صلی اللہ علیہ وسلم (جو انبیاء کے خاتمہ پر مبتزلہ مہر کے ہیں) آج
 موجود ہیں اور ان کی انگلی اور پھلی لغزشیں سب معاف کر دی گئی ہیں (تم ان کے
 پاس جاؤ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ لوگ یہ سنکر میرے پاس آئیں گے اور
 کہیں گے کہ یا محمد آپ ہی ہماری شفاعت فرمائیے تاکہ ہمارا حساب ہو جائے۔
 میں کہوں گا کہ ہاں یہ کام میں ہی کروں گا، اس کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ ہم سب کے آخر میں اور سب کے پہلے، اور وہ امت جس کا حساب سب کے پہلے
 ہوگا اور تمام امتیں ہمارے لئے تعظیماً راستہ چھوڑ دیں گی، اور سب امتیں
 کہیں گی کہ یہ امت تو قریب ہے کہ سب ہی انبیاء میں شمار ہوں (الی آخر الحدیث) :-

اس طویل حدیث کو ابوداؤد طیالسیؒ نے اپنی مسند صفحہ ۳۵۴ میں روایت کیا
 ہے، اور امام احمدؒ نے اپنی مسند میں اور ابویعلیٰؒ نے بھی روایت کیا ہے اور
 ان کے الفاظ یہ ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ کہیں گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں
 اور آج یہاں موجود ہیں الخ۔

حدیث نمبر ۵۴ | عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ جَمِيعًا إِنَّ كَادَتْ لِتَسْبِقَنِي (اخرجہ ابن جریر)

بحوالہ مسند احمد، کنانی تفسیر ابن کثیر ص ۱۵۶ ج ۶ طبع قدیم مبنوی
ترجمہ ۱۔ ” حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اور قیامت
دونوں ساتھ بھیجے گئے ہیں وہ تو قریب تھی کہ مجھ سے بھی آگے جائے :-

اس حدیث میں مبالغہ کے ساتھ قرب قیامت کو بیان فرمایا گیا ہے، اور حدیث
نمبر ۱ کے تحت آپ نے معلوم کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قیامت کے
ساتھ ہونے سے یہ مراد ہے کہ آپ کے اور قیامت کے درمیان کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔
حدیث نمبر ۵۵ | عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ مَرْفُوعًا لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ الرُّؤْيَا
الصَّالِحَةُ (اخرجه سعيد بن منصور واحمد في مسنداهما ابن مردويه

من الكنز، ص ۳۳ ج ۸)

ترجمہ ۱۔ ” حضرت ابو الطیفیلؓ راوی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ میرے
بعد نبوت باقی نہیں رہے گی مگر مبشرات، یعنی اچھے خواب باقی رہیں گے (روایت کیا

اس کو سعید بن منصور اور امام احمد بن حنبل اور ابن مردويه نے (کنز العمال ص ۳۳ ج ۸) :-
حدیث نمبر ۵۶ | عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَا يَبْقَى بَعْدِي مِنَ النَّبُوَّةِ شَيْءٌ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ
الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ (اخرجه احمد والخطيب، من الكنز ص ۳۳ ج ۸)

ترجمہ ۱۔ ” حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے بعد
نبوت میں سے کوئی جزو سوائے مبشرات یعنی اچھے خوابوں کے باقی نہیں رہے گا (روایت کیا
اس کو امام احمد بن حنبلؓ اور خطیبؒ نے (کنز العمال ص ۳۳ ج ۸) :-

باقی مستند کتب کی احادیث

اس حصہ میں وہ احادیث ہدیہ ناظرین کی جائیں گی جو معتبر ائمہ حدیث نے اپنی مستند کتابوں میں درج فرمائی ہیں، مگر محدثین نے ان کے متعلق خاص طور پر کوئی حکم تجویز نہیں کیا۔

حدیث نمبر ۵ | عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِينَ وَلَا فَخْرَ رَأَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَلَا

فَخَرَقْنَا أَذْلَ شَافِعٍ وَمُشَفِّعٍ وَلَا فَخْرَ - (رواہ الدارمی وابن
عساکر کذا فی مشکوٰۃ والکنز ص ۱۰۹ ج ۶)۔

ترجمہ ۱۔ " حضرت جابر بن عبد اللہؓ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ میں تمام رسولوں کا پیشوا ہوں اور کوئی فخر نہیں اور میں خاتم النبیینؐ ہوں
اور کوئی فخر نہیں، اور میں قیامت کے روز پہلا شفاعت کرنے والا اور معتبول
الشفاعت ہوں اور کوئی فخر نہیں، روایت کیا اس کو دارمی نے اور ابن عساکر
نے (کذا فی مشکوٰۃ والکنز، ص ۱۰۹ ج ۶)۔

اور خصائص کبریٰ صفحہ ۲۲۴ جلد ۲ میں اسی حدیث کو تاریخ بخاری اور معجم اوسط
طبرانی اور بیہقی اور ابونعیم کے حوالہ سے بھی نقل کیا ہے۔

حدیث نمبر ۵۸ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي سَوَالِ الْقَبْرِ
يَقُولُ (اِی المیت) اَلَا سَلَامٌ دِیْنِیْ وَمُحَمَّدٌ نَبِیِّیْ وَهُوَ خَاتَمُ
النَّبِیِّیْنَ یَقُولُوْنَ لَهُ صَدَقْتَ (رواہ ابن ابی الدنیا وابو یعلیٰ کذا
فی الدر المنثور للسيوطی ص ۱۲۵ ج ۶)

ترجمہ ۱۔ " حضرت تميم دارمیؓ ایک طویل حدیث کے ذیل میں سوال قبر کے بارے میں روایت
فرماتے ہیں، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (شکر و تحمید کے جواب میں) مسلمان
کہے گا کہ میرا دین اسلام ہے، اور میرے نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں اور وہ خاتم
النبیینؐ ہیں، شکر و تحمید شکر کہیں گے کہ تو نے سچ کہا۔ روایت کیا اس کو ابن ابی الدنیا
اور ابو یعلیٰ نے (منقول از درمنثور، صفحہ ۱۲۵ جلد ۶)۔

اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ مسلمہ ختم نبوت ایمان کا اس قدر اہم جزو ہو
کہ قبر کے مختصر سے سوال و جواب میں بھی اس کی شہادت دی جاتی ہے۔

حدیث نمبر ۵۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ أَخْبَرَهُ بِبَيْنِهِ فَجَعَلَ يَرَى فَنَاصِلَ
بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ فَرَأَى نُورًا سَاطِعًا فِي أَسْفَلِهِمْ قَالَ يَا رَبِّ
مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا ابْنُكَ أَحْمَدُ هُوَ الْأَوَّلُ هُوَ الْآخِرُ وَهُوَ شَافِعٌ
وَأَوَّلُ مُشَفِّعٍ (رواہ ابن عساکر کذا فی الکنز)

ترجمہ ۱۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو ان کو اپنی اولاد پر مطلع فرمایا، آدم ان میں دیکھ رہے تھے کہ بعض بعض پر فضیلت رکھتے ہیں، پس ان سب کے نیچے کی جانب میں ایک نور دیکھا، تو عرض کیا کہ اے میرے پروردگار یہ کون ہے؟ ارشاد ہوا کہ آپ کے بیٹے احمد ہیں، وہی سب سے پہلے نبی ہیں اور وہی سب سے آخری ہیں، اور قیامت کے دن سب سے پہلے شفاعت کرنے والے اور مقبول الشفاعت ہوں گے (ردایت کیا اس کو ابن عساکر نے) (ازکثر)

حدیث نمبر ۶۰ | عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ آدَمُ بِالْهِنْدِ وَاسْتَوْحَشَ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ فَنَادَى بِأَذْنِ اللَّهِ ، اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ مَرَّتَيْنِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَرَّتَيْنِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ مَرَّتَيْنِ قَالَ آدَمُ لِيَجْبِرِيلُ مَنْ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخِيرُ ذُلِكَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ رَمَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ كَذَابُ الْكُتُبِ

ترجمہ ۱۔ حضرت ابوہریرہؓ راوی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدم ہندوستان میں نازل ہوئے (مگر تنہائی کی وجہ سے) ان کو وحشت ہوئی تو جبریل علیہ السلام نازل ہوئے، اور اذان پڑھی، اللہ اکبر اللہ اکبر دو مرتبہ، اشہدان لا الہ الا اللہ دو مرتبہ، اشہدان محمد رسول اللہ دو مرتبہ۔ آدم نے جبریل امینؑ سے دریافت کیا کہ محمد کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ انبیاء میں سے آپ کے سب سے آخری بیٹے ہیں (ردایت کیا اس کو ابن عساکر نے) (ازکثر اعمال، ص ۱۱۳ جلد ۱۶)؛

اور خصائص کبریٰ جلد ۱ میں اسی حدیث کو بحوالہ حلیہ ابو نعیم بھی نقل کیا ہے۔

حدیث نمبر ۶۱ | عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خُطْبَتِهِ يَوْمَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا أُمَّةَ بَعْدَكُمْ فَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَصَلُّوا أَخْسَكُمْ وَصُومُوا أَشْهَرَكُمْ وَأَدُّوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ طَيِّبَةً بِهَا أَنْفُسُكُمْ وَأَطِيعُوا أَوْلَاةَ أُمُورِكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ كَذَابُ الْمُنْتَخَبِ الْكُتُبِ هَامِشِ مَسْنَدِ أَحْمَد

ترجمہ ۱۔ حضرت ابو امامہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حبیبوں کو
 کے خطبہ میں فرمایا اے لوگو! نہ میرے بعد کوئی نبی ہوگا اور نہ تمہارے بعد کوئی امت
 خیردار! اپنے رب کی عبادت کرتے رہو، اور پانچ نمازیں پڑھتے رہو اور
 رمضان کے روزے رکھتے رہو، اور اپنے اموال کی زکوٰۃ خوش دل کے ساتھ دیتے
 رہو اور اپنے خلفاء اور حکام کی اطاعت کرتے رہو تو تم اپنے پروردگار کی جنت میں
 داخل ہو جاؤ گے (منتخب کتر علی حاشیہ مسند امام احمد، ص ۳۹۱ ج ۲) ۴

فائدہ ۱۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ کے بعد کوئی نبی کسی قسم کا بھی نہیں
 ہو سکتا، نہ تشریفی نہ غیر تشریفی، اور مرزا صاحب کا ایجا کردہ بروزی ظلی، لغوی جزئی
 وغیرہ۔ کیونکہ اگر کسی قسم کا کوئی نبی بعد میں آنے والا ہوتا تو ضروری تھا کہ نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم اس کی اطاعت امت کے لئے اولی الامر کی اطاعت سے زیادہ ضروری
 قرار دے کر اس کی تاکید کو مقدم فرماتے، حالانکہ حدیث میں صرف اولی الامر کی اطاعت
 کے حکم پر بس کیا گیا ہے۔

حدیث نمبر ۶۲ | عَنْ نَعِيمِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ كَذَّابًا كُلُّهُمْ يُزْعَمُ أَنَّهُ
 نَبِيٌّ (رواه الطبرانی)

ترجمہ ۱۔ حضرت نعیم بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت
 اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تین دنوں کا حال نہ پیدا ہو لیں، جن میں سے ہر ایک
 کا یہ دعویٰ ہو کہ میں نبی ہوں (طبرانی) ۵

حدیث نمبر ۶۳ | عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو اللَّيْثِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ كَذَّابًا كُلُّهُمْ يُزْعَمُ
 أَنَّهُ نَبِيٌّ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ (رواه ابن ابی شیبہ)

۵ حضرت عبد اللہ بن عمروؓ لیسٹی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
 کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ اس سے پہلے تین کذاب نہ پیدا
 ہو چکیں، جن میں سے ہر ایک یہ کہتا ہو کہ میں نبی ہوں (روایت فرمایا اس ابن ابی شیبہ نے) ۶

حدیث نمبر ۶۴ | عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ الْكُذَّابُ الثَّامِسُ فِي أَمْرِ مَسِيحَةِ الْكُذَّابِ

قَبْلَ أَنْ يَقُولَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ شَيْئًا ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ فِي شَأْنِ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي قَدْ أَكْثَرْتُمْ فِي شَأْنِهِ فَإِنَّهُ كَذَّابٌ مِنْ ثَلَاثِينَ يَخْرُجُونَ قَبْلَ الدَّجَالِ (رواه الطحاوی فی مشکوٰۃ المصابیح)

ترجمہ ۱۔ " حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں کہ مسلمانہ کذاب کے بارے میں جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نہیں فرمایا تھا اس وقت تک لوگوں میں چہ میگوئیاں ہو رہی تھیں، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز خطبہ دیا اور بعد حمد و صلوٰۃ کے ارشاد فرمایا کہ یہ شخص جس کے بارے میں تم رائے زنی کر رہے ہو وہ تین کذابوں میں سے ایک کذاب ہے جو دجال اکبر سے پہلے نکلیں گے (دیکھو مشکوٰۃ المصابیح، ص ۱۰۴ ج ۴) ۴

حدیث نمبر ۶۵ | عَنْ صَحَابٍ مِنْ نَوَافِلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا أُمَّةَ بَعْدَ أُمَّتِي (رواه البيهقي في كتاب التذوي)

ترجمہ ۱۔ " حضرت صحابہ کرام بن نوافل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور میری امت کے بعد کوئی امت نہیں ہوگی (طبرانی در بیہقی نے روایت فرمایا ہے) ۴

حدیث نمبر ۶۶ | عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أُسِيئَ بِي إِلَى السَّمَاءِ قَرَّبَنِي رَبِّي اللَّهُ تَعَالَى حَتَّى كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ كِتَابٌ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى قَالَ يَا حَبِيبِي يَا مُحَمَّدٌ قُلْتُ لَنِيكَ يَا رَبِّ قَالَ هَلْ غَمٌّ إِنْ جَعَلْتُكَ آخِرَ النَّبِيِّينَ قُلْتُ لَا يَا رَبِّ قَالَ حَبِيبِي هَلْ غَمٌّ أَمَّا نِيكَ إِنْ جَعَلْتَهُمْ آخِرَ الْأُمَمِ قُلْتُ يَا رَبِّ لَا قَالَ أَبْلِغْ عَنِّي السَّلَامَ وَاخْبِرْهُمْ إِنِّي جَعَلْتَهُمْ آخِرَ الْأُمَمِ (رواه الخطيب والذيلي) (كذا في الكنز ج ۶)

ترجمہ ۱۔ " حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شبِ اسری میں جب مجھے آسمان پر لے گئے تو مجھے میرے رب اللہ تعالیٰ نے اتنا قریب فرمایا کہ قاب قوسین (دوکانوں کی مقدار) کا فاصلہ درمیان میں رہ گیا یا اس سے بھی کم ہو

حدیث نمبر ۶۹ | عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ
 أَخَصُّكَ بِالنُّبُوَّةِ وَلَا نُبُوَّةَ بَعْدِي وَتُخَصَّمُ بِسَبْعٍ لَا يُحَاجُّكَ فِيهَا
 أَحَدٌ أَنْتَ أَوْ لَهُمْ إِيْمَانًا رَوَاهُ ابُو نَعِيمٍ فِي الْحَلِيَّةِ (كَذَا فِي الْكَتَرَةِ ج ۶)
 ترجمہ ۱۔ " حضرت معاذ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی! میں نبوت
 میں تمہارے ساتھ مقابلہ کیا جاتا ہوں، مگر میرے بعد نبوت نہیں ہو سکتی، اور تم سب
 چیزوں میں مقابلہ کئے جاؤ گے جن میں کوئی تم سے بڑھ نہ سکے گا، ان میں سے ایک یہ
 ہے کہ تم ان میں سب سے پہلے ایمان لانے والے ہو روایت کیا اس کو ابو نعیم نے علیہ
 میں، (کنز العمال، صفحہ ۱۵۶ ج ۶) "

حدیث نمبر ۷۰ | وَعَنْ أَنَسٍ رَفَعَهُ أَنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَلَا نَبِيَّ
 بَعْدِي وَلَا رَسُولَ وَلَا لَكِنْ بَقِيَتْ الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ
 قَالَ رُؤْيَا الْمُسْلِمِينَ جُزْءٌ مِّنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ أَخْرَجَهُ ابُو بَعْلَى (مَنْ فُتِحَ ص ۲۳۲ ج ۱۲)
 ترجمہ ۱۔ " حضرت انس فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسالت اور
 نبوت منقطع ہو گئی اور میرے بعد نہ کوئی نبی ہو سکتا ہے نہ رسول، لیکن مبشرات باقی
 رہ گئے ہیں، صحابہ نے عرض کیا کہ مبشرات سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مسلمانوں
 کے خواب جو کہ نبوت کے اجزاء میں سے ایک جز ہیں (روایت کیا اس کو ابو بعلی نے)
 دیکھو فتح الباری، صفحہ ۲۳۲ جلد ۱۲) "

فائدہ ۱۔ اس حدیث کی مفصل تحقیق تو پہلے گزر چکی ہے، اور جو مطلب اس جگہ
 عرض کیا گیا ہے اُس کے متعلق یہ حدیث بہت صاف دلیل ہے، اس میں خود تصریح ہے کہ
 نبوت موجود نہیں بلکہ اس کا ایک جز موجود ہے۔

حدیث نمبر ۷۱ | عَنْ سَهْلِ بْنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْهَجْرَةِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ يَاعُمُّ أَقِيمْ مَكَانَكَ أَنْتَ
 بِهِ فَإِنَّ اللَّهَ كَذَّ خَلَّمَ بِكَ الْهَجْرَةَ لَمَّا خَلَّيْتُمَنِي النَّبِيُّونَ رَوَاهُ
 الطَّبْرَانِيُّ وَابُو نَعِيمٍ وَابُو بَعْلَى وَابْنُ عَسَاكَرٍ وَابْنُ النُّجَارِ (مَنْ الْكَتَبِ
 " حضرت سہل بن الساعدی فرماتے ہیں کہ حضرت عباسؓ نے مسلمان ہو کر آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا کہ اے عمو! اپنی جگہ

ٹھہرے رہو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر ہجرت ختم کر دی جس طرح کہ مجھ پر انبیاء ختم کر دیے گئے (روایت کیا اس کو طبرانی، ابونعیم، ابویعلیٰ، ابن عساکر و ابن نجاصہ (کنز العمال) فتح مکہ کے بعد چونکہ مکہ خود دار الاسلام ہو گیا تھا اس لئے وہاں ہجرت کرنے کی اجازت نہیں دی۔

حدیث نمبر ۷۲ | عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقْتُكَ أَنْ تَكُونَ خَلِيفَتِي قُلْتُ أَتَخْلُقُ عَنكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَلَا تَرَى أَنَّ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي (رواہ الطبرانی فی الاوسط)

ترجمہ ۱۔ ”حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اس لئے تمہیں پیچھے چھوڑا ہے کہ تم مکان پر میرے قائم مقام رہو، میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا میں آپ سے علیحدہ رہوں گا؟ آپ نے فرمایا کہ کیا تم اس کو پسند نہیں کرتے کہ تم مجھ سے ایسے ہو جیسے موسیٰؑ سے ہارونؑ، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا (اس لئے تم ہارون کی طرح نبی نہیں) (روایت کیا طبرانی نے معجم اوسط میں)“

حدیث نمبر ۷۳ | وَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطِيبِ (كَذَانِي كُنْزُ الْمَالِ ج ۱ ص ۶۱) ”حضرت عمرؓ نے بھی بعینہ اسی مضمون کی حدیث روایت فرمائی جس کو خطیب نے نقل فرمایا ہے (دیکھو کنز العمال، صفحہ ۱۵۴ جلد ۱)“

حدیث نمبر ۷۴ | عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلُهُ عِنْدَ الطَّبْرَانِيِّ فِي الْكَبِيرِ (كَذَانِي الْكُنْزِ ج ۱ ص ۶۱) ترجمہ ۱۔ ”حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے بھی بعینہ یہی مضمون مرفوعاً مروی ہے جس کی طبرانی نے معجم کبیر میں روایت کیا ہے (دیکھو کنز، صفحہ ۱۵۴ جلد ۱)“

حدیث نمبر ۷۵ | عَنْ حَبِشَةَ بِنْتِ جَدَادَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي (رواہ ابونعیم) (كَذَانِي الْكُنْزِ)

ترجمہ ۲۔ ”اسی مضمون کی حدیث حضرت حبشہ بنت جنادہؓ نے بھی بیان فرمائی ہے جس کو ابونعیم نے روایت کیا ہے (كَذَانِي الْكُنْزِ)“

حدیث نمبر ۷۶ | عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَا عَلِيُّ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي
(رواہ الطبرانی)

ترجمہ ۱۔ "حضرت اسماء بنت عمیسؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
اے علیؓ! تم میرے ساتھ ایسے ہو جیسے ہارونؑ موسیٰؑ کے ساتھ، مگر میرے بعد کوئی
نبی نہیں ہو سکتا (طبرانی)

حدیث نمبر ۷۷ | عَنْ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ
كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُثْمَانُ الْخَطَّابُ (رواہ الخلیب)

ترجمہ ۱۔ "حضرت مالکؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرے بعد
کوئی نبی ہوتا تو وہ عثمان بن الخطاب ہوتے (روایت کیا اس کو خطیب نے)۔
اس حدیث کی تحقیق گزر چکی ہے اور مطلب ظاہر ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ میں اگرچہ
کمالات نبوت سے حصہ دار نہ موجود ہے، مگر چونکہ آپؐ کے بعد دروازہ نبوت
بند ہے، اس لئے عہدہ نبوت اُن کو نہیں دیا گیا۔

حدیث نمبر ۷۸ | عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَا خَاتِمُ الْأَنْبِيَاءِ وَمَسْجِدِي خَاتِمُ مَسَاجِدِ الْأَنْبِيَاءِ (رواہ

الدیلمی وابن النجار والبخاری) (من الکثر)
ترجمہ ۱۔ "حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں
خاتم الانبیاء ہوں اور میری مسجد مساجد انبیاء کی خاتم ہے (روایت کیا اس
کو دیلمی، بخاری، ابن نجار نے) (از کثر العمال)۔"

حدیث کا مطلب صاف ہے کہ میرے بعد نہ کوئی اور نبی پیدا ہوگا اور نہ کوئی اور
مسجد نبی کی تیار ہوگی۔

حدیث نمبر ۷۹ | عَنْ الْحَسَنِ مُزْمَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَا رَسُولُ مَنْ أُدْرِكُ حَيَاتًا وَمَنْ يُوَلِّدُ بَعْدِي (رواہ ابن

سعد) (من الکثر، ص ۱۰۱، ج ۶)

ترجمہ ۱۔ "حضرت حسن مرسلہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں
اس شخص کا بھی رسول ہوں جس کو میں زندگی میں پا لوں اور اس شخص کا بھی جو میرے

بعد پیدا ہوگا۔ (روایت کیا اس کو ابن سعد نے، (دیکھو کثر العمال ص ۱۶) اور
خصائص کبریٰ، صفحہ ۱۸۸ جلد ۲

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت تک جو انسان پیدا ہوگا اس کے نبی صوف
آپ ہی ہیں اور کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔

حدیث نمبر ۸۰ | عَنْ أَبِي قُبَيْلَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا أُمَّةٌ بَعْدَكُمْ فَاَعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَآقِمْوْا حَسَنَتَكُمْ
وَصُومُوا شَهْرَكُمْ وَأَطِيعُوا أَوْلَاةَ أَمْرِكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ
(رواہ الطبرانی والبخاری، (من الکفر)

ترجمہ ۱۔ حضرت ابو قبیلہ فرماتے ہیں رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد
کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں ہوگی۔ پس تم اپنے پروردگار کی
عبادت کرتے رہو اور پانچوں نمازیں (ٹھیک وقت پر موافق شرط) پڑھتے رہو،
اور ماہ رمضان کے روزے رکھتے رہو اور اپنے مسلمان حکام کی اطاعت کرتے رہو تو
تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو گے (روایت کیا اس ک طبرانی اور بخاری نے، (کثر العمال)

حدیث نمبر ۸۱ | عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَمْ يُبْعَثْ نَبِيٌّ قَطُّ إِلَّا كَانَ فِي أُمَّتِهِ مَنْ يُحَدِّثُ قَائِلًا
يَكُنُّ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَمَنْ عَمَرَ (رواہ ابن عساکر، (من الکفر)

ترجمہ ۱۔ حضرت ابو سعید خدری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
مجھ سے پہلے کوئی نبی نہیں بھیجا گیا، جس کی امت میں کوئی محدث نہ ہو، اگر ان میں سے
کوئی میری امت میں بھی ہے تو وہ عمر میں (روایت کیا اس کو ابن عساکر نے) اور
کثر، ۲ اور خصائص کبریٰ ص ۱۲۹ میں اسی حدیث کو بحوالہ طبرانی نقل کیا ہے۔

پہلے گزر چکا ہے کہ جب حضرت عمرؓ کے لئے آپ نے صاف محدث کا درجہ بیان
فرمایا ہے، حالانکہ دوسری احادیث میں یہ بھی موجود ہے کہ اس امت میں کوئی نبی
ہوتا تو وہ عمرؓ ہی ہو سکتے تھے، توجب با ایں ہمہ حضرت عمرؓ کے لئے درجہ نبوت حاصل
نہیں ہے، تو صاف ثابت ہوا کہ آپ کے بعد کسی کے لئے یہ درجہ ملنے والا نہیں ہو۔

حدیث نمبر ۸۲ | عَنْ عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَا عَقِيلُ وَاللَّهِ لَا حَيْثُكَ لِيَحْمِلَتَيْنِ لِقَاءَ ابْنِكَ وَلِحُبِّ ابْنِ طَالِبٍ
 إِيَّاكَ وَأَمَّا أَنْتَ يَا جَعْفَرُ فَخُلُقُكَ يُشَبِّهُ خُلُقِي وَأَمَّا أَنْتَ يَا عَلِيُّ
 فَأَنْتَ مِثِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكَرٍ
 ترجمہ ۱۔ " حضرت عقیل بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ اے علی! تم مجھ سے اُس درجہ میں ہو جس میں موسیٰ سے ہارون تھے، مگر میرے
 بعد کوئی نبی نہیں ہوگا (ابن عساکر، ازکثر اعمال)۔ "

حدیث نمبر ۸۲ | عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنِّي عِنْدَ رَبِّي عَزْرٌ سَجَلٌ عَشْرَةُ أَسْمَاءَ مُحَمَّدٍ، أَحْمَدُ وَأَبُو الْقَاسِمِ
 وَالْقَاسِمُ وَالْحَاشِمُ وَالْمَاسِي وَالْعَاقِبُ وَالْحَاشِي وَبِشْ وَطَه.
 (رواہ ابن عساکر و ابن عدی فی الکامل) (من الکثر، ص ۱۱۶ ج ۶)۔

ترجمہ ۱۔ " حضرت ابو القاسم روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
 کہ میرے پروردگار کے نزدیک میرے دس نام ہیں۔ محمد، احمد، ابو القاسم،
 قاسم، خاتم، ماسی، عاقب، حاشی، یس، طہ (بروایت ابن عساکر و
 ابن عدی، ازکثر، صفحہ ۱۱۶، جلد ۶)۔ "

حدیث نمبر ۸۳ | عَنْ جَابِرٍ مَرْفُوعًا أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَالْحَاشِي الَّذِي
 أُحْسِنُ التَّاسِ عَلَى قَدَمَيْ (من الکثر، ص ۱۱۶ ج ۶) بروایہ طبرانی

ترجمہ ۱۔ " حضرت جابر فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں محمد ہوں،
 احمد، اور حاشی کہ میرے زمانہ میں لوگوں کا حشر ہوگا (طبرانی، ازکثر، صفحہ ۱۱۶ ج ۶)۔
 پہلے گزر چکا ہے کہ اس حدیث کا حامل آپ کا آخر النبیین ہونا ہے۔

حدیث نمبر ۸۵ | عَنْ حُذَيْفَةَ مِثْلَهُ (رواہ سعید بن منصور فی سننہ من الکثر، ص ۱۱۶ ج ۶)
 ترجمہ ۱۔ " حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بھی اسی مضمون کی حدیث سعید بن منصور نے اپنے سنن میں روایت
 فرمائی ہے (دیکھو کثر اعمال صفحہ ۱۱۶ جلد ۶) اور خصائص میں جو الہ ترمذی وغیرہ ہے؟

حدیث نمبر ۸۶ | عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا مُحَمَّدٌ وَالْحَاشِي وَالْمَقِّي وَالْخَاتِمُ رَوَاهُ الْخَطِيبُ
 (ابن عساکر، من الکثر، ص ۱۱۶ ج ۶)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ میں احمد ہوں اور محمد ہوں اور حاشیوں اور مقفی اور خاتم (روایت کیا اس کو خطیب اور ابن عساکر نے) (کنز العمال، صفحہ ۱۱۶ جلد ۲)

ان سب احادیث میں جو اسماء گرامی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے ہیں ان میں کئی ایسے ہیں جن کا مفہوم یہ ہے کہ آپؐ خاتم الانبیاء ہیں جیسا کہ اس سے پہلے تفصیل گذر چکا ہے۔

حدیث نمبر ۸۷ | عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ بَدَأَ هَذَا الْأَمْرَ نُبُوءَةً وَرَحْمَةً وَكَأَيُّهَا خِلَافَةٌ وَرَحْمَةٌ وَكَأَيُّهَا مُلْكٌ عَصُوفًا وَكَأَيُّهَا عُتُوٌّ وَجَبَرِيَّةٌ وَفَسَادًا فِي الْأُمَّةِ (رواه الطبرانی في الكبير، كذا في الكنز، ص ۲۹ ج ۶)

ترجمہ: "حضرت ابو مالک اشعریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امر کو نبوت اور رحمت بنا کر شروع کیا اور پھر (کچھ دنوں کے بعد) خلافت اور رحمت ہونے والی ہے، اور پھر (کچھ دنوں کے بعد) ملک عفو (یعنی مفر سلطنت) ہونے والی ہے اور پھر تکبر اور جبر اور امت میں فساد ہونے والا ہے۔ (روایت کیا اس کو طبرانی نے معجم کبیر میں) (دیکھو کنز العمال ص ۲۹ ج ۶) "

حدیث نمبر ۸۸ | عَنْ مُعَاذِ بْنِ مَرْفُوعٍ مِثْلَهُ (رواه ابوداؤد الطیالسی والبیہقی فی السنن) (من الکنز، ص ۲۹ ج ۶)

ترجمہ: "حضرت معاذ بن مرفوعؓ سے بھی اسی مضمون کی حدیث ابوداؤد طیالسی نے اور بیہقی نے سنن میں روایت کی ہے (کنز العمال، صفحہ ۲۹، جلد ۲) "

حدیث نمبر ۸۹ | عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ عَنْهَا لَمَّا مَيَّيْتُ بَعْدِي مِنَ الْمُبَشِّرَاتِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الرَّجُلُ أَوْ تُرَى لَهُ (رواه البيهقي في الشعب) (من الکنز، ص ۳۳ ج ۸)

ترجمہ: "حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے بعد مبشرات میں سوائے اچھے خوابوں کے کچھ باقی نہیں رہا (یعنی سلسلہ وحی منقطع ہو گیا) ادباً مبشرات میں سے صرف خواب کی صورت رہ گئی۔ "

حدیث نمبر ۹ | عَنْ عِصْمَةَ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ
كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ (رواه الطبرانی، من الکتر ص ۳۶)
ترجمہ: حضرت عاصم بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ
اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے (روایت کیا اس حدیث کو طبرانی
نے) (از کتر العمال صفحہ ۱۴۶ ج ۱) ۵

اور پہلے احادیث میں گزر چکا ہے کہ حضرت عمرؓ نبی نہیں ہیں، لہذا معلوم ہوا کہ آپ
کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔

حدیث نمبر ۱۹ | عَنْ مَعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
حَدِيثٍ طَوِيلٍ فِي الْفِتَنِ تَنَاسَخَتِ السُّبُوءَةُ فَصَارَتْ مُلْكًا عَضُوضًا
رَحِمَ اللَّهُ مَنْ أَخَذَهَا بِالْحَقِّ خُرُوجٍ مِنْهَا كَمَا دَخَلَهَا (رواه الطبرانی
فی الکبیر، (کنز فی الکفر، ص ۳۹ ج ۶)

ترجمہ: حضرت معاذؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتن کو بیان کرتے ہوئے
ایک طویل حدیث میں فرمایا کہ نبوت منقطع ہو گئی اور اب ملک عضو ہوا، اللہ
تعالیٰ اس پر رحم کرے جو اس ملک کو حق کے موافق لے، اور اس سے اسی طرح
پاک و صاف نکل جائے جس طرح داخل ہوا تھا (روایت کیا اس کو طبرانی نے
معجم کبیر میں) (کتر، صفحہ ۳۹ جلد ۶) ۵

حدیث نمبر ۹۲ | عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرُهُ إِلَى الْكُعْبَةِ نَحْنُ نَكْمِلُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
سَبْعِينَ أُمَّةً نَحْنُ آخِرُهَا وَخَيْرُهَا (رواه ابن جریر فی تفسیر قولہ
كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ الْآيَةِ، (کنز فی الدرس، ص ۶۳ ج ۶)

ترجمہ: حضرت قتادہؓ فرماتے ہیں کہ ہم سے بیان کیا گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
ایک روز کعبہ سے کمر مبارک لگائے ہوئے بیٹھے تھے اس وقت فرمایا کہ ہم ستر تئیں
پوری کریں گے جن میں ہم سب سے آخر اور سب سے بہتر ہوں گے، اس کو ابن جریر نے
آیت کُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ کی تفسیر میں نقل فرمایا ہے (دیکھو در مشور، صفحہ ۶۳ جلد ۶) ۵
حدیث نمبر ۹۳ | عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَزْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ سَبْعُونَ

أُمَّةٌ نَحْنُ أَخِرُهَا وَخَيْرُهَا رَوَاهُ الْمَادِرِيُّ، كَذَا فِي الْكَتْمَةِ ٣٢ ج ٦
ترجمہ: حضرت محمد بن حزمؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن ستر امتیں پوری ہو جائیں گی جن میں ہم سب آخراور سب بہتر ہوں گے، روایت کیا اس کو ماوردی نے۔ (از کنز، ص ۲۳۲ ج ۶) ۵

حدیث نمبر ۹۲ | عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ عَنْهُ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ أُمَّتِي كَحَدِيقَةٍ قَامَ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا فَاحْتَدَسَ رَدَاكِبَهَا وَهَيَّأَ مَسَاكِبَهَا وَخَلَقَ سَعْفَهَا فَاطْعَمَ عَامًّا فَوْجًا وَعَامًّا فَوْجًا فَلَقَعَ أَخْرُهَا طَعْمًا أَنْ يَكُونُ أَجُودَ هُمَا قِتْنًا وَأَهْلُهَا مَسَا شَمْرًا خَا وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ لِيَجِدَنَّ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ فِي أُمَّتِي خُلَفَاءَ مِنْ حَوَارِيِّهِ رَوَاهُ ابْنُ نَعِيمٍ، كَذَا فِي الْكَتْمَةِ ٢٣ جلد ۶

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن سمرہؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی باغ والا اپنے باغ کا پورا حق ادا کرے اور اس کی گولیں گہری اور اس کی ٹٹھکیں درست اور اس کے درختوں کی شاخ بریکے پھر ایک سال اس کے پھل ایک فوج کو کھلائے اور دوسرے سال دوسری فوج کو (اسی طرح ہر سال ایک فوج کو کھلاتا ہے) تو شاید وہ فوج جو آخر میں کھائے گی، اُس کے پھل مٹھ ہوں گے، اور اُن کے خوشے لانے ہوں گے۔ اُس ذات قدوس کی قسم جس نے دین حق کے ساتھ مجھے بھیجا ہے کہ عیسیٰ (جب نزدل نہر جائیں گے تو میری امت میں اپنے حوارین کے قائم مقام لوگ پائیں گے) روایت کیا اس کو ابونعیم نے، (از کنز العمال صفحہ ۲۲۵ ج ۶) ۵

حدیث نمبر ۹۵ | عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ عَنْهُ مَرْسَلًا إِنَّمَا بُعِثْتُ خَاتِمًا وَنَاتِحًا وَأُعْطِيتُ جَوَامِصَ الْكَلِمِ وَقَوَاتِيحَهُ رَوَاهُ السَّبِيهِيُّ فِي الشَّعْبِ (كَذَا فِي الْكَتْمَةِ ٣٢ ج ۶)

ترجمہ: حضرت ابوقتادہؒ مرسل روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہر پایا ہے میں فاتح اور خاتم بنا کر بھیجا گیا ہوں (یعنی اصل خلقت میں سب سے پہلے اور بعثت نبوت میں سب سے آخر) اور

مجھے جوامع کلم اور نواتح کلم دیئے گئے ہیں۔ روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں (از کتر العمال، صفحہ ۱۰۶ جلد ۶) ۴

حدیث نمبر ۹۶ | عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ مَرْفُوعًا إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَدْرَكَ بِي فِي الْأَجَلِ الْمَرْجُوءِ وَاخْتَارَنِي اخْتِيَارًا نَنَحْنُ الْأَخِرُونَ وَنَحْنُ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (رواہ الدارمی، من الکتر، ص ۱۱۰ ج ۶)

ترجمہ ۱۔ ”حضرت عمرو بن قیسؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک امر منتظر کے لئے چنانٹ لیا ہے، اور مجھے انتخاب فرمایا ہے، پس ہم قیامت کے روز آخرین ہوں گے اور ہم ہی سابقین ہوں گے روایت کیا اس کو دارمی نے (کتر، صفحہ ۱۱۰ ج ۶) ۴

حدیث نمبر ۹۷ | عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْعَرْشَ كَتَبَ عَلَيْهِ مِنْ نُورِ طُولِ الْقَلَمِ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَبِهِ أُخِذَ وَبِهِ أُعْطِيَ وَأُمْتُهُ أَفْضَلُ الْأُمَمِ وَأَفْضَلُهَا أَبُو بَكْرٍ (رواہ الرافعی، من الکتر، ص ۱۳۸ ج ۶)

ترجمہ ۱۔ ”حضرت سلمانؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے عرش کو پیدا کیا تو اس پر نور سے یہ کلمہ لکھا (قلم کا طول اتنا تھا جتنا مغرب سے مشرق کا فاصلہ، البتہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد اللہ کے رسول ہیں انہی کی وجہ سے اطاعت نہ کرنے پر مواخذہ کروں گا اور انہی کی وجہ سے اطاعت کرنے پر عطا کروں گا، ان کی امت تمام امتوں پر افضل ہے اور پھر ساری امت میں ابو بکرؓ افضل ہیں، روایت کیا اس کو رافعی نے (کتر، ص ۱۳۸ ج ۶) ۴

حدیث کی تصریح سے معلوم ہوا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ تمام امت محمدیہؓ سے افضل ترین و سرور ہیں، حالانکہ وہ نبی نہیں ہیں، جس سے صاف ثابت ہوا کہ اس امت

۱۔ ضائع کبریٰ صفحہ ۱۹۴ جلد ۲ میں ابن شہاب سے نقل کیا ہے کہ جوامع الکلم سے مراد یہ ہے کہ پہلے انبیاء کی وحی میں جو بہت سے امر لکھے جاتے تھے وہ آپ کے لئے ایک یا دو امر میں جمع کر دیئے گئے، انہی اور نواتح کلم سے مراد وہ کلمات ہیں جو کسی مستقل علم کا باب کھول دیتے ہیں ۱۲ منہ

میں کوئی نبی نہیں ہو سکتا، ورنہ لازم آئے گا کہ غیر نبی (ابوبکرؓ) نبی سے بڑھ جائے، حالانکہ یہ ناممکن ہے۔

حدیث نمبر ۹۸ | عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا وَحْيَ إِلَّا الْقُرْآنُ دَكْنُ ابْنِ الْمُعْتَصِرِ
من مشکل الآثار، ص ۴۵۲

ترجمہ ۱۔ "حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ قرآن کے سوا کوئی وحی نہیں،
(دیکھو معتصر من مشکل الآثار، صفحہ ۴۵۲)۔"

مراد یہ ہے کہ قرآن کے بعد اور کوئی جدید آسمانی کتاب نہیں آ سکتی۔

حدیث نمبر ۹۹ | عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ لِي عِنْدَ رَبِّي عَشْرًا أَسْمَاءُ قَالَ أَبُو الطُّفَيْلِ حَفِظْتُ مِنْهَا

ثَمَانِيَةً مُحَمَّدٌ وَآخُذٌ وَأَبُو الْقَاسِمِ وَالْفَاتِحُ وَالْخَاتِمُ وَ
الْعَاقِبُ وَالْحَاشِي وَالْمَاحِي رَوَاهُ أَبُو نَعِيمٍ فِي الدَّلَائِلِ ص ۱۱۲

ترجمہ ۱۔ "حضرت ابوالطفیلؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر میرے
پروردگار کے نزدیک میرے دس نام ہیں (ابوالطفیل کہتے ہیں) کہ مجھے ان میں سے

آٹھ یاد رہ گئے وہ یہ ہیں ۱۔ محمد، احمد، ابوالقاسم، فاتح، خاتم، عاقب، حاشی
ماحی (دیکھو دلائل النبوة، ابونعیم، صفحہ ۱۱۲)۔"

حدیث نمبر ۱۰۰ | عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِي السُّبُورَةُ وَلَكُمْ الْخِلَافَةُ رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ (من الكنز ص ۸۰ ج ۶)

ترجمہ ۱۔ "حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ میرے لئے نبوت ہے اور تمہارے لئے خلافت، روایت کیا اس کو ابن عساکر

نے، (از کنز العمال ج ۶)۔"

حدیث کی تقسیم سے معلوم ہوا کہ اس امت میں بجائے نبوت کے محض خلافت ہی
نبوت صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی۔

حدیث نمبر ۱۰۱ | عَنْ ابْنِ شَرِقٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَطْمِئِنَّ يَا عَمَّ فَإِنَّكَ خَاتِمُ الْمُهَاجِرِينَ فِي الْعِجْرَةِ كَمَا أَنَا
خَاتِمُ النَّبِيِّينَ فِي السُّبُورَةِ (كذا في الكنز، ص ۸۰ ج ۶)

ترجمہ ۱۔ "ابن شہابؒ مسلاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباسؓ سے فرمایا کہ اے چچا آپ مطمئن رہیں (اور مکہ سے ہجرت نہ کریں) اس لئے کہ آپ ہجرت میں خاتم المہاجرین ہیں جیسے میں نبوت میں خاتم النبیین ہوں۔ روایت کیا اس کو رویانی اور ابن عساکر نے (کنز، ص ۱۷۸ ج ۶) ۴

حدیث نمبر ۱۰۲ | عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكُوْخِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ خَيْرُ النَّاسِ إِلَّا أَنْ يَكُونَتْ نَبِيٌّ (رواہ الطبرانی وابن عدی فی الکامل) (من الکنز، ص ۱۳۷ ج ۶) ۵

ترجمہ ۱۔ "حضرت سلمہ بن الاکوخؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر انبیاء کے سوا تمام انسانوں سے بہتر ہیں، روایت کیا اس کو طبرانی نے معجم کبیر میں اور ابن عدی نے کامل میں (ازکنز، صفحہ ۱۳۷ ج ۶) ۵

حدیث نمبر ۱۰۳ | عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ الْأَكُوْخِ عَنْ أَبِيهِ مَرْفُوعًا أَبُو بَكْرٍ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدِي إِلَّا أَنْ يَكُونَتْ نَبِيٌّ (رواہ ابن عدی والطبرانی فی الکبیر والخطیب فی المتفق والمفترق والذہبی) (من الکنز، ص ۱۳۸ ج ۶) ۶

ترجمہ ۱۔ "حضرت عکرمہ بن الاکوخؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ابوبکرؓ سوائے نبی کے میرے بعد سب انسانوں سے افضل ہیں۔ روایت کیا اس کو ابن عدی نے اور طبرانی نے معجم کبیر میں، اور خطیب نے متفق و مفترق میں اور ذہبی نے (کنز، ص ۱۳۸ ج ۶) ۶

حدیث نمبر ۱۰۴ | عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا فِي جِبْرِيلَ فَقُلْتُ مَنْ يَهْجُرُ مَعِيَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ بِلِيٍّ أَمْرٌ أَمَّتِكَ مِنْ بَعْدِكَ وَهُوَ أَفْضَلُ أَمَّتِكَ مِنْ بَعْدِكَ (رواہ الذہبی من الکنز، ص ۱۳۸ ج ۶) ۷

ترجمہ ۱۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے تو میں نے دریافت کیا کہ میرے ساتھ ہجرت کون کرے گا؟ فرمایا ابوبکرؓ، اور وہی آپ کے بعد آپ کی امت کے خلیفہ ہوں گے اور وہ آپ کے بعد ساری امت سے افضل ہیں (کنز، ص ۱۳۸ ج ۶) ۷

حدیث نمبر ۱۰۵ | عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ أَتَمَشِي أَمَامَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ وَلَا غُرُبَتْ عَلَى أَحَدٍ بَعْدَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ
أَفْضَلَ مِنْ أَبِي بَكْرٍ (رواه ابن النجار ورجل) (من اللکڑ ۱۴۰ ج ۶)
ترجمہ :- "حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
اے ابو الدرداءؓ! کیا تم اس شخص سے آگے چلتے ہو جو تم سے دنیا و آخرت میں
افضل ہے۔ یاد رکھو کہ نبیین اور مرسلین کے بعد پورے دو شمس یعنی زمانہ میں
ابو بکرؓ سے افضل کوئی نہیں ہوا (کتر، ص ۱۴۰ ج ۶)

حدیث نمبر ۱۰۶ | عَنْ عَلِيٍّ مَرْثُوعًا قَالَ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ
عُمَرُ (رواه ابن عساکر - من اللکڑ ۱۴۳ ج ۶)
ترجمہ :- "حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس
امت کے نبی کے بعد ساری امت سے افضل ابو بکرؓ و عمرؓ ہیں (روایت کیا
اس کو ابن عساکر نے) (کتر، ص ۱۴۳ ج ۶) :-

حدیث نمبر ۱۰۷ | عَنْ الزُّبَيْرِ مَرْثُوعًا خَيْرُ أُمَّتِي بَعْدِي أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ -
(رواه ابن عساکر - من اللکڑ ۱۴۲ ج ۶)
ترجمہ :- "حضرت زبیرؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے
بعد میری امت میں سب سے بہتر ابو بکر و عمرؓ ہیں (ابن عساکر) (کتر، ص ۱۴۲ ج ۶) :-
ان تمام احادیث کا حاصل یہ ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ تمام امت محمدیہ میں افضل
السان ہیں، اور باقی ہمہ جبکہ وہ نبی نہیں تو معلوم ہوا کہ اس امت میں کوئی نبی نہیں
ہو سکتا ورنہ غیر نبی کا نبی سے افضل ہونا لازم آئے گا۔

حدیث نمبر ۱۰۸ | عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ
لَا أَمْتُ بِكَ رَيْغِي بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يُوْثِنَ
بِكَ هَذَا الصَّبُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَنَا
يَا صَبُّ فَقَالَ الصَّبُّ بِلِسَانِ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ يَفْهَمُهُ الْقَوْمُ جَمِيعًا
لَبَّيْكَ وَمَعْدُ يُكَ يَا رَسُولَ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ مَنْ تَعْبُدُ فَقَالَ

الَّذِي فِي السَّمَاءِ عَرْشُهُ وَفِي الْأَرْضِ مُلْكَانُهُ وَفِي الْبَحْرِ مَسِيرُهُ
 وَفِي الْجَنَّةِ رَحْمَتُهُ وَفِي النَّارِ عَذَابُهُ قَالَ فَمَنْ أَنَا قَالَ أَنْتَ رَسُولُ
 رَبِّ الْعَالَمِينَ وَخَاتِمُ النَّبِيِّينَ الْحَدِيثُ أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي
 الْأَدَسِ وَالصَّغِيرِ وَابْنُ عَدَى وَالْحَاكِمُ فِي الْمَعْجَزَاتِ وَالْبَيْهَقِيُّ
 وَابْنُ نَعِيمٍ وَابْنُ عَسَاكَرٍ وَابْنُ عَدَى فِي اسْنَادِهِ مَنْ يَنْظُرُ فِي حَالِهِ سَوَى
 مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْوَلِيدِ الْبَصْرِيِّ السَّمَلِيِّ شَيْخِ الطَّبْرَانِيِّ وَابْنِ عَدَى وَ
 قَالَ السَّيُوطِيُّ فِي الْخَصَائِصِ قُلْتُ لِحَدِيثِ عَمْرِو طَرِيقٍ أَخْرَجَ فِيهِ
 مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَلِيدُ أَخْرَجَهُ ابْنُ نَعِيمٍ .

ترجمہ :- حضرت عمر فاروقؓ سے ایک طویل حدیث کے ذیل میں مروی ہو کہ (ایک گاؤں والے
 کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی دعوت دی تو اس نے ایک گواہ آپ کے
 سامنے چھوڑ دی، اور کہا، میں جب تک ایمان نہ لاؤں گا جب تک یہ گواہ آپ
 پر ایمان نہ لائے۔ آپ نے گواہ سے خطاب کر کے فرمایا کہ بتلا میں کون ہوں؟
 گواہ نے نہایت بلیغ عربی زبان میں جس کو ساری مجلس سمجھتی تھی، کہا اللہ کی د
 سعدیک یا رسول رب العالمین، یعنی اے رب العالمین کے سچے رسول میں
 حاضر ہوں، اور آپ کی اطاعت کرتی ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تو کس کی عبادت
 کرتی ہے؟ گواہ نے جواب دیا کہ اس ذات مقدس کی کہ آسمان میں اس کا عرش عظیم
 ہے اور زمین پر اس کا قبضہ و سلطنت ہے اور دریا میں اس کا بنایا ہوا راستہ ہوا
 جنت میں اس کی رحمت ہوا اور دوزخ میں اس کا عذاب ہو۔ آپ نے فرمایا میں کون
 ہوں؟ گواہ نے جواب دیا کہ آپ پروردگار عالم کے سچے رسول ہیں اور انبیاء
 کے ختم کرنے والے ہیں۔

اس حدیث کو طبرانی نے معجم الاوسط اور معجم صغیر میں اور ابن عدی اور حاکم نے
 معجزات میں اور بیہقی، ابونعیم، ابن عساکر نے ردایت کیا ہے (دیکھو خصائص کبریٰ
 للسیوطی صفحہ ۶۵ جلد ۲) شیخ حلال الدین سیوطیؒ اس حدیث کو نقل کرنے کے
 بعد فرماتے ہیں کہ اس کی اسناد میں کوئی ایسا شخص نہیں جس کی ثقاہت میں کلام
 کیا جائے، سوائے محمد بن علی بن الولید کے جو کہ طبرانی اور ابن عدی کے استاد ہیں

لیکن اس روایت کے لئے ایک اور طریقہ سند بھی ہے جس میں محمد بن علی بن الولید نہیں ہیں، ابو نعیم نے اسی اسناد کے ساتھ اس حدیث کو روایت کیا ہے ؟
الحاصل حدیث کے قابل وثوق ہونے میں کوئی تاثر نہیں ہو سکتا۔

حدیث نمبر ۱۰۹ | عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ عِنْدَ الْبَيْهَقِيِّ كَذَا فِي الْخُصَائِصِ الْكُبْرَى (۶۵)
ترجمہ ۱۔ ” حضرت عائشہؓ سے بھی اسی مضمون کی حدیث بیہقی نے روایت کی ہے (دیکھو
خصائص کبریٰ صفحہ ۶۵ جلد ۲) “

حدیث نمبر ۱۱۰ | عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ (مِنْ الْخُصَائِصِ الْكُبْرَى)
ترجمہ ۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے بعینہ اسی مضمون کی حدیث بیہقی نے روایت کی ہے (از خصائص کبریٰ)
حدیث نمبر ۱۱۱ | وَمِثْلُهُ عَنْ عَلِيٍّ أَخْرَجَهُ ابْنُ عَسَاكَرٍ كَذَا فِي الْخُصَائِصِ (ج ۶ ص ۲)
ترجمہ ۱۔ ” اسی طرح بعینہ مضمون کی حدیث حضرت علیؓ سے ابن عساکر نے روایت فرمائی ہے “
افسوس جمل کے وحشی جانور آپ کے آخر البقیہ میں ہونے پر ایمان لاتے ہیں

مگر اسلام کے مدعی قادیانیوں کے کانوں پر جوں بھی نہیں رہی گئی ہے

گفتہ امیں شرط آدمیت نیست ؟ مرغ تسبیح خوان و تو خاموش
حدیث نمبر ۱۱۲ | عَنْ أَبِي زَيْدٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
ثَابِتٍ رُؤْيَا رَوَى الْحَدِيثَ طَوِيلًا، وَبَعْضُ الْفَاظِهِ هَكَذَا وَأَمَّا
الثَّاقَةُ الَّتِي رَأَيْتُهَا وَرَأَيْتُنِي أَبْعَثُهَا فِي السَّاعَةِ عَلَيْنَا نَقُومُ لِأَنْبِيَّ
بَعْدِي وَلَا أُمَّةَ بَعْدَ أُمَّتِي - رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَالَةِ النُّبُوَّةِ (هَكَذَا

عند ابن كثير في التفسير، ص ۳۶۹ ج ۹ طبع قدیم مع بغوی)

ترجمہ ۱۔ ” حضرت ابو زید جہنیؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنا ایک
طویل خواب بیان کیا۔ آپ نے اُس کی مفصل تعبیر بیان فرمائی، اس کے آخری
جملے مسئلہ زیر بحث کے لئے روشن دلیل ہیں وہ یہ ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ
تم نے جو خواب میں اونٹنی کو دیکھا اور یہ دیکھا کہ میں اس کو چلا رہا ہوں تو اس سے
مراد قیامت ہے جو ہماری امت پر قائم ہوگی، کیونکہ نہ میرے بعد کوئی نبی ہے،
اور نہ میری امت کے بعد کوئی امت۔ روایت کیا اس کو بیہقی نے دلائل نبوت
میں (از تفسیر ابن کثیر، ج ۹، ص ۳۶۹ طبع قدیم مع بغوی) “

حدیث نمبر ۱۱۳ | فی حدیث طویل فی باب الاسراء عن ابی ہریرۃؓ مرفوعاً
 قَالَ يَا جِبْرِيلُ مِنْ هَذَا مَعَكَ قَالَ هَذَا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ خَاتِمُ
 النَّبِيِّينَ (الی ان قال) فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدْ اخَذْتُكَ
 حَبِيبًا وَهُوَ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَةِ مُحَمَّدٌ حَبِيبُ الرَّحْمَنِ وَارْسَلْتُكَ
 لِلنَّاسِ كَمَا نَهَى وَجَعَلْتُ اُمَّتَكَ هُمْ الْاَوَّلُونَ وَهُمْ الْاٰخِرُونَ وَ
 جَعَلْتُ اُمَّتَكَ لَا تَجْزُوْا لَهُمْ خُطْبَةً حَتّٰی يَشْهَدُوْا اِنَّكَ عَبْدِيْ وَ
 رَسُوْلِيْ وَجَعَلْتُكَ اَوَّلَ النَّبِيِّينَ خَلْقًا وَاٰخِرَهُمْ بَعَثًا وَاَعْطَيْتُكَ
 سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِيْ وَلَمَّا اَعْطِيَهَا نَبِيًّا قَبْلَكَ وَاَعْطَيْتُكَ خَوَاتِمَ
 سُورَةِ الْبَقَرَةِ مِنْ كُنْزِ تَحْتِ الْعَرْشِ لَمَّا اَعْطِيَهَا قَبْلَكَ وَجَعَلْتُكَ
 نَاقِحًا وَخَاتِمًا الْحَدِيث رواه البزار (کن فی مجمع الزوائد ۲/۲۹۴)
 ترجمہ ۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے شبِ اسری کے واقعہ کو مفصل ایک طویل حدیث میں
 بیان کیا ہے جس کے چند جملے حسب ضرورت درج کئے جاتے ہیں۔ (آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتوں نے جبریل سے کہا کہ تمہارے ساتھ یہ کون ہیں؟
 جبریل علیہ السلام نے جواب دیا کہ اللہ کے رسول اور تمام انبیاء میں سے آخر محمدؐ
 ہیں (اس کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ) اللہ تعالیٰ کی جانب سے مجھے ارشاد ہوا کہ میں
 تمہیں اپنا محبوب بنایا ہے اور توریت میں بھی لکھا ہوا ہے کہ محمد اللہ کے محبوب ہیں، اور
 ہم نے تمہیں تمام مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجا ہے، اور آپؐ کی امت کو اولین و
 آخرین بنایا، اور میں نے آپؐ کی امت کو اس طرح رکھا کہ ان کے لئے کوئی خطبہ
 جائز نہیں جب تک کہ وہ خالص دل سے گواہی نہ دیں کہ آپ میرے بندے اور
 میرے رسول ہیں، اور میں نے آپؐ کو باعتبار اصل خلقت کے سب سے اول اور
 باعتبار بعثت کے سب سے آخر بنایا ہے اور آپؐ کو سب سے مشائی (سورۃ فاتحہ) دی ہے جو
 آپؐ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی، اور آپؐ کو آخر سورۃ بقرہ کی آیتیں دی ہیں
 اس خزانہ سے جو عرش کے نیچے ہے اور جو آپؐ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیا

اور آپ کو فاتح اور خاتم بنایا (الاحسن للحدیث) (مجمع الزوائد، از صفحہ ۲۷)

صفحہ ۲۹ بحوالہ بزار) ۴

اور خصائص کبریٰ، صفحہ ۱۷۱ میں اس حدیث کو بحوالہ ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور ابن مردودہ اور ابویعلیٰ اور بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔

حدیث نمبر ۱۱۴ | عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أُسْرَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِأَخْرَجَ هَاجَرَ حُلَّ عَلَى الْبَرَقِ نَكَانَ لَا يُسْرُ بِأَرْضٍ عَذْبَةٍ سَهْلَةٍ إِلَّا قَالَ أَنْزِلْ هُمَا يَا حَبْرِيْلُ فَيَقُولُ لَا حَشَىٰ أَتَىٰ مَلَكٌ فَقَالَ حَبْرِيْلُ أَنْزِلْ يَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ حَيْثُ لَاضِعٌ وَلَا زُرْعٌ قَالَ نَعَمْ هُمَا يَخْرُجُ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ ابْنُكَ الَّذِي نَتَمُّ بِهِ الْكَلْبَةُ الْعَلْيَا (كذا في الخصائص الكبرى ص ۹)

ترجمہ ۱۔ "حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیمؑ کو حضرت ہاجرہ کے لیجانے کا حکم دیا گیا تو آپ کو براق پر سوار کیا گیا، پس جب براق کسی عمدہ شیر پر اور نرم زمین پر لیکر گذرنا تھا تو ابراہیمؑ فرماتے تھے کہ حیریلؑ یہاں اتر جاؤ مگر حیریلؑ انکار کرتے تھے یہاں تک کہ مکہ کی سرزمین پر گذر ہوا تو حیریلؑ اس میں ٹھہر گئے اور فرمایا کہ اے ابراہیمؑ یہاں اتر جاؤ۔ ابراہیمؑ نے جواب دیا کہ عجیب بات ہے یہاں اتارتے ہو جہاں نہ کوئی کھیتی کا سامان ہے نہ دودھ کا۔ حیریلؑ نے جواب دیا کہ ہاں اسی جگہ آپ کے صاحبزادے کی ذریت سے نبی اُتی پیدا ہوں گے جن کے ذریعہ کلمہ علیا تمام (مکمل) ہوگا (خصائص کبریٰ ص ۹) ۵

حدیث نمبر ۱۱۵ | عَنْ سَلْمَانَ فِي حَدِيثِ الشَّاعَةِ يَا تَوْنُ مُحَمَّدًا أَيْقُؤْ لَوْنُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَنْتَ الَّذِي فَتَحَ اللَّهُ بِكَ دَحْشَمَ وَغُفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ وَمَا تَأَخَّرَ۔ رواه ابن أبي شيبة (كذا في فتح الباری، ص ۲۷۸ ج ۱۱)

ترجمہ ۱۔ "حضرت سلمان فارسیؓ سے ایک طویل حدیث میں مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے روز تمام مخلوق جمع ہو کر آئیں گی اور کہیں گی کہ اے اللہ کے نبی آپ ہی وہ ہیں کہ اللہ نے آپؐ کو نبوت کو شروع فرمایا اور آپ ہی پر ختم کیا، اور آپ کی سب اگلی پھلی لفرشیں معاف کیں (آپ ہی ہماری سفارش کیجئے) روایت کیا اس کو ابن ابی شیبہ نے (از فتح الباری، ص ۲۷۸ ج ۱۱) ۵

حدیث نمبر ۱۱۶ | عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ نَزَلَ مُوسَى فَأَتَبَعْتُمُوهُ وَتَرَكْتُمُوَنِي لَضَلَلْتُمْ أَنَا حِطْلُكُمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَأَنْتُمْ حِطْلُ مِنَ الْأُمَمِ . رواه البيهقي في الشعب (۳، ۴۹۹) ترجمہ ۱۔ " حضرت عبداللہ بن الحارثؓ راوی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں خود موسیٰ علیہ السلام بھی آجادیں اور تم مجھے چھوڑ کر ان کا اتباع کرو تو البتہ تم گمراہ ہو جاؤ۔ انبیاء میں سے تمہارا حصہ صرف میں ہی ہوں، اور امتوں میں سے میرا حصہ صرف تم ہی ہو۔ روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں (من الکثر) ۵ اسی مضمون کی ایک حدیث بحوالہ مسند احمد نمبر ۴۸ میں گزر چکی ہے، جس میں آپؐ نے انحصار کے ساتھ اس امت کے لئے صرف اپنی ذات اقدس کو نبی قرار دیا ہے، اور اس امت کے لئے اپنے سوا کسی اور کے نبی ہونے سے انکار فرمایا۔

حدیث نمبر ۱۱۷ | عَنْ أَبِي الدُّدَّاءِ مِثْلُهُ عِنْدَ الطَّبْرَانِيِّ فِي الْكَبِيرِ (۱۵ جلد) ترجمہ ۱۔ " حضرت ابوالدرداءؓ سے بھی اسی مضمون کی ایک حدیث طبرانی نے روایت فرمائی ہے۔ حدیث نمبر ۱۱۸ | عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّا مُوسَى لَمَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِ التَّوْرَةُ وَقَرَأَهَا فَوَجَدَ فِيهَا ذِكْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ فَقَالَ يَا رَبِّ إِنِّي أَحَدٌ فِي الْأَلْوَا حِ أُمَّةٌ هُمْ الْآخِرُونَ التَّابِتُونَ فَاجْعَلْهُمْ أُمَّتِي (الحدیث)

ترجمہ ۱۔ " حضرت ابوہریرہؓ راوی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موسیٰؑ جب تورات نازل ہوئی اور انہوں نے اس کو پڑھا تو اس میں اس امت کا ذکر پایا، اہا وقت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ اے میرے پروردگار میں الواح تورات میں ایک ایسی امت پاتا ہوں (جو دنیا میں) سب سے آخری امت ہے اور (قیامت میں) سب سے پہلے ہیں، ان کو میری امت بنائے (دلائل نبوت، البونعم، ص ۱۱۴) ۵

حدیث نمبر ۱۱۹ | أَخْرَجَ ابْنُ عَسَاكِرٍ مِنْ طَرِيقِ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ بَيْنَ كَتِفَيْ آدَمَ مَكْتُوبٌ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ خَاتِمُ النَّبِيِّينَ (ازمضان کبریٰ ص ۱۱۴) ترجمہ ۱۔ " ابن عساکر نے بطریق ابوالزبیرؓ حضرت جابرؓ سے روایت کیا ہے کہ حضرت آدمؑ کے دونوں شانوں کے درمیان لکھا ہوا تھا " محمد رسول اللہ خاتم النبیین "؟

حدیث نمبر ۱۲۰ | عَنْ أَنَسٍ رَفِيَ حَدِيثَ طَوِيلٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مُوسَى دَعَا اللَّهَ تَعَالَى اجْعَلْنِي نَبِيًّا تِلْكَ الْأُمَّةُ رَفِئِي هَذِهِ الْأُمَّةُ الْمَرْخُومَةُ، قَالَ (رَفِئِي اللَّهُ تَعَالَى) نَبِيَّهَا مِنْهَا قَالَ اجْعَلْنِي مِنْ أُمَّةٍ ذَلِكَ النَّبِيُّ قَالَ اسْتَقْدَمْتُ وَاسْتَأْخَرْتُ وَلَكِنْ مَا جَمَعُ بَيْنَكُمَا فِي دَارِ جَلَالٍ (رواه ابو نعیم فی الحلیۃ کذا فی الخصائص ص ۱۲۱) ترجمہ ۱۔ حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موسیٰ نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ مجھے اس امت (یعنی امت محمدیہ) کا نبی بنائے تو ارشاد ہوا کہ اس امت کا نبی خود انہیں میں سے ہوگا (آپ نہیں ہو سکتے) پھر موسیٰ نے عرض کیا کہ مجھے اس نبی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی امت بنالیا جائے تو ارشاد ہوا کہ آپ اُن سے پہلے آئے ہیں اور وہ بعد میں تشریف لائیں گے (اس لئے امت بھی نہیں ہو سکتے) البتہ دار جلال میں ہم آپ دونوں کو جمع کر دیں گے (ابو نعیم فی الحلیۃ کذا فی الخصائص ص ۱۲۱ ج ۱) ۲

اس حدیث میں ایک تو یہ ثابت ہوا کہ حضرت موسیٰؑ جیسا اولوالعزم پیغمبر بھی جب اس امت کا نبی نہیں بن سکتا، تو پھر اور کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کی نبوت کا درجہ کیسے پاسکتا ہے۔ دوسرے اس حدیث میں لفظ نبیہا زیادہ قابل غور ہے کیونکہ اس کو بصیغہ واحد اکر کے بتلادیا گیا ہے کہ اس امت کے لئے صرف ایک نبی ہوگا ورنہ اقتضائے مقام یہ تھا کہ بصیغہ جمع انبیاء ہا منها فرمایا جاتا۔

حدیث نمبر ۱۲۱ | عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا رَسُولُ الرَّحْمَةِ أَنَا الْمَلَكُ الْمُنْفَقُ وَالْحَاشِرُ بُعِثْتُ بِالْجِهَادِ قَلَمًا أُبْعَثُ بِالزَّرْعِ (اخرجه ابن سعد، کذا فی الخصائص ص ۱۲۱) ترجمہ ۱۔ حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں محمدؐ ہوں احمد ہوں اور رسول رحمت ہوں اور جہاد کا رسول ہوں اور رب سب آخری رسول ہوں جس کے بعد حشر و قیامت ہوگی، مجھے جہاد کے لئے بھیجا گیا ہر زراعت کے لئے نہیں۔ حدیث نمبر ۱۲۲ | عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فِي قِصَّةِ الْمَعْرَاجِ فِي حَدِيثِ طَوِيلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

يَا بَنِي آدَمَ لَا تَكُنَّ لِرَبِّكَ اللَّيْلَةَ وَإِنَّ أُمَّتَكَ أَخِرَ الْأُمَمِ وَأَضْعَفُهَا
فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ حَاجَتَكَ كُلَّهَا وَاجْلِهَا فِي أُمَّتِكَ فَافْعَلْ،
اخرجه ابن عرنة في جزئه وابونعيم وابن عساكر من طريق ابن أبي عمير
عن ابن مسعود (خصائص، ص ۱۶۲ ج ۱)

ترجمہ ۱۔ "حضرت عبداللہ بن مسعود واقعہ معراج بیان فرماتے ہوئے ایک طویل حدیث
کے ذیل میں روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب
معراج میں مجھ سے حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ آپ آج کی رات اپنے پروردگار سے
ملنے والے ہیں، اولاد آپ کی امت آخری امت ہے، اور سب زیادہ ضعیف ہے،
اس لئے اگر آپ کچھ کر سکتے ہیں تو اپنی امت کے لئے سہولت کے بارے میں کوشش
کیجئے (ابن عرذ، ابونعیم، ابن عساکر)۔"

حدیث نمبر ۱۲۲ | عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَ نَبِيٌّ
إِلَّا كَانَ فِي أُمَّتِهِ مُعَلِّمٌ أَوْ مُعَلِّمَانِ فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَهُوَ
عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ (اخرجه الطبرانی في الاوسط - خصائص کبریٰ ص ۱۲۹ ج ۱)
ترجمہ ۱۔ "حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر نبی کی
امت میں ایک یا دو معلم (محدث) ہوا کرتے تھے، اگر میری امت میں ان میں سے
کوئی ہو سکتا ہے تو وہ عمر بن خطابؓ ہیں (طبرانی)۔"

اس مضمون کی متعدد احادیث باختلاف الفاظ پہلے گزر چکی ہیں، اس حدیث میں
بھی بجائے محدث کے معلم کا لفظ رکھا ہے، مگر مضمون واحد ہے، تقریر مضمون اور ختم
نبوت کا ثبوت مفصل ملاحظہ فرمائیے

حدیث نمبر ۱۲۳ | اخرجہ ابن عساكر عن سلمان في حديث طويل قال قال جبريل
للنبي صلى الله عليه وسلم إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ إِنْ كُنْتَ أَصْطَفَيْتَ آدَمَ
فَقَدْ خَمَمْتَ بِكَ الْأَنْبِيَاءَ وَمَا خَلَقْتَ خُلُقًا أَكْرَمَ مِنْكَ عَلَى .
(خصائص، ص ۱۹۳ ج ۲)

ترجمہ ۱۔ "ابن عساكر نے حضرت سلمانؓ سے ایک طویل حدیث میں روایت کیا کہ جبریلؑ
نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ کا پروردگار فرماتا ہے کہ اگر ہم نے آدمؑ کو

صفی اللہ ہونے کا تمغہ امتیازی دیا ہے تو آپ پر تمام انبیاء کو ختم کر کے آپ کی شان امتیاز سب بڑھادی ہے، اور میں نے کوئی مخلوق ایسی پیدا نہیں کی جو میرے نزدیک آپ سے زیادہ عزیز ہو ۛ

حدیث نمبر ۱۲۵ | عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ أَيَّدَنِي بِأَرْبَعَةٍ دُفَعَاءَ اثْنَيْنِ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ جِبْرِيلٌ وَمِيكَائِيلُ وَاثْنَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ أَبِي بَكْرٌ وَعُمَرُ أَخْرَجَهُ الْبَزَارُ وَالطَّبْرَانِيُّ (کذا فی الخصائص، ص ۲۰۰ ج ۲)

ترجمہ ۱۔ "حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چار وزیروں کے ذریعہ میری تائید فرمائی جن میں سے دو آسمان والوں میں سے ہیں یعنی جبریلؑ اور میکائیلؑ اور دو زمین والوں میں سے یعنی ابوبکرؓ اور عمرؓ (بزار، طبرانی) (از خصائص کبریٰ، جلد ثانی ص ۲۰۰) ۛ

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ابوبکرؓ و عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وزیر ہیں، لیکن با ایں ہمہ تبصریحات نبویہ و اجماع امت وہ دونوں انبیاء میں داخل نہیں، حالانکہ انبیاء سابقین کے وزیر نبی ہوتے تھے جیسا کہ خود قرآن میں موجود ہے وَجَعَلْنَا أَخَاهُ هَارُونَ ذَرِيَّةَ (الآیۃ) "اور ہم نے موسیٰ کے بھائی ہارون کو اُن کا وزیر بنا دیا" اور دوسری جگہ حضرت موسیٰ کی دعا اس طرح نقل کی گئی ہے:-

وَجْعَلْ لِي ذَرِيَّةً مِّنْ أَهْلِیْ | یعنی اے اللہ میرے لئے میرے اہل چس
هَارُونَ أَخِي | میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر بنا دے ۛ

پس جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وزراء انبیاء و رسل نہیں (حالانکہ انبیاء سابقین کے وزیر نبی ہوتے تھے)، تو صاف ظاہر ہو گیا کہ اس امت میں سوائے آپ کے آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔

حدیث نمبر ۱۲۶ | أَخْرَجَ ابْنُ جُرَيْجٍ فِي كِتَابِ السَّنَةِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ اخْتَارَ أَصْحَابِي عَلَى جَمِيعِ الْعَالَمِينَ سِوَى النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ وَاخْتَارَ مِنْ أَصْحَابِي أَرْبَعَةً أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ فَجَعَلَهُمْ خَيْرَ أَصْحَابِي وَفِي أَصْحَابِي كُلِّهِمْ خَيْرٌ

(خصائص کبریٰ، صفحہ ۲۰۳ جلد ۲)

ترجمہ ۱۔ "ابن حشر نے کتاب التہ میں حضرت جابرؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے صحابہ کو انبیاء و مرسلین کے علاوہ تمام اہل عالم میں پسند فرمایا، اور پھر صحابہؓ میں سے چار کو پسند فرمایا یعنی ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، اور ان چاروں کو تمام صحابہ میں بہترین قرار دیا اور میرے سب صحابہ میں خیر اور بھلائی غالب ہے (خصائص کبریٰ)۔"

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تمام امت سے افضل ہیں اور باایں ہمہ جب وہ بھی نبی نہیں تو اور کوئی کیسے نبی ہو سکتا ہے۔

حدیث نمبر ۱۲۷ | عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (فِي حَدِيث طویل) بَلْ يَا يَهُودِيُّ أَنْتُمْ الْأَوَّلُونَ وَنَحْنُ الْآخِرُونَ السَّائِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (خرجه ابن راهويه في مسند ابن أبي شيبة في المصنف، خصائص، ص ۲۰۹، ج ۲)

ترجمہ ۱۔ "ایک طویل حدیث کے ذیل میں حضرت عمرؓ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے یہودی تم دنیا میں ہم سب پہلے ہو، اور ہم دنیا میں سب سے آخر میں اور قیامت میں سب سے آگے ہوں گے (مسند ابن راہویہ مصنف ابن ابی شیبہ)۔"

حدیث نمبر ۱۲۸ | أَخْرَجَ ابْنُ نَعِيمٍ فِي حَدِيث طویل عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّهُ سَأَلَهُ مَا هَاتَا عَائِلُ مَلِكِ الرُّومِ عَلَى الشَّامِ هَلْ كَانَ رَسُولُكُمْ أَخْبَرَكُمْ أَنَّهُ يَأْتِي بَعْدَهُ رَسُولٌ قَالَ لَا وَلَكِنْ أَخْبَرْتَنِي أَنَّهُ لَا يَأْتِي بَعْدَهُ وَأَخْبَرْتُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ قَدْ بَشَّرَ بِهِ قَوْمَهُ قَالَ الرُّومِيُّ وَأَنَا عَلَى ذَلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ (خصائص ص ۲۸۴ جلد ۲)

ترجمہ ۱۔ "حضرت ابو عبیدہ بن الجراح جب یرموک پہنچے تو لشکرِ روم کے سردار نے ایک قاصد بھیجا، قاصد نے کہا کہ ملکِ شام کے گورنر ماہان کی طرف سے آیا ہوں، انہوں نے کہا ہے کہ آپ ہمارے پاس اپنی جماعت میں سے ایک عقلمند کو بھیج دیجئے تاکہ ہم ان سے مکالمہ کریں، حضرت ابو عبیدہؓ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو اس کام کیلئے منتخب فرمایا۔ چنانچہ حضرت خالدؓ تشریف لے گئے۔ دورانِ محفّت گو میں ماہان نے

دریافت کیا کہ کیا تمہارے رسول نے تمہیں یہ خبر بھی دی ہے کہ ان کے بعد کوئی اللہ رسول آئے گا، حضرت خالدؓ نے فرمایا کہ نہیں، بلکہ یہ خبر دی ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا، اور یہ خبر دی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے میرے وجود کی اپنی امت کو پہلے ہی سے بشارت دی تھی، ماہانِ رومی نے یہ شعر کہا کہ ہاں میں بھی اس پر گواہ ہوں (ابونعیم) :-

حدیث نمبر ۱۲۹ | عَنْ أَنَسٍ رَفِیْ حَدِیْثِ طَوِیْلِ (مَرْقُوعًا اَلْحَدِیْثُ الَّذِیْ رَسَلَنِی

رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ وَكَأَنَّهُ لِّلنَّاسِ (الی قولہ) وَ جَعَلَ اُمَّتِیْ هُمُ الْاٰخِرُونَ

وَهُمْ الْاَوَّلُونَ قَالَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی جَعَلْتُ اُمَّتَكَ هُمُ الْاٰخِرُونَ

وَهُمُ الْاَوَّلُونَ (الی قولہ) جَعَلْتُكَ اَوَّلَ النَّبِیِّیْنَ خَلْقًا وَاٰخِرَهُمْ

بَعَثًا (الی قولہ) وَ جَعَلْتُكَ نَآیَةً وَّ خَاتِمًا (اخرجہ ابونعیم) (خصائص کبریٰ ص ۱۹۱)

ترجمہ :- حضرت انسؓ ایک طویل الذیل حدیث میں روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حمد ہے اُس ذاتِ قدوس کے لئے جس نے مجھے تمام اہلِ عالم

کے لئے رحمت بنا کر بھیجا اور میری امت کو سب سے آخری اور سب سے پہلا بنایا، اللہ

تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے تمہاری امت کو آخری امت اور اول بنایا، اور ہم نے

باعتبار خلقت کے آپ کو سب سے پہلے اور بعثت میں سب سے آخری بنایا اور ہم نے

آپ کو فاتح اور خاتم بنایا :-

حدیث نمبر ۱۳۰ | عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ قَالَ لِعَلَّیْ

اَمَّا تَرْضٰی اَنْ تَكُوْنُ مِنْ اُمَّةٍ یَنْزِلُ عَلَیْہَا رُؤُوفٌ مِنْ مُّوْسٰی اِلَّا اَنَّهُ لَا بُدَّ لَہٗ

وَلَا وَرَاثَہٗ (خصائص ص ۲۳۹ ج ۲ بحوالہ طبرانی)

ترجمہ :- حضرت ابن عمرؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت

علیؓ سے فرمایا کہ کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم مجھ سے اس مرتبہ پر ہو جاؤ جس پر حضرت

موسیٰؑ سے ارودن تھے، مگر اردن کی طرح تم کو نبوت اور وراثت نہیں مل سکتی (طبرانی) :-

حدیث نمبر ۱۳۱ | اخرجہ ابونعیم عن یونس بن مَیْسَرَةَ عَنْ بَنِی جَلِیْفِیْطَ قَالَ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ اَنَا نِیْ مَلَكٌ یُّطْسِتُ مِنْ ذَہَبٍ فَنُشِیْ

یَبْلُغُنِیْ فَاُخْرِجُ حُشُوَہٗ فِیْ جَوْفِیْ نَعْلَمَہَا شَمٌّ ذَرَّ عَلَیْہِ ذُرُّوْرَا شَمٌّ قَالَ (فیما

تَال) وَآذَنْتُ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ الْمُتَّقِي وَالْحَاشِسُ (خصائص ص ۲۵ ج ۱)
 ترجمہ ۱۔ "حضرت یونس بن میسرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
 میرے پاس ایک فرشتہ ایک سونے کا طہاق لایا، پھر میرے پیٹ کو چاک کر کے
 اس میں سے ایک لوتھر نکالا پھر اس کو دھویا، اور اس پر کوئی چیز چھڑکی،
 پھر کہا کہ آپ محمد ہیں اللہ کے رسول جن کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور جن کے
 بعد ہی خسرو نشر ہو جائے گا (ابونعیم)؛

حدیث نمبر ۱۳۲ | اخرج الدارمی وابن عساکر عن ابن غنم قال قال جبریل
 أنزل على رسول الله صلى الله عليه وسلم ثوباً بطنه ثم قال جبریل
 قلب ذكيع فيه أذنان سميعتان وعينان بصيرتان محمد رسول
 الله المتقى الحاشس (خصائص، ص ۶۵ ج ۱)

ترجمہ ۱۔ "دارمی اور ابن عساکر نے ابن غنم سے روایت کیا ہے کہ جبریل آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کا پیٹ چاک کیا، اور پھر
 کہا کہ قلب ذکوع کرنے والا ہے، کان سننے والے ہیں، اور آنکھیں دیکھنے
 والی ہیں یہ محمد ہیں اللہ کے رسول جن کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا، اور جن کے بعد
 ہی قیامت قائم ہو جائے گی (از خصائص، صفحہ ۲۵ جلد ۱)؛

حدیث نمبر ۱۳۲ | عَنِ الثَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ زَيْدُ بْنُ خَارِجَةَ مِنْ سَرَاةِ
 الْأَنْصَارِ نَبِيَّتَاهُمَا يَتَشَيَّانِ فِي طَرِيقٍ مِّنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَ
 الْعَصْرِ إِذْ خَرَفْتُوْنِي فَأَعْلَمْتُ بِهِ الْأَنْصَارَ فَأَتَوْهُ فَأَحْتَمَلُوهُ إِلَى
 بَيْتِهِ وَسَجَّوْهُ كَسَاءً وَبُرْدَيْنِ وَفِي الْبَيْتِ نِسَاءٌ مِّنْ نِّسَاءِ الْأَنْصَارِ
 يَبْكِينَ عَلَيْهِ وَرِجَالٌ مِّنْ رِّجَالِهِمْ فَمَكَتْ عَلَى حَالِهِ حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ
 الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ إِذَا سَمِعُوا صَوْتًا قَائِلٌ يَقُولُ أَنْصِتُوا أَنْصِتُوا
 نَنْظُرُ فَإِذَا الصَّوْتُ مِنْ تَحْتِ الْبَابِ نَحْنَرُ دَاعِنٌ وَجْهَهُ وَ
 صَدْرُهُ فَإِذَا الْقَائِلُ يَقُولُ عَلَى لِسَانِهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ النَّبِيُّ
 الْأُمِّيُّ خَاتِمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ كَانَ ذَلِكَ فِي الْكِتَابِ
 الْأَدْلَى صَدَقَ صَدَقَ .

ایک حیرت انگیز واقعہ

ترجمہ ۱۔ "نعمان بن بشیر فرماتے ہیں کہ زید بن خارجه انصار کے سرداروں میں سے تھے، ایک روز وہ مدینہ طیبہ کے کسی راستہ میں چل رہے تھے کہ یکایک زمین پر گرے اور فوراً وفات ہو گئی، انصار کو اس کی خبر ہوئی تو ان کو دہاں جا کر اٹھایا اور گھر لائے اور چاروں طرف سے ڈھانپ دیا، گھر میں کچھ انصاری عورتیں تھیں جو ان کی وفات پر گریہ و زاری میں مبتلا تھیں، اور کچھ مرد جمع تھے، اسی طرح پر جب مغرب و عشاء کا درمیانی وقت آیا تو اچانک ایک آواز سنی کہ "چپ رہو چپ رہو" لوگ متحیر ہو کر ادھر ادھر دیکھنے لگے۔ تحقیق سے معلوم ہوا کہ یہ آواز اسی چادر کے نیچے سے آرہی ہے جس میں میت ہے۔ یہ دیکھ کر لوگوں نے اُن کا منہ کھول دیا، اس وقت دیکھا گیا کہ زید بن خارجه کی زبان سے یہ آواز نکل رہی ہو کہ محمد رسول اللہ النبی الامی خاتم النبیین لانی بعدہ الخ "یعنی محمد اللہ کے رسول ہیں اور نبی امی ہیں، جو انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا" یہی مضمون کتاب اول یعنی توریت و انجیل وغیرہ میں موجود ہے، سچ کہا سچ کہا"۔

حدیث نمبر ۱۳۴ | رَدِیْ أَبُو یَعْقُبٍ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ كَذَّابًا دَجَالًا مِنْهُمْ الْمُسِيكَمَةُ وَالْعَنَسِيُّ وَالْمُخْتَارُ كَذَا فِي

سنن الباری من طبع الهند، ص ۳۴۳، پ ۱۴۲

ترجمہ ۱۔ "ابو یعلیٰ نے باسناد حسن حضرت عبداللہ بن زبیر سے روایت کیا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہو سکتی جب تک تیس جھوٹے دجال نہ نکل آویں، جن میں سے مسیکمہ، عنسی، اور مختار ہیں۔"

حدیث نمبر ۱۳۵ | عَنْ ابْنِ عُمَرَ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ فِي خُطْبَةِ ابْنِ بَكْرٍ الصَّدِّيقِ فَجَمَعَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَهُمُ الْأُمَّةَ الْبَاقِيَّةَ الْوُسْطَى رَكَتَا الْعَمَالِ ۱۳۵ ج ۲

ترجمہ ۱۔ "جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بعض عرب مرتد ہو گئے

اور حضرت صدیق اکبرؓ نے اُن پر جہاد کا ارادہ کر کے صحابہ سے مشورہ طلب کیا اور ان سب اپنی قلبی تعداد اور ضعف کی وجہ سے جہاد کو مناسب نہ سمجھا تو حضرت ابو بکر صدیقؓ منبر پر چڑھے، اور ایک نہایت شجاعانہ طویل الذیل خطبہ دیا (جس کے ابتدائی کلمات یہ ہیں) کہ خداوند تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا اور آپ کے ذریعہ تمام متفرق اور مختلف لوگوں کا سر جوڑ دیا، اور اُن کو تاقیامت باقی رہنے والی درمیانہ چال کی امت بنا دیا (تا آخر حدیث) آپ کی امت تاقیامت جب ہی آپ کی امت رہ سکتی ہے جب کوئی دوسرا نبی نہ آئے :

حدیث نمبر ۱۳۶ | وَفِي حَدِيثِ النَّسَائِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي حَتْمٍ فِي حَدِيثِ الْأَمْرِاءِ بَيْنَمَا هُوَ لَيْسَ إِذْ لَقِيَ خَلْقَ اللَّهِ تَسَلَّمُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَوَّلَ السَّلَامِ عَلَيْكَ يَا آخِرَ السَّلَامِ عَلَيْكَ يَا حَاشِيَ رِزْقِ اللَّهِ شَرَحَ مَوَاقِفَ (ص ۶۳۰) وَفِي آخِرِهِ قَالَ جَبْرِيلُ زَا مَّا الَّذِيْنَ تَسَلَّمُوا عَلَيْكَ يَا بُرَاهِمَ وَمُوسَى وَعِيسَى .

ترجمہ ۱۔ " یہی ہے حضرت انسؓ سے واقعہ معراج میں ایک حدیث روایت کرتے ہوئے نقل کیا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آسمانوں کی سیر فرما رہے تھے تو آپ کا ایک جماعت پر گزر ہوا، جنہوں نے آپ کو دیکھ کر اس طرح پر سلام کیا، السلام علیک یا اول، السلام علیک یا آخر، السلام علیک یا حاشیہ۔ اور اسی حدیث کے آخر میں ہے کہ جبریلؑ نے بعد میں آپ سے کہا کہ جن لوگوں نے آپ کو سلام کیا تھا یہ حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ تھے :

اس میں آپ کے آخر اور حاشیہ ہونے اور آپ پر نبوت ختم ہونے کا اعلان ہے۔
حدیث نمبر ۱۳۷ | عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوعًا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمُوسَى بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ
مِنْ مُوسَى (رواہ ابن الجوزی)

ترجمہ ۱۔ " حضرت ابن عباسؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ ابو بکرؓ اور عمرؓ کا مرتبہ میرے مقابلہ میں ایسا ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ کے ساتھ حضرت ہارونؑ کا تھا۔ (ابن جوزی) :

اس حدیث میں شیخین کا مرتبہ مقام ہارونی کو قرار دیا گیا ہے، مگر با ایں ہمہ وہ نبی نہیں تھے

اور آپ نے اُن کے نبی نہ ہونے کے متعلق بار بار اعلان فرمایا ہے، اس سے ظاہر ہے کہ اگر اس امت میں کوئی نبی ہو سکتا تو یہ دونوں بزرگ جو مقام ہارون میں تھے ضرور یہ عہدہ پاتے۔

حدیث نمبر ۱۳۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ خَيْرُ أَهْلِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

وَحَازِمٌ مِّنْ بَقِيٍّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ (رواه الدیلمی) (کنز ص ۱۴۳/۶۷)

ترجمہ :- حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ابو بکرؓ و عمرؓ تمام آسمانی اور زمینی مخلوقات سے بہتر ہیں، اور ان تمام لوگوں سے بھی بہتر ہیں کہ قیامت تک جن کا پیدا ہونا باقی اور مقدور ہے۔

اس حدیث نے نہایت وضاحت سے ہمارے مقصد کو صاف کر دیا ہے کہ شیخینؓ ماقیات تمام آنے والی نسلوں سے افضل ہیں جن کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ آئندہ کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا تاکہ غیر نبی کا نبی سے فضل ہونا لازم نہ آئے۔ اور اسی مضمون کی دو حدیثیں پہلے بھی گذر چکی ہیں۔

حدیث نمبر ۱۳۹ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ مَرْفُوعًا أُتِيَتْ بِكَفَّةٍ مِّزَانٍ فُوضِعَتْ فِيهَا وَ

رَجِيئُ بَأْمَتِي وَدُضِعَتْ فِي الْكَفَّةِ الْأُخْرَى فَدَجَحَتْ بِأَمَتِي ثُمَّ رُفِعَتْ

فَجِيئُ بِأَبِي بَكْرٍ فُوضِمَ فِي كَفَّةِ الْمِيزَانِ فَسَجَّ بِأَمَتِي ثُمَّ رُفِعَ أَبُو بَكْرٍ وَ

جِيئُ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فُوضِمَ فِي كَفَّةِ الْمِيزَانِ فَسَجَّ بِأَمَتِي ثُمَّ رُفِعَ

الْمِيزَانُ إِلَى السَّمَاءِ وَأَنَا أَنْظُرُ (رواه ابو نعیم فی فضائل الصحابة) (کنز ص ۱۴۳/۶۷)

” حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (خواب میں)

میرے سامنے ایک ترازو لائی گئی اور مجھے اس کے پلہ میں رکھ دیا گیا اور پھر میری

تمام امت کو جمع کر کے دوسرے پلہ میں رکھ دیا گیا، تو میں وزن میں ساری امت

بڑھ گیا اس کے بعد مجھے وہاں سے اٹھا دیا اور ابو بکرؓ کو رکھ دیا گیا تو وہ بھی ساری امت

سے بڑھ گئے، اس کے بعد ابو بکرؓ کو اس میں سے اٹھا لیا گیا اور عمرؓ کو اس میں رکھ دیا

گیا وہ بھی ساری امت سے بڑھ گئے۔ اس کے بعد وہ ترازو آسمان پر اٹھالی گئی،

جس کو میں سامنے دیکھ رہا تھا (ابو نعیم)۔

حدیث نمبر ۱۴۰ عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ مِّثْلُهُ (بتغییر ما) عِنْدَ الطَّبْرَانِيِّ فِي الْكَلْبِيِّ رَوَاهُ (کنز ص ۱۴۳/۶۷)

ترجمہ :- اسی مضمون کی حدیث حضرت معاذ بن جبلؓ سے بھی طبرانی نے معجم کبیر میں روایت کی ہے۔

حدیث نمبر ۱۴۱ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُولُوا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِينَ وَخَاتَمِ
النَّبِيِّينَ . اخرجہ الدیلمی مرفوعاً قال الحافظ ابن حجر العسقلانی المعروف
أنه موقوف علیه کذا رواه ابن ماجه (کنز ص ۱۲۵ ج ۱)

ترجمہ ۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
(بوقت ورود) تم یہ کہا کرو کہ اے اللہ تو اپنی رحمتیں اور برکات رسولوں کے سردار
اور متقیوں کے امام اور انبیاء کے ختم کرنے والے رسول (محمد) پر نازل فرما
اس کو دیلمی نے مرفوعاً روایت کیا ہے، مگر حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ اس
حدیث کے متعلق مشہور یہ ہے کہ یہ حضرت عبداللہ بن مسعود پر موقوف ہے،
چنانچہ ابن ماجہ نے اس کو موقوفاً ہی روایت کیا ہے :

حدیث نمبر ۱۲۲ | عَنْ الضَّحَّاكِ بْنِ نَوْفَلٍ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ فِي الرَّؤْيَا مَرْفُوعًا
قَالَ دُنْيَا سَبْعَةُ أَلْفِ سَنَةٍ دَامَتْ فِي أُخْرِيهَا أَلْفًا (القولہ دَامَتْ أَلْفًا
الَّتِي رَأَيْتَهَا دَرَأَيْتَنِي أَتَّبِعُهَا فِيمَا السَّاعَةُ عَلَيْنَا نَقُومُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي
وَلَا أُمَّةَ بَعْدِ أُمَّتِي (رواہ الطبرانی فی الکبیر والبیہقی) (کنز ص ۲۵ ج ۸)

ترجمہ ۱۔ حضرت ضحاک بن نوفلؓ تعبیر خواب کے باب میں ایک طویل حدیث کے
ذیل میں روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا کی کل
عمر سات ہزار سال ہے اور میں اس کے آخری ہزار میں مبعوث ہوا ہوں (اس کے
بعد ضحاک کے خواب کی تعبیر دیتے ہوئے فرمایا کہ) تم نے جو اونٹنی دیکھی اور یہ دیکھا
کہ میں اس کے پیچھے ہوں تو سمجھ لو کہ وہ قیامت ہے، جو ہم پر قائم ہوگی، نہ میرے
بعد کوئی نبی ہوگا اور نہ میری امت کے بعد کوئی امت ہوگی (طبرانی، بیہقی) :

حدیث نمبر ۱۲۳ | عَنْ عَلِيٍّ فِي صِيغَةِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتِمُ
النَّبِيِّينَ وَإِمَامُ الْمُرْسَلِينَ (الحدیث (رواہ عیاض فی الشفاء)

ترجمہ ۱۔ حضرت علیؓ سے درود شریف کے صیغے جو روایت کئے گئے ہیں ان میں اللہ صلی
علی محمد خاتم النبیین دامام المرسلین بھی آیا ہے (قاضی عیاض نے اپنی کتاب
شفاء میں اس کو نقل کیا) :

وہ احادیث جن کے مسئلہ ختم نبوت بطور استنباط سمجھا جاتا ہے۔

حدیث نمبر ۱۳۴ | عَنْ عَلِيٍّ مَرْفُوعًا أَنَّهَا سَتَكُونُ فِشْنَةً قِيلَ مَا الْمَخْرُجُ عَنْهَا قَالَ كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ نَبَأٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ وَخَبَرٌ مِّنْ بَعْدِكُمْ وَحُكْمٌ مَا بَيْنَكُمْ هُوَ الْفَضْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ مَنِ تَرَكَهُ مِنْ جَبَابٍ قَصَمَهُ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى مِنْ غَيْرِهِ أَضَلَّهُ اللَّهُ. (رواه احمد والترمذی) (کنز، ص ۴۵ ج ۱)

ترجمہ :- ”حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب ایک فتنہ پیدا ہونے والا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ پھر اس سے بچنے کی کیا سبیل ہو؟ آپؑ نے فرمایا کہ خدا کی کتاب (قرآن) جس میں تم سے پہلے لوگوں کے واقعات اور آئندہ آنے والوں کی خبریں اور تمہارے نزاعات کے فیصلے موجود ہیں، وہ فیصلہ کن کتاب ہے، ٹھٹھا نہیں، جو ظالم اس کو چھوڑے گا اللہ اس کو ہلاک کرے گا، اور جو اس کے سوا (کسی منسوخ شدہ آسمانی کتاب سے) ہدایت ڈھونڈے گا اس کو اللہ گمراہ کر دے گا (امام احمد، ترمذی)۔“

حدیث نمبر ۱۳۵ | عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ مِّثْلَهُ وَلَفْظُهُ مِّنْ اسْتَمْسَكَ بِهِ وَآخَذَ كَانَ عَلَى الْهُدَى وَمَنْ أَخْطَا ضَلَّ الْحَدِيثَ (رواه احمد في مسند) وعبد الله بن حميد) (من الكنز، ص ۱۲۵ ج ۱)

ترجمہ :- ”حضرت زید بن ارقمؓ سے بھی یہی مضمون مروی ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں کہ جس شخص نے اس کی (یعنی قرآن کی) پیروی کی وہ ہدایت پر ہے اور جس نے اُسے چھوڑا وہ گمراہ ہو گیا۔“

حدیث نمبر ۱۳۶ | عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ مَرْفُوعًا إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ كِتَابَ اللَّهِ هُوَ حَبْلُ اللَّهِ مَنِ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدَى وَمَنِ تَرَكَهُ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ (رواه ابن أبي شيبة وابن حبان في صحيحه) (کنز، ص ۱۲۷ ج ۱)

ترجمہ :- ”حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے اندر اللہ کی کتاب (قرآن) چھوڑتا ہوں وہ اللہ کی رسی ہے جس سے پکڑ لیا اور اس کا اتباع کیا اس نے ہدایت پائی، اور جس نے چھوڑ دیا گمراہ ہو گیا (ابن ابی شیبہ، صحیح ابن حبان)۔“

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ قرآن کریم کے بعد نہ کوئی اور آسمانی کتاب نازل ہوگی اور نہ کوئی شریعتِ جدیدہ آئے گی ، نہ قرآن کا کوئی حرف منسوخ ہوگا۔ یہ صرف نبوتِ قشریعہ کے انقطاع کی دلیلیں ہیں۔

[illegible]

ترجمہ ۱۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اے لوگو! اللہ نے اپنی کتاب اپنے نبی کی زبان پر نازل فرمائی، اور اپنے حلال کو حلال اور حرام کو حرام بیان فرمادیا ہے، پس جو اللہ نے اپنی کتاب میں اپنے نبی کی زبان پر حلال کر دیا ہے وہ قیامت تک حلال ہے، اور جو حرام کر دیا ہے وہ قیامت تک حرام ہے۔

حدیث نمبر ۱۴۸ | عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَبْرَحَ هَذَا الدِّينُ قَائِمًا يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عَصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ رَوَاهُ سَلَمٌ (الصحیح)

ترجمہ ۲۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ دین (یعنی دین محمدی) ہمیشہ قائم رہے گا، اور اس کے باقی رکھنے کے لئے مسلمانوں کی ایک جماعت ہمیشہ جہاد کرتی رہے گی، جب تک کہ قیامت قائم ہو (صحیح مسلم)

حدیث نمبر ۱۳۹ عَنْ مُغِيرَةَ مِثْلُهُ عِنْدَ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ (کتر، ص ۲۳۱، جلد ۶)
ترجمہ ۱۔ ”حضرت مغیرہؓ سے اسی مضمون کی حدیث بخاری و مسلم میں موجود ہے“
حدیث نمبر ۱۵۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلُهُ عِنْدَ ابْنِ مَاجَةَ (کتر، ص ۲۳۱، جلد ۶)
ترجمہ ۱۔ ”حضرت ابو ہریرہؓ سے اسی مضمون کی حدیث سنن ابن ماجہ میں موجود ہے“
حدیث نمبر ۱۵۱ عَنْ عُمَرَ مِثْلُهُ عِنْدَ الْحَاكِمِ فِي الْمُسْتَدْرَكِ (کتر، ص ۲۳۱، ج ۶)
ترجمہ ۱۔ ”حضرت عمرؓ سے اسی مضمون کی حدیث مستدرک حاکم میں ہے“
حدیث نمبر ۱۵۲ عَنْ مُعَاوِيَةَ مِثْلُهُ عِنْدَ أَحْمَدَ فِي مُسْنَدِهِ وَابْنُ خَالَسٍ وَمُسْلِمٌ (کتر، ص ۲۳۲، ج ۶)
ترجمہ ۱۔ ”حضرت معاویہؓ سے یہی مضمون بخاری و مسلم و مسند احمد میں مروی ہے“

حدیث نمبر ۱۵۲ | عَنْ ثَوْبَانَ مِثْلَهُ عِنْدَ مُسْلِمٍ وَالتِّرْمِذِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ (کنز، ص ۶۳۲۲)
 ترجمہ ۱۔ "حضرت ثوبانؓ سے بھی اسی معنی کی حدیث کو مسلم و ترمذی، ابن ماجہ میں روایت کیا ہے؟"
 حدیث نمبر ۱۵۳ | عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ مِثْلَهُ وَفِيهِ حَتَّى تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ عِنْدَ ۴ . مُسْلِمٍ (کنز، ص ۶۳۲۲)

ترجمہ ۱۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ سے بھی اسی مضمون کی حدیث صحیح مسلم میں مروی ہے؟
 حدیث نمبر ۱۵۵ | وَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَصِينٍ مِثْلَهُ وَفِيهِ حَتَّى يُقَاتِلُوا آخِرَهُمُ الدِّجَالُ،
 اُخْرَجَهُ أَحْمَدُ فِي مُسْنَدِهِ وَابُودَاؤُدُ وَالْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ (کنز، ص ۶۳۲۲)
 ترجمہ ۱۔ "حضرت عمران بن حصینؓ سے بھی یہی مضمون امام احمد اور حاکم اور ابوداؤد نے روایت کیا اور اس کے الفاظ یہ بھی ہیں کہ یہاں تک کہ اس امت کا آخری طائفہ دجال سے مقابلہ کرے گا؟"

حدیث نمبر ۱۵۶ | وَ عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ إِيَّاسٍ مِثْلَهُ عِنْدَ ابْنِ جَبَانَ فِي صَحِيحِهِ وَاحْمَدُ التِّرْمِذِيُّ (کنز، ص ۶۳۲۲)

ترجمہ ۱۔ اور حضرت قوتیب بن ایاسؓ سے بھی یہی مضمون صحیح ابن جبان اور مسند احمد، جامع ترمذی وغیرہ میں مروی ہے؟
 حدیث نمبر ۱۵۷ | عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نَفِيلٍ مِثْلَهُ عِنْدَ الطَّبْرَانِيِّ فِي الْكَبِيرِ وَابْنِ سَعْدٍ (کنز، ص ۶۳۲۵)
 ترجمہ ۱۔ "سلمہ بن نفیلؓ سے بھی مضمون طبرانی اور ابن سعد نے بھی روایت کیا ہے؟"
 حدیث نمبر ۱۵۸ | وَ عَنْ أَنَسٍ مِثْلَهُ عِنْدَ ابْنِ جَبَانَ فِي صَحِيحِهِ (کنز، ص ۶۳۲۵)

ترجمہ ۱۔ "حضرت انسؓ سے صحیح ابن جبان میں بھی مروی ہے؟"
 حدیث نمبر ۱۵۹ | وَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ مِثْلَهُ عِنْدَ عَبْدِ بْنِ حَمِيدٍ .
 ترجمہ ۱۔ "یزید بن ارقمؓ سے بھی مضمون مروی ہے (مسند عبد بن حمید)؟"
 حدیث نمبر ۱۶۰ | وَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ مِثْلَهُ اُخْرَجَهُ ابُو النَّصْرِ السَّجَرِيُّ فِي الْإِبَانَةِ وَالْمَعْرُوفِيُّ فِي ذِمِّ الْكَلَامِ (کنز، ص ۶۳۳۵)

ترجمہ ۱۔ "حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے بھی مضمون ابوالنصر سجری نے ابانہ میں اور معروفی نے ذم الکلام میں روایت کیا ہے؟"

یہ کُل کی کُل تعدادِ احادیث اعلان کر رہی ہے کہ اُمّتِ محمدیہؐ آپؐ کی امت ہو کر قیامت تک باقی رہے گی جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کے بعد اور کوئی نبی نہیں ہو سکتا،

در نہ پھر تو لوگ اس نبی کی امت کہلا دیں گے جیسے انبیاء سابقین کی امتیں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے بعد آپ کی امت کہلاتی ہیں نہ کہ گذشتہ انبیاء کی ۔
حدیث نمبر ۱۶۱ | عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوعًا أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي وَلَا أَتَوَلَّاهُ نَحْرًا
بُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَأَنَّهُ الْأَحْمَرُ وَالْأَسْوَدُ وَكَانَ الشَّيْءُ قَبْلِي يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ (رواه
احمد فی مسندہ والحکیم - من الکتر ص ۱۰۹ ج ۶)

ترجمہ ۱۔ "حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے
پانچ چیزیں ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں، اور یہ میں خود سے نہیں
کتا، ان پانچ چیزوں میں، ایک یہ ہے کہ میں تمام انسانوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں،
جن میں عرب و عجم سب برابر ہیں اور مجھ سے پہلے انبیاء صرف اپنی قوم کے لئے مبعوث ہوتے تھے
(مسند احمد و حکیم ترمذی) ۱۰

حدیث نمبر ۱۶۲ | عَنْ عَلِيٍّ مَرْفُوعًا أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي أُرْسِلْتُ إِلَى الْأَمِّيَّةِ
وَالْأَسْوَدِ وَالْأَحْمَرِ (الحديث) رواه العسكري في الامثال (کتر ص ۱۰۹ ج ۶)
ترجمہ ۱۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے پانچ چیزیں
دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔ ایک یہ کہ مجھے بلا امتیاز کالے گویے
(عرب و عجم کے) تمام عالم کے لئے نبی بنا کر بھیجا گیا ہے (عسکری فی الامثال) ۱۰

حدیث نمبر ۱۶۳ | وَمِثْلُهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ - رواه طحطاوي والدارمي (من الکتر ص ۱۰۹ ج ۶)
ترجمہ ۱۔ اسی مضمون کی حدیث ابو ذرؓ سے مسند احمد و مستدرک حاکم وغیر میں بھی موجود ہے (کتر ص ۱۰۹ ج ۶)
حدیث نمبر ۱۶۴ | وَمِثْلُهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرَيْشٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ترجمہ ۱۔ اسی مضمون کی ایک حدیث حکیم ترمذی اور طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے نبیؐ کی روایت کی ہے
حدیث نمبر ۱۶۵ | وَمِثْلُهُ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ - أخرجه أحمد في مسنده والطبرانی
فی الکبیر - (من الکتر ص ۱۰۹ ج ۶)

ترجمہ ۱۔ "حضرت ابو موسیٰ اشعرؓ سے امام احمدؒ نے مسند میں اور طبرانی نے معجم کبیر میں اسی
مضمون کی حدیث روایت کی ہے ۱۰

حدیث نمبر ۱۶۶ | عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَعَنَ أُعْطِيتُ اللَّيْلَةَ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي أَمَّا أَرْلَهُنَّ فَأُرْسِلْتُ

إِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ كَافَّةً عَامَّةً وَكَانَ مِنْ قَبْلِي إِنَّمَا يُرْسَلُ إِلَى قَوْمِهِ . رواه احمد
فی مسنده والحکیم (من الکتر، ص ۱۱۰ ج ۶)

ترجمہ ۱۔ حضرت عمرو بن شعیب اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج کی رات مجھے ایسی پانچ چیزیں دی گئی جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں ان میں سے پہلی یہ ہے کہ میں تمام عالم کی طرف نبی ہو کر آیا ہوں اور مجھ سے پہلے انبیاء صرف اپنی اپنی قوموں کی طرف پیغمبر ہو کر آتے تھے ۛ

حدیث نمبر ۱۶ | وَمِثْلُهُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الطَّبْرَانِي فِي الْكَبِيرِ وَأَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ
بَعْضُهُ وَقَالَ حَسَنٌ صَحِيحٌ (من الکتر، ص ۱۱۰ ج ۶)

ترجمہ ۱۔ ”حضرت ابوامامہؓ سے بھی اسی مضمون کی ایک حدیث روایت کی گئی ہے جس کو طبرانی نے روایت کیا ہے، اور ترمذیؒ نے اس کے ایک حصہ کو روایت کر کے کہا ہے کہ یہ حسن صحیح ہے (کنز العمال، ص ۱۱۰ ج ۶) ۛ

حدیث نمبر ۱۶۸ | عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً (الحدیث)

ترجمہ ۱۔ ”حضرت خالد بن معدانؓ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر کہ میں تمام عالم والوں کی طرف بھیجا گیا ہوں ۛ

یہ احادیث میں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام عالم کے لئے نبی ہیں، آپؐ کی نبوت کے بعد قیامت تک جتنے انسان پیدا ہوئے یا ہوں گے سب آپؐ کی امت میں نبی نہیں۔ کیونکہ عموم بعثت میں دونوں قسم کے عموم داخل ہیں، یعنی عموم اقوام عالم اور عموم زمان یعنی اپنے زمانہ میں بھی آپؐ کی نبوت تمام اقوام دنیا کے لئے ثابت تھی اور باعتبار زمانہ کے آپؐ کے بعد کی آنے والی نسلوں کو بھی شامل ہے جیسا کہ گذشتہ احادیث میں حضرت حسنؓ کی حدیث میں تبصریح گذر چکا ہے، کہ آپؐ نے فرمایا ہے کہ: أَنَا رَسُولُ مَنْ أَدْرِكُهُ حَيًّا دَمْنًا يُؤَلِّدُ بَعْدِي (یعنی میں اس شخص کا بھی رسول ہوں جس کو میں اپنی زندگی میں پاؤں اور اس شخص کا بھی جو میرے بعد قیامت تک پیدا ہوگا)۔

بہر حال آپؐ کی نبوت تمام اقوام عالم کے لئے اور قیامت تک ہر زمانہ کو شامل ہے اور قیامت تک آپؐ کی نبوت کا سلسلہ باقی ہے، جب یہ ظاہر ہے تو آپؐ کی نبوت کے

ہوتے ہوئے کوئی نبی نہیں ہو سکتا ، ورنہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ نبوت کی توہین ہوگی ، اور احادیث ذیل بھی اسی مضمون کی تائید کرتی ہیں ۔

حدیث نمبر ۱۶۹ | عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَنِي رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ وَهُدًى لِّلْمُؤْمِنِينَ (رواہ احمد و مسند الطبرانی فی الکبیر) ترجمہ :- ” حضرت ابو امامہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام اہل عالم کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور مومنین کے لئے ہدایت۔ (مسند احمد و معجم کبیر طبرانی) “

حدیث نمبر ۱۷۰ | عَنْ مِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ بَعَثَنِي رَحْمَةً لِّلنَّاسِ كَافَّةً . رواہ الطبرانی فی الکبیر (کنز، ص ۱۱۱ ج ۶) ترجمہ :- حضرت مسور بن مخرمہ راوی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام انسانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے “

حدیث نمبر ۱۷۱ | وَمِثْلُهُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ مَسْرُورٍ عَنْ ابْنِ سَفْيَانَ وَابْنِ نَعِيمٍ وَابْنِ النَّجَّارِ ترجمہ :- ” حضرت انس سے بھی یہی مضمون ایک روایت حسن بن سفیان اور ابن مسرور اور ابونعیم اور ابن النجار میں مروی ہے (خصائص کبریٰ، ص ۱۶ جلد ۱) “

حدیث نمبر ۱۷۲ | عَنْ عُرْوَةَ بْنِ رُوَيْمٍ مَرْفُوعًا خَيْرُ مَتْنٍ أَوَّلُهَا وَآخِرُهَا أَوَّلُهَا فِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ وَآخِرُهَا فِيهِمْ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ وَبَيْنَ ذَلِكَ نَهْجٌ أَعْوَجُ لَيْسُوا مِنْكُمْ وَلَسْتُمْ مِنْهُمْ . رواہ ابونعیم فی الحلیۃ مرسلًا (من الکفر، ص ۱۳۲ ج ۶) ترجمہ :- ” حضرت عروہ بن رویم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کا بہترین طبقہ اس کا سب سے پہلا اور سب سے آخری طبقہ ہے ، کیونکہ پہلے طبقہ میں اللہ کا رسول (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں ، اور آخری طبقہ میں حضرت عیسیٰؑ ہیں اور اس کے درمیان میڑھے راستہ والے ہیں ، نہ تم میں سے وہ ہیں اور نہ تم ان میں سے (علیہ ابونعیم مرسلًا) “

حدیث نمبر ۱۷۳ | عَنْ زَمِيلِ بْنِ عَمْرِو الْعَدَرِيِّ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ ثُمَّ قَالَ رُبِعِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَى الْأَنْبَاءِ كَافَّةً (إِلَى أَنْ قَالَ) فَمَنْ أَجَابَنِي فَلَهُ الْجَنَّةُ نَزْلًا وَثَوَابًا وَمَنْ عَصَانِي كَانَتْ لَهُ النَّارُ مُقْبَلًا (الحديث، من الکفر)

ترجمہ ۱۔ "حضرت زمل بن عمرو غدیری رضی اللہ عنہ ایک طویل حدیث کے ذیل میں روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں تمام مخلوق کی طرف اللہ کا رسول ہوں اور پھر فرمایا کہ جس نے میری دعوت قبول کی اس کے لئے جنت میں جہانی ہے، اور جس نے نافرمانی کی اس کے لئے جہنم ٹھکانا ہے۔"

حدیث نمبر ۱۷۱۲ | عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوعًا أَنَّ اللَّهَ أَيَّدَنِي بِأَرْبَعَةِ زُرَّاءَ اثْنَيْنِ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ جِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَاثْنَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ (آخر جبریل و میکائیل)

ترجمہ ۱۔ "حضرت ابن عباسؓ راوی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چار وزیروں کے ساتھ میری تائید فرمائی دو آسمان والوں میں سے یعنی جبریل و میکائیل

اور دو زمین والوں میں سے یعنی ابوبکر و عمر (طبرانی و بزار)۔"

اس سے بھی ثابت ہوا کہ تمام اقوام عالم قیامت تک آپ ہی کی امت ہوگی حتیٰ کہ نزول عیسیٰؑ کے بعد بھی سب لوگ آپ ہی کی امت ہوں گے، کیونکہ حضرت عیسیٰؑ باوجود عہد نبوت پر باقی رہنے کے اس امت کے لئے نبی ہو کر نہ آئیں گے، بلکہ جس طرح پہلے نبی اسرائیل کے نبی تھے اُسی عہد نبوت پر ہوں گے۔

حدیث نمبر ۱۷۱۵ | عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ مَرْفُوعًا رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ فِي حَوْلِ الْعَرْشِ نَبِيَدًا خَضَاءَ مَكْتُوبٍ فِيهَا يَقْلَمُ نُورًا بَيِّنَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحْتَدٌ رَسُولُ اللَّهِ أَبُو بَكْرٍ

الْقَيْدِيُّ رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي الضَّعْفَاءِ وَالِدَارِ قَطْنِي فِي الْأَفْئِدَةِ (کنز، ص ۱۳۸ ج ۶)

ترجمہ ۱۔ حضرت ابودرداءؓ راوی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شبِ اسری میں نے ایک سبز موتی دیکھا، جس میں نور کے قلم سے لکھا ہوا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابوبکر صدیق

(ابن حبان، دارقطنی)۔"

حدیث نمبر ۱۷۱۶ | عَنْ عَلِيٍّ مِثْلُهُ فِي أَخِيهِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عُمَرُ الْفَارُوقِ وَعُثْمَانُ ذُو النُّورَيْنِ، أَخْرَجَهُ ابْنُ عَسَاكَرٍ (کنز فی الخصائص)

ترجمہ ۱۔ "حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بھی اسی مضمون کی حدیث ابن عساکر نے روایت کی ہے، اور اس کے آخر میں ہے ابوبکر صدیق، عمر الفاروق، عثمان ذو النورین۔"

حدیث نمبر ۱۷۱۷ | عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عَوَّجَ إِلَى السَّمَاءِ مَا مَرَرْتُ بِسَمَاءٍ إِلَّا وَجَدْتُ فِيهَا مِثْلَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ

خَلْقٍ - اخْرَجَهُ ابُو بَعْلَنَ وَالطَّبْرَانِي فِي الْاَدَسَا دَابْنِ عَسَاكَرٍ وَابْنِ عَرَفَةَ فِي جَزْئِهِ
ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شب
امری میں نے ہر آسمان سے گذرتے ہوئے دہاں اپنا نام اور اس کے پیچھے ابو بکر الصدیقؓ
لکھا ہوا پایا (روایت کیا اس کو ابویعلیٰ، طبرانی نے اوسط میں، ابن عساکر نے اور ابن عوف
نے حبزہ میں) (کذا فی الخصائص)

ان احادیث سے تبصریح ثابت ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام امت
افضل حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، اور جب وہ نبی نہیں ہیں تو اور کیسے نبی ہو
سکتا ہے، ورنہ غیر کا نبی سے افضل ہونا لازم آئے گا۔

نادرہ | ابن عساکر اور ابن نجاس نے اپنی تاریخ میں ایک عجیب واقعہ نقل کیا ہے کہ
ابو الحسن علی بن عبد اللہ الهاشمی الرقی فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ ہندوستان کے
بعض شہروں میں گیا، میں نے اس کے ایک گاؤں میں سیاہ گلاب دیکھا جس پر گلاب کاڑھ پھول
کھلتا تھا، اس کی خوشبو نہایت عمدہ اور رنگ سیاہ ہوتا تھا، جس پر سفیدی سے لکھا ہوا تھا
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابوبکر الصدیقؓ عمرو الفاروقؓ۔ مجھے یہ دیکھ کر
حیرت ہوئی اور یہ خیال کیا کہ مصنوعی ہے کسی نے لکھ دیا ہوگا۔ مگر جب میں نے اس کے
دوسرے غنچے کو جو ابھی کھلا نہیں تھا تو ذکر دیکھا تو اس کے اندر بھی یہی لکھا ہوا پھول نکلا،
اور میں نے دیکھا کہ اس کے شہر کے لوگ سب پتھروں کو پوجتے تھے، کوئی اللہ کو جانتا بھی نہ
تھا (کذا فی الخصائص الکبریٰ للسیوطی، ص ۸ ج ۱۱)

حدیث نمبر ۱۷۱ | عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي تَوَكَّلْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ
أَخَذْتُكُمْ بِهِ لَنْ تَفْضَلُوا كِتَابَ اللَّهِ وَعِثْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي رَوَاهُ ن (کذا فی الکتر ص ۳۳)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
میں نے تمہارے لئے دو چیزیں چھوڑ دی ہیں جن کو اگر تم نے مضبوطی سے پکڑ لیا تو تم
ہرگز کبھی گمراہ نہ ہو گے، اور وہ اللہ کی کتاب اور میری عترت یعنی اہل بیت ہیں (نکاح
و جامع ترمذی شریف)

اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد تمام انسانوں کی نجات کے
لئے قرآن کریم اور اہل بیتؓ و صحابہؓ کے اتباع کو مدار ہدایت قرار دیا ہے، جو اس کی دلیل ہے۔

کہ آپ کے بعد اور کوئی نبی نہیں ہوگا۔ ورنہ ضروری تھا کہ اس موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس نبی کا ذکر فرماتے جو بعد میں ہونے والا ہے۔

اس مضمون کی احادیث ذخیرہ حدیث میں بے شمار ہیں جن میں سے بعض ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

حدیث نمبر ۱۷۹ | عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مِثْلَهُ وَلَفْظُهُ إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ خَلِيفَتَيْنِ كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَمْدُودٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَعِزَّتِي أَهْلُ بَيْتِي وَإِنَّمَا لَنْ يَنْفَرَتْ قَاعَتِي يَرِدًا عَلَى الْخَوْصِ . رواه احمد في مسنده والطبرانی في الكبير (کنز ص ۱۴۴ ج ۱)

ترجمہ ۱۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں تمہارے اندر اپنے دو قائم مقام چھوڑتا ہوں، ایک اللہ کی کتاب جو زمین و آسمان کے درمیان خدائی سلسلہ ہے اور دوسرے میری عترت اہل بیت، اور یہ دونوں کبھی جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس پہنچیں گے (مسند احمد طبرانی)

حدیث نمبر ۱۸۰ | عَنْ زَيْدِ بْنِ أَوْقَمٍ مِثْلَهُ عِنْدَ التِّرْمِذِيِّ (کذا فی الکنتر)

ترجمہ ۲۔ حضرت زید بن ارقمؓ سے بھی اسی مضمون کی حدیث ترمذی نے روایت کی ہے (کنز العمال)۔

حدیث نمبر ۱۸۱ | عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ عِنْدَ الْحَاكِمِ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَإِلَى بَكْرِ الشَّافِعِيِّ (مسند الکنتر)

ترجمہ ۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی اسی مضمون کی حدیث مستدرک حاکم میں موجود ہے۔

حدیث نمبر ۱۸۲ | عَنْ عُرْبَانَ بْنِ سَارِيَةَ مَرْفُوعًا أَوْصِيَكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ

وَلَوْ أَمَرْتُكُمْ بِعِبَادَةِ خَبَشِيٍّ قَالَهُ مَنْ يَعْشَى مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرِي إِخْتِلَافًا كَثِيرًا

فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ تَسْكُتُوا بِهَا وَغَضُّوا عَلَيْهَا

بِالتَّوَاجِدِ وَإِيَّاكُمْ وَمُخَدَّثَاتُ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مُخَدَّثَةٍ يَدْعُوهُ وَكُلُّ يَدْعَةٍ

مَنَالَةٌ . رواه احمد في المسند وابوداؤد والترمذی وابن ماجه والحاكم

في المستدرک (کنز ص ۱۴۴ ج ۲)

ترجمہ ۴۔ حضرت عرباض بن ساریہؓ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

کہ میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرو، اور مسلم حکام کی اطاعت کرو، اگرچہ ایک

حبشی غلام تمہارا امیر بن جائے، اس لئے کہ جو شخص تم میں سے میرے بعد زندہ رہے گا

وہ بہت اختلافات دیکھے گا، پس تم میری سنت اور خلفائے راشدین کی سنت کے

اسلام پر راضی ہوں، یعنی ان کے سوا مہربود اور آپ کے بعد ہر مٹی نبوت اور ہر دین سبیرا ہوں؟
 حدیث نمبر ۱۸۹ | من طریق سعید بن خنیث عن شیعہ من اهل الشام مرفوعاً عن عبد الله بن مسعود
 اَنْ تَتَّقُوا اللَّهَ وَتَلْزَمُوا سُنَّتِي وَسُنَّةَ الْخُلَفَاءِ الْمُهَادِيَةِ الْمُهَدِيَةِ فَتَقْضَوْا عَلَيْهَا بِالنُّوَ
 وَانِ اسْتَعْلَ عَلَيْكُمْ عَبْدُ حَبَشِيٍّ فَاَسْمِعُوا وَاَطِيعُوا. رواه البغوي (کنز، ص ۵۴ ج ۱۱)
 ترجمہ ۱۔ "جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ اللہ سے ڈرو،
 اور میری اور میرے خلفائے راشدین کی سنت کا اتباع کرو، اور اس کو دانتوں سے
 مضبوط پکڑ لو، اگرچہ تم پر ایک حبشی غلام حاکم بنا دیا جائے، اس کی بھی اطاعت کرو۔
 روایت کیا اس کو بغوی نے (کنز، ص ۵۴ ج ۱۱)

حدیث نمبر ۱۹۰ | عَنْ ابْنِ بَكْرَةَ مَرْفُوعاً مِنْ أَهَانَ سُلْطَانِ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ أَهَانَهُ اللَّهُ
 وَمَنْ أَكْرَمَ سُلْطَانِ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ أَكْرَمَهُ اللَّهُ. طبرانی (کنز، ص ۵۵ ج ۱۱)
 ترجمہ ۱۔ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ کے حاکم کی امانت کرے گا اللہ
 تعالیٰ اس کو ذلیل کرے گا، اور جو اس کی عزت کرے گا اللہ اس کو عزت دے گا۔
 حدیث نمبر ۱۹۱ | عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلُهُ عِنْدَ السَّجَرِيِّ۔

ترجمہ ۱۔ "حضرت ابن عباسؓ سے یہی مضمون سجری نے بھی روایت کیا ہے۔"

حدیث نمبر ۱۹۲ | عَنْ حُذَيْفَةَ مِثْلُهُ عِنْدَ الدِّمَلِيِّ (کنز، ص ۵۵ ج ۱۱)

ترجمہ ۱۔ "حضرت حذیفہؓ سے بھی یہی مضمون دلمی نے روایت کیا ہے۔"

حدیث نمبر ۱۹۳ | وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْمَلُوا
 بِالْقُرْآنِ اَحِلَّوْا حَلَالَهُ وَحَرِّمُوا حَرَامَهُ بِاَقْسَدِ دُأْبِهِ وَلَا تَكْفُرُوا بِشَيْءٍ مِنْهُ وَمَا
 تَشَابَهَ عَلَيْكُمْ فَرْدُهُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْإِلَى أَرْضِي الْعِلْمِ مِنْ بَعْدِي كَيْمَا يُخْبِرُكُمْ
 وَآمِنُوا بِالتَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالزَّبُورِ وَمَا أُوتِيَ السَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ. رواه
 الطبرانی في الكبير والحاكم في المستدرک (من الكنز، ص ۴۹ جلد ۱)
 ترجمہ ۱۔ "حضرت معقل بن یسارؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن پر عمل کرو
 اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اختلاف و اشتباہ کے موقعوں پر اہل علم کی تقلید کرنی چاہئے اور یہ تقلید حکم
 نبوی کی اطاعت ہے، نہ کہ شرک فی النبوة جیسا کہ ہمارے زمانہ کے بعض جہلاء کا خیال ہے، ۳۰ منہ

۳۰ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اختلاف و اشتباہ کے موقعوں پر اہل علم کی تقلید کرنی چاہئے اور یہ تقلید حکم
 نبوی کی اطاعت ہے، نہ کہ شرک فی النبوة جیسا کہ ہمارے زمانہ کے بعض جہلاء کا خیال ہے، ۳۰ منہ

اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھو، اور اس کی اقتداء کرو، اور اس کے کسی حرف کا انکار نہ کرو، اور اس کی جو آیت تم پر مشتبہ ہو جائے اس کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف اور میرے بعد اہل علم کی طرف رجوع کرو، تاکہ وہ تمہیں صحیح تفسیر بتلائیں، اور تورات و انجیل و زبور اور تمام ان کتابوں یا صحف پر ایمان لاؤ جو پہلے انبیاء پر نازل ہوئی ہیں (مستدرک حاکم، معجم کبیر للطبرانی) ۴

حدیث نمبر ۱۹۴ | عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَنْ يَبْعَثَ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا. رواه أبو داود والحاكم والبيهقي في المعرفة (ص ۳۳۸) ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر سو سال کے ایک مجدد بھیجے گا جو اس کے دین کو درست کرے گا، اور جو کچھ اس میں رخنہ واقع کر دیئے گئے ہیں ان کا انسداد کرے گا (کنز العمال ص ۳۳۸) ۱۷

حدیث نمبر ۱۹۵ | عَنْ تَيْمِمْ الدَّارِيِّ مَرْفُوعًا الَّذِي بَيْنَ النَّصِيحَةِ قُلْنَا لَعَنَ قَالَ يَلَهُ دَلِكَايَهُ وَلِرَسُولِهِ وَلَا نِيَّةَ الْمُسْلِمِينَ وَعَا مَتِهِمْ (رواه مسلم) ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دین خیر خواہی کرنے کا نام ہے، ہم نے عرض کیا کہ کس کی خیر خواہی؟ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ اور اس کی کتابوں اور مسلمانوں کے اماموں اور عام مسلمانوں کی ۱۸

حدیث نمبر ۱۹۶ | عَنْ حَدَّثَ نَفَقَةً مَرْفُوعًا اقْتَدُوا بِالَّذِينَ مِنْ بَعْدِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ بْنُ الْكَحْمَلِ فِي مَسْنَدِهِ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه (کنز، ص ۱۴۲ ج ۶) ترجمہ: حضرت حذیفہؓ راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان دو شخصوں کا اتباع کرو جو میرے بعد خلیفہ ہوں گے، یعنی ابو بکرؓ و عمرؓ۔ روایت کیا اس حدیث کو ترمذی اور ابن ماجہ نے اور امام احمد نے اپنی مسند میں (کنز، ص ۱۴۲ ج ۶) ۱۹

حدیث نمبر ۱۹۷ | عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كُلُّ أَمَامَةٍ عَطَا شَأْنًا لِمَنْ أَحَبَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ. رواه الرافعي (کنز، ص ۱۶۱ ج ۶) ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز ساری امتیں پیاسی آئیں گی مگر جو شخص کہ ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ کی محبت رکھتا ہوگا وہ پیاسا نہ ہوگا۔ روایت کیا اس کو امام رافعی نے (کنز، ص ۱۶۱ ج ۶) ۲۰

حدیث نمبر ۱۹ | عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ مَرْفُوعًا اَنَّ دَاوَالَذَيْنِ مِنْ اصْحَابِي اَبَى بَكْرٍ وَعُمَرُ
اَهْتَدَا وَابْهَتَا عَمَّا رَدَّ تَسْكُو بِعَهْدِ ابْنِ مَسْعُودٍ . رواه الترمذی اکثر
صفحہ ۱۴۲ جلد ۶۔

ترجمہ ۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ
آپ نے فرمایا کہ ان لوگوں کی اطاعت کرو جو میرے صحابہ میں سے میرے بعد ہوں گے،
یعنی ابوبکرؓ اور عمرؓ، اور عمارؓ کی سی عادت اختیار کرو، اور عبداللہ بن مسعودؓ کے عہد کے ساتھ تنگ کرے؟

حدیث نمبر ۱۹۹ | عَنْ حَذِيقَةَ مِثْلُهُ عِنْدَ الرَّؤْيَانِي (کنز، ص ۱۴۲ ج ۶)

ترجمہ ۱۔ حضرت حذیفہؓ سے بھی اسی مضمون کی حدیث روایانے نقل کی ہے ؟

حدیث نمبر ۲۰۰ | وَعَنْ أَنَسٍ مِثْلُهُ (کنز، ص ۱۴۲ ج ۶)

ترجمہ ۱۔ حضرت انسؓ سے بھی یہی مضمون ابن عدی نے روایت کیا ہے ؟

حدیث نمبر ۲۰۱ | عَنْ جَابِرٍ مِثْلُهُ عِنْدَ الطَّبْرَانِي فِي الْاَوْسَطِ (کنز، ص ۱۴۲ ج ۶)

ترجمہ ۱۔ حضرت جابرؓ سے بھی یہی مضمون مرفوعاً مروی ہے (دیکھو معجم اوسط طبرانی) ؟

حدیث نمبر ۲۰۲ | عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مِثْلُهُ (کنز، ص ۱۴۲ ج ۶)

ترجمہ ۱۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے بھی حدیث مروی ہے ؟

حدیث نمبر ۲۰۳ | عَنْ أَبِي الدُّدَاءِ مِثْلُهُ (کنز، ص ۱۴۲ ج ۶)

ترجمہ ۱۔ حضرت ابوالدودؓ سے بھی یہی مضمون منقول ہے ؟

حدیث نمبر ۲۰۴ | عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ خَوَّارٍ

وَحَوَّارِيٍّ الرَّبَّيُّ . أخرجه البخاری ومسلم والترمذی (الرياض للنسخة للطبرانی ج ۲)

ترجمہ ۱۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر نبی کے لئے ایک

مخلص و مددگار ہوتا ہے اور میرے مخلص و مددگار زبیرؓ ہیں (بخاری، مسلم، ترمذی) ؟

حدیث نمبر ۲۰۵ | عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ مَرْفُوعًا لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِيْنٌ وَأَمِيْنٌ هَذِهِ الْأُمَّةِ

أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ . رواه البخاری ومسلم (الرياض للنسخة، ص ۲۰۸ جلد ۲)

ترجمہ ۱۔ حضرت انسؓ راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر ایک امت کا

ایک امین ہوتا ہے اور میری امت کے امین ابوعبیدہ بن الجراحؓ ہیں (بخاری و مسلم) ؟

حدیث نمبر ۲۰۶ | عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوعًا لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامٌ وَسَنَامٌ هَذِهِ الْأُمَّةِ عَنِّي

الْعَبَّاسُ وَبِكُلِّ شَيْءٍ مَسْبُطٌ وَ مَسْبُطٌ هَذِهِ الْأُمَّةُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ (کنز، ص ۱۶۳ ج ۶)

ترجمہ :- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہر چیز کا ایک اعلیٰ حصہ ہوتا ہے اور اس امت کا اعلیٰ حصہ میرے چچا عباس ہیں اور ہر شے کے لئے ایک شجرہ (درخت) ہے کثیر الاغصان (زیادہ پتیوں والا یعنی پھیلا ہوا) اور اس امت کے شجرہ حسن اور حسین ہیں :-

یہ بشارت ہوان دونوں صاحبزادوں کے کثیر الاولاد ہونے کی قیامت تک واللہ اعلم منجد میں ہے السبط ایضا الشجرة لها اغصان كثيرة واصلها واحد - صفحہ ۳۲۶ مطبوعہ بیروت۔

حدیث نمبر ۲۰۷ | عَنْ ابْنِ عُمَرَ مَرْثُوًّا خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ. (خطابی (کنز، ص ۱۶۳ ج ۶) ترجمہ :- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس امت کے بہترین فرد عبد اللہ بن عباس ہیں (کنز، ص ۱۶۳ ج ۶) :-

حدیث نمبر ۲۰۸ | عَنْ جَابِرٍ مَرْثُوًّا أَعْلَمُهَا (أى الْأُمَّةِ) بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مَعَاذُ بَنِي جَبَلٍ (کنز، ص ۱۶۳ ج ۶)

ترجمہ :- حلال اور حرام کو سب سے زیادہ جاننے والے معاذ بن جبل ہیں (کنز، ص ۱۶۳ ج ۶) :-

حدیث نمبر ۲۰۹ | عَنْ عَلِيٍّ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَبْدَالُ يَكُونُونَ بِالشَّامِ وَهُمْ أَرْبَعُونَ رَجُلًا كُلُّهُمْ مَاتَ رَجُلٌ أَبْدَلَهُ اللَّهُ مَكَانَهُ رَجُلًا يُسْقِيهِمُ الْغَيْثُ وَيَنْتَصِرُ بِهِمْ عَلَى الْأَعْدَاءِ. رواه احمد (مشکوٰۃ صفحہ ۵۷۵)

ترجمہ :- حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ابدال ملک شام میں ہوں گے اور وہ چالیس آدمی ہیں جب ان میں سے کوئی مر جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ دوسرا پیدا کر دیتا ہے، ان کی برکت سے قحط دفع ہوگا، اور دشمنوں پر فتح حاصل ہوگی (مسند احمد)۔

حدیث نمبر ۲۱۰ | عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَجُلًا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أَدْنِسُ (القولہ) فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ. رواه مسلم (مشکوٰۃ ص ۵۷۵)

ترجمہ :- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک شخص تمہارے پاس یمن سے آئیں گے جس کا نام ادیس ہوگا، تم میں سے جو شخص ان سے ملے اپنے لئے استغفار کر لے، (کیونکہ وہ مستجاب الدعوات ہوں گے) روایت

کیا اس حدیث کو مسلم نے (مشکوٰۃ، ص ۵۷۳) :-